مزیدُ الایمان

یعنی

ایمان افروز مضامین

تالیف

مفتی محمد عبد القادر جیلانی

پسند فرمودہ

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ابو عمار زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم





مکتبہ صدیقیہ

بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ

مزید الایمان

یعنی

ایمان افروز مضامین

حصہ اول

تالیف

مفتی محمد عبد القادر جیلانی

تخصص فی علوم الحدیث الشریف: جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

تخصص فی الفقہ والافتاء: ــــــ جامعہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا (خانیوال)

تمرینِ افتاء: ــــــ دار الافتاء جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی

اعراب وترجمہ: منتخب طلبہ دروہ حدیث

پسند فرمودہ

حضرت مولانا طـ ـب دامت برکاتہم

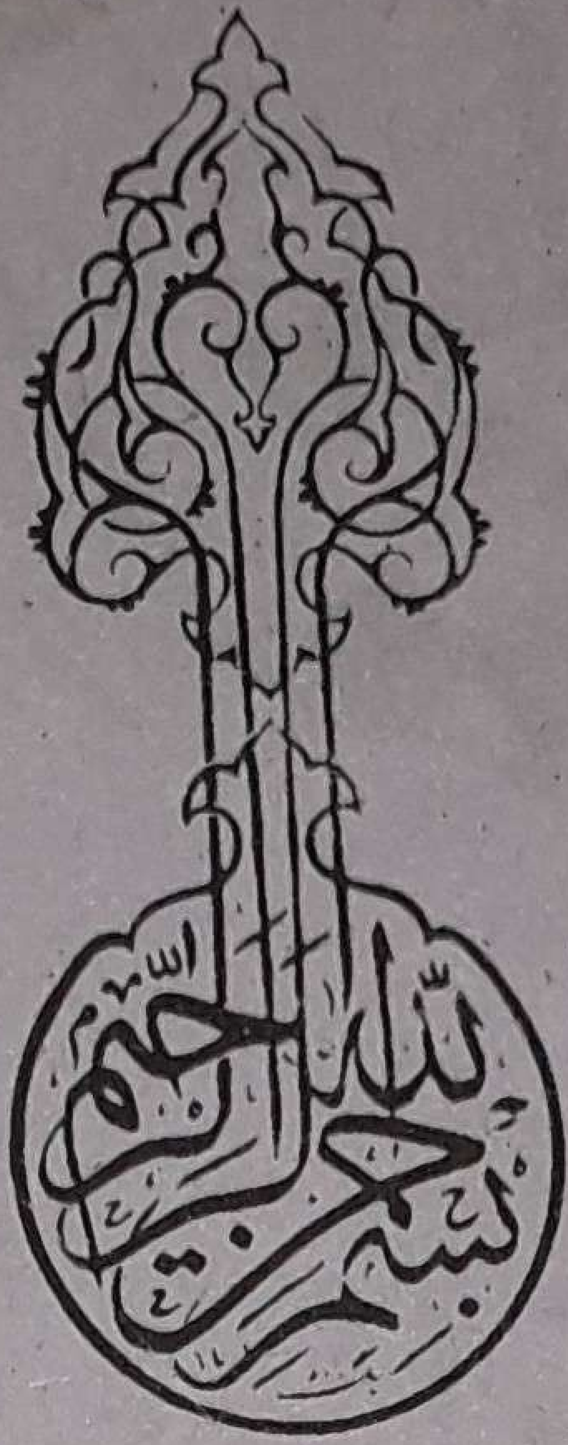
حضرت مولانا ابو عمار زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ صدیقیہ

بیرونِ تبلیغی مرکز رائے ونڈ

اردو بازار، لاہور

0300-4585134-0315-7833863



کتاب

مزید الایمان

یعنی

ایمان افروز مضامین

تالیف

مفتی محمد عبد القادر جیلانی

باہتمام

قمر الزمان چوہدری

ناشر:
مکتبہ صدیقیہ
بیرون گیٹ تبلیغی مرکز رائے ونڈ
اردو بازار، لاہور

سٹاکسٹ
مکتبہ عمرو بن العاص رض
5 غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور.
0315-7833863

ملنے کے پتے

مکتبہ عمر فاروق ۴/۴۹۱ شاہ فیصل کالونی کراچی
حیدری کتب خانہ محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ امین پورہ بازار فیصل آباد
ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ الامہ عقب نیو صادق بازار رحیم یار خان
مکتبہ عثمانیہ کمیٹی چوک راولپنڈی
مکتبہ النور بیرون گیٹ تبلیغی مرکز رائے ونڈ
بخاری کتاب گھر سکھر
لاہور بک سنٹر تلمبہ



شاہِ عرب و عجم

مُحمّد رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے نام

جن کی احادیث و تعلیمات کی اشاعت میں فلاح
اور انکی غلامی میں ہم اپنی عزت سمجھتے ہیں

نیز ان

دُعاۃ و وُعّاظ

کے نام

جو مستند و معتبر روایات کی روشنی میں ان کی
امتِ مرحومہ تک دینِ حق پہنچانے کی ذمہ داری
سرانجام دیتے ہیں......!

تقاریظِ اکابر

ا۔ نمونۂ اسلاف، شیخ الحدیث، محدث جلیل، عظیم مذہبی رہنما،
ابن امام اہلسنت (مولانا سرفراز خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃً)
حضرت مولانا ابو عمار زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم العالیۃ متعنا اللہ تعالیٰ بفیوضہم العلیۃ ☆

نحمدہٗ تبارک وتعالیٰ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ واتباعہ اجمعین

امابعد!

مولانا عبدالقادر جیلانی نے زیر نظر کتاب {مزید الایمان} میں دعوت وتبلیغ اور توحید وایمان کے ساتھ ساتھ سیرتِ نبوی علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام اور آخرت سے متعلق ''مستند مواد'' جمع کیا ہے جو علماء کرام اور خطباء کرام کے علاوہ عام پڑھے لکھے مسلمانوں کیلئے فائدہ مند ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کیلئے نفع بخش بنائیں۔ آمین یارب العالمین

ابوعمار زاہد الراشدی
خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ
۸؍جون ۲۰۱۱ء

☆ صدر مدرس: جامعہ نصرۃ العلوم، فاروق گنج، گوجرانوالہ
سیکرٹری جنرل: پاکستان شریعت کونسل
ڈائریکٹر: الشریعۃ اکادمی گوجرانوالہ
رئیس التحریر: ماہنامہ الشریعۃ گوجرانوالہ
رکن: صوبائی اتحاد بین المسلمین کمیٹی، حکومت پنجاب

۲۔ داعیٔ کبیر، عالمِ ربانی، علامۂ بارع، پیکرِ اخلاقِ حسنہ

آفتابِ ہدایت **حضرت مولانا طارق جمیل صاحب**

عمت فیوضہم واطال اللہ ظلہ علینا

بسم اللہ الرحمن الرحیم، والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

امابعد!

عزیزم مولوی عبدالقادر جیلانی سلّمہ کی کتاب ''مزید الایمان'' کو بعض مقامات سے دیکھا، ماشاءاللہ عزیزم نے اس میں ایمان کو جلاء بخشنے والے مضامین کو قرآن وحدیث سے (مع تخریج الروایات) جمع کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس محنت وکاوش کو قبول فرما کر اسے امت کیلئے نافع اور ذریعۂ ہدایت بنائے نیز ان کے لئے صدقۂ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

فقط

طارق جمیل

۲۰۱۱/۰۴/۰۶ بروز بدھ

عرضِ مؤلف

بسم الله الرحمن الرحیم

والصلاۃ والسلام علی من أدی الامانۃ بتبلیغ الدین...

اما بعد!

یہ امر اوضح من الشمس ہے کہ جس طرح دین کے احکام پر چلنا امر مطلوب ہے اسی طرح لوگوں کو دین کی طرف بلانا بھی امر مشروع ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: کنتم خیر امۃ الخ اور ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ الخ اور احادیث کا ذخیرہ بھی اس مضمون سے پُر ہے۔

الغرض دعوت الناس الی اللہ مستقل ایک حکم ہے کہ دین کی اشاعت میں اس کو سنگِ بنیاد کی حیثیت حاصل ہے مگر ایک امر قابلِ لحاظ ہے کہ ابلاغِ دین میں قرآن وحدیث اور مستند اقوال کا سہارا لیا جائے کوئی ایسی بات نہ بیان کی جائے جو موضوع یا غیر مستند ہو تا کہ یہ دعوت، دعوتِ حق کا مصداق قرار پائے اور انسانیت میں اللہ عزوجل کا پیغام حقیقت کے سانچے میں پھیل سکے اور داعی کے لئے بھی ذخیرۂ آخرت ثابت ہو اور خسران سے حفاظت کا موجب ہو مبادا نیکی برباد گناہ لازم کا نمونہ بن جائے کہ حدیثِ صحیح میں ہے: من قال علیّ مالم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

بہر حال اسی مضمون کے مطمحِ نظر کہ قرآن وحدیث اور مستند روایات وواقعات کی

روشنی میں خلقِ خدا میں دین کا پیغام عام کیا جائے تا کہ جہالت کے اندھیرے چھٹ کر معرفت وشریعت کی ضیاء پاشیوں کو وجود ملے اور سیلِ معصیت کی گنگا میں بہتی ہوئی خلقت، طاعت کے ساحل پہ آ کر شریعت کے سائبان تلے سکھ کا سانس لے اور کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو۔ یہی وہ مشترکہ دکھ درد ہے جو ہر نبی و رسول کے سینے میں متلاطم تھا اور اسی بے قراری نے صحابہ کرامؓ کے کاروان کو اپنے دیار سے نکال کر بحر و بر اور دشت و بیاباں کا راہی بنایا کہ بالآخر مدینے کے یہ شہسوار پردیس کی مٹی میں یوں سو گئے کہ ان کی اولادیں ''ابوؒ'' کہنے کو ترس گئیں۔

آہ! یہ درد آج ہمارے سینوں میں بھی کوئی جاگزیں ہوتا!!! ہائے کاش! وائے حسرت!!! کہ عوام تو درکنار بعض غیر عوام بھی اس سے یکسر خالی ہیں، اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو اس دولت سے سرفراز فرمائے اور قرآن وحدیث ومستند ماخذ کی روشنی میں اس دین کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ بس اس کتابچہ کی بنیاد بھی یہی ہے کہ میں نے مندرجہ ذیل پانچ مضامین کو مستند ماٰخذ و مراجع سے جمع کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ دعوت اوقع فی النفس اور موثر فی القلوب ہو کہ ہمیشہ حق ہی دلوں میں جانشین ہوتا ہے وہ مضامین یہ ہیں:

(1) توحید باری تعالیٰ (2) سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(3) آخرت (قبر، حشر، جنت، جہنم) (4) دعوت الی اللہ (5) متفرقات

اس کتابچے کے بارے میں میرے کریم مولا نے میرے اوپر دو عظیم فضل فرمائے ایک یہ کہ اس کی طباعت سے قبل ہی سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں اس کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں ہاتھوں ہاتھ نکل کر اندرون و بیرون ملک پہنچ گئیں دوسرے طباعت سے قبل اس کا پیش لفظ مجھے اصحابِ صفہ کی جگہ کے قریب، شاہِ عرب وعجم کے گنبدِ خضراء کے سامنے مسجدِ نبوی میں تحریر کرنے کی توفیق بخشی نیز یہ کہ ابھی شہدائے اُحد کی مراقد کی زیارت سے بھی واپسی ہوئی ہے جو اس دین کی اشاعت کیلئے اپنی جانوں پر کھیل گئے اور گھروں سے دور اَبدی نیند سو گئے، وھذا التوفیق من فضلہ کہ اس کی رحمت ہر کس و ناکس پر ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل (کہ ان کے مقدس شہر اور ان

کی مبارک مسجد میں یہ تحریر واقع ہوئی ہے) اس کو قبولیتِ عامہ وتامہ عطا فرمائے اور انسانیت کی ہدایت کا سبب بنا کر تمام امت کو آشوبِ دہر اور فتنِ دَور سے محفوظ رکھے نیز میری، میرے والدین مکرمین اور میرے اساتذہ کرام کی مغفرت ورفعِ درجات کا موجب ٹھہرائے۔

آخر میں گزارش ہے کہ اس کے مضامین کو اولاً اپنے لئے ثانیاً دوسروں کیلئے یاد کیا جائے کہ اپنا عمل مقدم ہے اور دعوت بھی لابدی ہے۔ بہر حال اخلاص ہی آخرت میں نجات دلانے والا ہے، اللہ تعالیٰ اس دولتِ عظمیٰ سے مجھ ناکارہ سمیت سب مسلمانوں کو مزین فرمائے کہ اس کے خزائن لامحدود ہیں ولیس ذالك من فضله ببعید۔

آمین یاارحم الراحمین

المسجد النبوی الشریف

۴:۴۵ ۳رذی الحجہ ۱۴۳۱ھ

یوم الثلاثاء بعد العصر ۹رنومبر ۲۰۱۰ء



روئیداد تالیف وطباعت اور عملِ تخریج

یہ اس وقت کی بات ہے جب میں درسِ نظامی کے ساتویں سال (درجہ ہدایہ) کا طالب علم تھا کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ جو آیات واحادیث وغیرہ مجھے بفضلہٖ تعالیٰ یاد ہیں ان کو میں کسی کاپی میں محفوظ کرلوں مبادا بھول جائیں لہٰذا ''قیدوا العلم بالکتابة'' کے تحت میں نے اس کیلئے کاپی لی اور یہ مضامین اس میں قلمبند کردیے اسی دوران یہ خیال بھی گزرا کہ بعض وہ مفید مضامین جواب تک مجھے یاد نہیں ہیں بعد میں انہیں یاد کرلوں گا ان کو بھی اس کے ساتھ زیبِ قرطاس کردیا جائے تو مناسب ہوگا، تاہم اسی خیال کے تناظر میں کچھ مزید مواد کا بھی اضافہ کردیا۔ جب کاپی تکمیل کو پہنچی تو میں نے اس میں چونکہ اصالۃً محض وہی مضامین یکجا کئے تھے جن سے ایمان کو افزودگی اور ترقی حاصل ہوتی تھی اس لئے اسی مناسبت سے میں نے اس کا نام ''مزید الایمان'' رکھ دیا کہ ''مزید'' ثلاثی مجرد کا مصدر ہے اور یہاں بمعنیٰ ''اسم فاعل'' ہے کما هو المعروف انه قد یطلق المصدر ویراد به اسم الفاعل أو غیره...

چنانچہ اسی دوران بعض رفقاء نے یہ کاپی مجھ سے طلب کی تاکہ وہ بھی ان مضامین کو یاد کرسکیں بہرحال انہوں نے یہ کاپی لے کر فوٹوسٹیٹ کرالی پھر ان سے خود ہی دوسرے احباب وطلبہ اور فضلاء ایک دوسرے سے لے کر فوٹوسٹیٹ کراتے رہے پھر چند سال قبل ہمارے ایک واقف ساتھی مولوی غلام اللہ صاحب سلّمہ تعالیٰ نے مجھ سے کہا کہ درجہ دورۂ

حدیث کے چند ذہین و ذی استعداد طلبہ اس پر اعراب و ترجمہ کرنے کے متمنی ہیں......
(کیونکہ اس سے قبل یہ غیر معرب اور بلا ترجمہ صرف عربی عبارات و مواد پر مشتمل تھی) جو اپنے اسامی کا اظہار نہیں چاہتے محض کام کر کے آپ کو دینا چاہتے ہیں۔ آخر ان احباب نے اعراب و ترجمہ کی تکمیل کے بعد ایک فوٹوسٹیٹ کاپی مجھے بھی ارسال کر دی جسے میں بعض عوارض کی بدولت مکمل تو نہ دیکھ سکا البتہ جستہ جستہ مقامات سے دیکھا تو کام قابلِ اطمینان معلوم ہوا (اب یہ ترجمہ و اعراب وہی ہے بوقتِ طباعت بھی میں اس کام کو مزید نہیں دیکھ سکا اس لئے مطالعہ کے دوران اگر کہیں خطاء کسی صاحب کے سامنے آئے تو اطلاع کر دے تا کہ اس کو آئندہ درست کیا جا سکے) پھر طلباء و فضلاء نے اس معرب و مترجم مزید الایمان کی فوٹوسٹیٹ کرانا شروع کر دیں۔ خیر یہ سلسلہ چل پڑا، بس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نظام مقدر ہو چکا تھا جس کے تحت اس کی فوٹوسٹیٹ کاپیوں کی تعداد اب تادمِ تحریر تقریباً چار ہزار (۴۰۰۰) سے متجاوز ہو چکی ہے، یہ وہ تعداد ہے جو تخمیناً میرے علم میں آ سکی، واللہ اعلم

کاپی کے بفضلہ تعالیٰ اس قدر متداول ہونے کے سبب بعض اربابِ مکتبات نے مجھ سے اس کی طباعت کا مطالبہ کیا، مگر میں ہمیشہ معذرت ہی کرتا رہا کہ اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے، احادیث پر تخریج کا کام امر لابدی ہے، زمانہ طالب علمی کی لکھی ہوئی ہے لہٰذا اس پر کوئی خاطر خواہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا، مگر مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ ایک مکتبہ کے صاحب نے یہ یوں ہی بلا نظر ثانی اور احادیث کی تخریج و تحقیق کے بغیر ہی طبع کرا دی ہے، جب مجھے پتہ چلا تو وہ ''مزید الایمان'' کی بجائے ''یہ ہے میرا راستہ'' کے نام سے طبع ہو چکی تھی اور اب اس میں ترمیم و تبدیلی بھی ممکن نہیں تھی۔ خیر! پھر ایک صاحب نے براہِ راست مجھ سے رابطہ کر کے اس کی طباعت کا ارادہ ظاہر کیا تو میں نے اب اس شرط پر ان کے ارادہ سے ہم آہنگی کا اظہار کیا کہ پہلے میں اس پر نظر ثانی کر لوں پھر طبع کرا دیں۔

الغرض میں نے اکابر سے مشاورت و استفادے کی روشنی میں جب اس پر نظر ثانی شروع کی تو اس میں بعض مواد قابلِ ترمیم و لائق حذف نظر آیا وہ اس لئے کہ یہ کاپی میرے زمانہ طالب علمی کی لکھی ہوئی تھی۔ اس وقت علمِ حدیث کا شعور ذرہ برابر بھی نہیں تھا

اور بعد میں جب اللہ عزوجل نے محض اپنے فضل سے مجھے تخصص فی قسم علوم الحدیث الشریف کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی تو میرے افکارات وتحریرات میں تبدیلی آ گئی، اگرچہ اب بھی بلاشبہ میں علم حدیث میں ایک مبتدی طالب علم کی حیثیت بھی نہیں رکھتا مگر زمانۂ طالب علمی کی بنسبت اب علمِ حدیث کے فنِ اصول التخریج و دراسۃ الاسانید کی قدرے شدبد ہوگئی ہے وھذا من مجرد توفیقہ...... نیز اکابر کی راہنمائی بھی چونکہ شاملِ حال تھی اس لئے یہ عنصر بھی ترمیم کا مقتضی ہوا۔

عملِ تخریج

الحاصل اس کتاب ''مزید الایمان'' کی تخریج وتحقیق کے دوران اس کے اندر دو طرح کی اخطاء سامنے آئیں:

اول:۔ بعض روایات موضوع، ضعیف جداً، معلل یا لا اصل لہٗ کا مصداق تھیں اس لئے میں نے ان تمام روایات کو نکال دیا (اگرچہ وہ تعداد میں کم تھیں) اور ان کی جگہ پر اگر کوئی صالح للاحتجاج روایت میسر ہوسکی تو وہ ذکر کردی ہے ورنہ وہ عنوان ہی ختم کردیا ہے، اسی طرح اُن تمام روایات کو بھی نکال دیا ہے جن کا مجھے تتبعِ بسیار کے باوجود کوئی حوالہ یا معتبر مرجع کی طرف استناد حاصل نہیں ہوسکا لہٰذا اب ہر وہ روایت جو فوٹو سٹیٹ والی کاپیوں میں موجود ہو اور اِس مطبوعہ ''مزید الایمان'' میں نہ ہو وہ اسی قبیل سے ہوگی۔

دوم:۔ بعض مقامات پر غلط حوالہ جات درج تھے ان کو میں نے درست کردیا ہے مثلاً حوالہ میں ''مسند احمد'' تحریر تھا مگر وہ روایت ''مسند احمد'' میں تھی ہی نہیں بلکہ کسی اور کتابِ حدیث میں مذکور تھی، اسی طرحِ بعض مواقع پر حوالہ میں ''ترمذی'' لکھا ہوا تھا مگر وہ حدیث صحاحِ ستہ کی معروف کتاب ''سنن الترمذی'' میں نہیں تھی جو ایک مستند ماخذ ہے بلکہ وہ حکیم ترمذی (۳۶۰ھ) کی کتاب ''نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' میں تھی، جو نقاد محدثین کے ہاں معتبر ماخذ کی حامل نہیں ہے۔ لہٰذا اس کی اسنادی حیثیت دیکھنے کے بعد اگر وہ صالح للاحتجاج تھی تو اس کو حوالہ کی درستگی کے بعد برقرار رکھا ہے اور اگر اسناداً مجروح

غیر صالح تھی تو پھر اس مضمون کی اگر کوئی سلیم روایت ملی تو اسے نقل کر دیا ورنہ اسے خارج کر دیا ہے۔

جبکہ مذکورہ بالا دونوں قسم کی اخطاء جوں کی توں متداول فوٹوسٹیٹ والی ''مزید الایمان'' اور من وعن اسی فوٹوسٹیٹ کی مطبوعہ کتاب ''یہ ہے میرا راستہ'' دونوں میں اب بھی ویسی کی ویسی ہی موجود ہیں حالانکہ قسم اول (یعنی موضوع، لا اصل لہ وغیرہ) والی روایات کا تو بیان کرنا بھی شرعاً ناجائز ہے کما ھو مصرح فی کثیر من الکتب فی اصول الحدیث ویعرفہ کل من مارسھا۔

تاہم اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ اس تخریج اور دراسۃ الاسانید والے عمل کے دوران بعض مقامات پر ضعیف احادیث کا (ان کی شرائط معتبرہ کے ساتھ) تحمل کیا گیا ہے۔ ان کا اخراج نہیں کیا کیونکہ ضعیف حدیث کو مندرجہ ذیل تینوں شرطوں کے ساتھ فضائل کے اندر بیان کرنا جائز ہے: علی ما صرح بہ ابن حجر العسقلانی وغیرہ کما فی تدریب الراوی (۱/۲۹۹،۲۹۸) وفتح المغیث (۱/۲۸۹) وقواعد التحدیث (۱/۷۲) وتوجیہ النظر (۲/۶۵۳) و تیسیر مصطلح الحدیث (۱/۴۴) وفتح الملہم (۱/۵۸) وقواعد فی علوم الحدیث-مقدمہ اعلاء السنن (۱۹/۹۴)

❶ ...... شدید ضعیف نہ ہو۔

❷ ...... اس کا مضمون شریعت کی کسی اصل معمول بہ کے تحت مندرج ہو

❸ ...... بوقتِ عمل اس کے ثبوت کی بجائے احتیاط کا اعتقاد ہو تاکہ آنحضور ﷺ کی طرف کوئی ایسی چیز منسوب نہ ہو جو آنجناب ﷺ نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔

لہٰذا اس کتاب کی اگر کسی روایت میں اسناداً ضعف ہو تو وہ انہی شرائطِ معتبرہ کے لحاظ کے ساتھ ہوگا فھذا الضعف لیس بمضر فی بیان فضائل الاعمال...... اور اصولِ حدیث کی متعدد کتب میں یہ مصرح ہے کہ عموماً تعددِ طرق سے حدیث ضعیف کا ضعف منجبر ہو جاتا ہے اور وہ حدیث درجہ ''حسن لغیرہ'' تک مرتقی ہو جاتی ہے مگر بایں ہمہ

میں نے ایسے مواضع پر طرق اور شواہد وتوابع کو جمع کرنے کی سعی نہیں کی کیونکہ فضائل میں ضعف مضر نہیں ہے کما تقدم، لہذا اس کتاب میں اگر کہیں کوئی حدیث اسناداً ضعیف ہو (کما صرحت به فی بعض المواضع فی التحشية) تو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ حدیث ضعیف ہی ہو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ''من حیث الاسناد المذکور'' ضعیف ہو مگر ''من حیث المتن'' حسن ہو، لأنه هناك فرق عند الجهابذة المحدثين بين قولهم ''حديث صحيح'' و ''اسناد صحيح'' و كذا بين ''حديث ضعيف'' و ''اسناد ضعيف''...... وهذا ما لا يخفى على من له خبرة ولو قليلة فى هذا الفن......

نیز یہ جلد پہلے دو حصوں پر مشتمل ہے اور اللہ تعالیٰ سے خواستگار ہوں کہ وہ اس کے تیسرے حصے کی بھی جلد تکمیل کرادے کہ یہ اس کے کرم سے بعید نہیں ہے۔

میں یہاں اس امر کا ذکر بھی ناگزیر گردانتا ہوں کہ میں ولی کامل، عالم باعمل، مجسمۂ تواضع حضرت مولانا کریم بخش صاحب زادالکریم فیضہ العمیم (مدیر جامعہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملتان) کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے میری اس کتاب کی قبولیت اور میرے لیے اس کے ذریعۂ نجات ہونے کی خصوصی دعا بلکہ دعائیں کیں جس کے آثار ان کے چہرے سے نمایاں تھے۔ اللہ تعالیٰ میری طرف سے ان کو وہ جزاء عطا فرمائے جو اصاغر کی طرف سے اکابر کو دی جاتی ہے۔ (آمین)

آخر میں عرض ہے کہ بندہ عمل کی طرح علم سے بھی تہی دامن ہے اور اپنی جہالتِ مرکبہ کا معترف ہے لہذا اس کتاب میں اگر کوئی صاحبِ علم کسی علمی یا کتابتی خطاء پر مطلع ہو تو بندہ کو بذریعہ ڈاک یا فون (0300-7487621) ضرور اطلاع فرمائے تاکہ اس کی تحقیق کر کے آئندہ طباعت میں اسے درست کیا جاسکے۔ فجزاه الله تعالىٰ عنى احسن الجزاء

فقط

العبد الضعیف

محمد عبد القادر جیلانی

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم!

انسانوں کے مسائل کا حل، پریشانیوں سے نجات اور کامیابی وکامرانی صرف دینِ اسلام والی زندگی میں ہے، اس کی اشاعت وتبلیغ میں مختلف زمانوں میں علماء نے اپنی صلاحیتیں صرف کی ہیں تا کہ اللہ کا دین عام ہو اور قرآن وحدیث کی تعلیمات ہر شخص تک پہنچیں، جس پر وہ عمل پیرا ہوکر آخرت میں کامیاب ہو سکے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی جناب مفتی محمد عبدالقادر جیلانی صاحب کی انتہائی مفید و معروف کتاب ''مزید الایمان'' ہے جو ان کی انتہائی کاوش کا نتیجہ ہے اور جس کے مطالعہ سے آدمی کے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ اس سے قبل ان کے ہاتھ سے علم میراث پر ایک آسان کتاب ''عام فہم میراث'' کے نام سے نکل کر مکتبہ رحمانیہ لاہور سے طبع ہو چکی ہے۔ ماشاءاللہ، اللہ تعالیٰ نے ان کی اس کتاب کو بھی قبولیت سے سرفراز فرمایا ہے اور قرآن سیکھنے سکھانے کا شوق رکھنے والوں کے لئے ان کا رسالہ ''آپ نورانی قاعدہ کیسے پڑھیں اور پڑھائیں'' طبع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

بہرحال مفتی صاحب موصوف کی کتاب ''مزید الایمان'' کی افادیت و مقبولیت کو دیکھ کر، جو اس سے قبل فوٹوسٹیٹ کی صورت میں تھی، میں نے اس کو طبع کرانے کا

مصادر و مراجع

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین ومؤلفین
۱	قرآن مجید	کلام اللہ تعالیٰ عزوجل
۲	صحیح بخاری	ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری
۳	صحیح مسلم	ابوالحسین مسلم بن الحجاج النیسابوری
۴	سنن ابی داؤد	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی
۵	سنن النسائی	ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی
۶	سنن الترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی
۷	سنن ابن ماجہ	ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی
۸	صحیح ابن حبان	ابوحاتم محمد بن حبان البستی
۹	المستدرک علی الصحیحین	محمد بن عبداللہ ابوعبداللہ الحاکم النیسابوری
۱۰	صحیح ابن خزیمہ	محمد بن اسحق بن خزیمۃ النیسابوری
۱۱	مسند احمد بن حنبل	ابوعبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی
۱۲	مسند البزار	ابوبکر احمد بن عمرو البزار
۱۳	صحیح کنوز السنۃ النبویۃ	بارع عرفان توفیق
۱۴	تفسیر ابن کثیر	ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین ومؤلفین
۱۵	المؤطا بروایۃ الشیبانی	محمد بن حسن الشیبانی
۱۶	حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الأصبہانی
۱۷	الدرالمنثور	عبدالرحمن بن الکمال جلال الدین السیوطی
۱۸	کنز فی سنن الاقوال والافعال	علی بن حسام الدین المتقی الھندی
۱۹	نفحۃ العرب	مولانا اعزاز علی صاحب
۲۰	الجامع الکبیر	عبدالرحمن بن الکمال جلال الدین السیوطی
۲۱	نوادرالاصول فی احادیث الرسول ﷺ	ابو عبداللہ محمد بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی
۲۲	السیرۃ الحلبیہ فی سیرۃ الامین المأمون	علی بن برہان الدین الحلبی
۲۳	الرسالۃ القشیریہ	عبدالکریم بن ہوازن القشیری
۲۴	حادی الارواح الی بلاد الأفراح	ابن قیم الجوزیۃ
۲۵	صفۃ الجنۃ	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی
۲۶	صفۃ النار	ابوبکر عبداللہ بن محمد المعروف با بن ابی الدنیا
۲۷	الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد المعروف با بن حجر الہیتمی
۲۸	تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد السمر قندی
۲۹	مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علی الموصلی التمیمی
۳۰	الادب المفرد	ابو عبداللہ بن محمد اسمٰعیل البخاری
۳۱	الوافی بالوفیات	صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی
۳۲	مختصر تاریخ دمشق	محمد بن مکرم المعروف با بن منظور الافریقی
۳۳	تاریخ بغداد	ابوبکر احمد بن علی المعروف بالخطیب البغدادی
۳۴	الخصائص الکبریٰ	عبدالرحمن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی
۳۵	سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد	محمد بن یوسف الصالحی الشافی

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین ومؤلفین
۳۶	حدیث ابونعیم	ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی
۳۷	تفسیر روح البیان	اسمٰعیل حقی بن مصطفی الحنفی
۳۸	ریاض الصالحین	ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی
۳۹	غایۃ المقصد فی زوائد المسند	علی بن ابوبکر بن سلیمان الہیثمی
۴۰	المستطرف فی کل فن مستظرف	شہاب الدین محمد بن احمد ابی الفتح الأبشہی
۴۱	اصح السیر	مولانا ابوالبرکات عبدالرؤف صاحب داناپوری
۴۲	الضعفاء والمتروکین	ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی
۴۳	الضعفاء والمتروکین	ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی
۴۴	کتاب الثقات	ابوحاتم محمد بن حبان البستی
۴۵	السیرۃ النبویہ	محمد بن اسحاق
۴۶	الاعتقاد	ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی
۴۷	التمہید	ابوعمر یوسف بن عبدالالہ المعروف بابن عبدالبر
۴۸	جوامع السیرۃ	علی بن احمد بن سعید المعروف بابن حزم الاندلسی
۴۹	جامع العلوم والحکم	ابوالفرج عبدالرحمن بن احمد المعروف بابن رجب الحنبلی
۵۰	المعجم فی اصحاب القاضی الصدفی	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن ابی بکر القضاعی
۵۱	الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ	القاضی ابوفضل عیاض
۵۲	مرقاۃ المفاتیح	الملا علی القاری
۵۳	عہد نبوت کے ماہ وسال	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
۵۴	فیروز اللغات	الحاج مولوی فیروز الدین
۵۵	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابوعمر یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر
۵۶	أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ	ابوالحسن علی بن محمد المعروف بابن الاثیر

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین ومؤلفین
۵۷	المعارف	ابو محمد عبد اللہ بن مسلم المعروف بابن قتیبہ
۵۸	عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر	محمد بن محمد المعروف بابن سید الناس
۵۹	الرحیق المختوم	صفی الرحمن المبارکفوری
۶۰	السیرۃ النبویۃ	علی محمد محمد الصلابی
۶۱	الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ	التقی الغزی
۶۲	تہذیب الاسماء واللغات	ابوزکریا محی الدین بن شرف النووی
۶۳	الانساب	عبد الکریم بن محمد المعروف بالسمعانی
۶۴	تاریخ الاسلام	شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی
۶۵	المعجم الصغیر للطبرانی	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
۶۷	المعجم الاوسط	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
۶۸	المعجم الکبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
۶۹	تفسیر البحر المحیط	العلامۃ ابو حیان الاندلسی
۷۰	التعلیق علی سبل الہدی والرشاد	عادل احمد وعلی محمد معوض
۷۱	نہایۃ الأرب فی فنون الأدب	شہاب الدین احمد بن عبد الوہاب النویری
۷۲	دیوان علی بن ابی طالب	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۷۳	اتحاف الخیرۃ المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ	احمد بن ابی بکر بن اسمٰعیل البوصیری
۷۴	کتاب الزہد	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی
۷۵	کتاب الزہد	عبد اللہ بن المبارک المرزوی
۷۶	التوبۃ	ابوبکر عبد اللہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا
۷۷	جامع الاحادیث	عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی
۷۸	جامع الاحادیث القدسیہ	ابو عبد الرحمن عصام الدین الصابطی

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین و مؤلفین
۷۹	الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذلک	ابوحفص عمر بن احمد البغدادی المعروف بابن شاہین
۸۰	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	نورالدین علی بن ابی بکرالہیثمی
۸۱	تفسیر الکشف والبیان/تفسیر الثعلبی	ابواسحاق احمد بن محمد الثعلبی النیسابوری
۸۲	الجامع لاحکام القرآن/تفسیر قرطبی	ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی
۸۳	احیاء علوم الدین	ابوحامد محمد بن محمد الغزالی
۸۴	التذکرۃ باحوال الموتی واُمور الآخرۃ	ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی
۸۵	الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف	عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری
۸۶	بستان الواعظین وریاض السامعین	ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی
۸۷	التعریف بالانساب والتنویۃ بذوی الاحساب	ابوالحسن الیمنی القرطبی
۸۸	غایۃ السؤل فی سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	زین الدین عبدالباسط بن خلیل بن شاہین الشیخی
۸۹	فضائل حج	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
۹۰	شعب الایمان	ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی
۹۱	درسی تفسیر	مولانا نسیم احمد غازی مظاہری
۹۲	مفاتیح الغیب من القرآن الکریم المعروف بتفسیر الرازی	محمد بن عمر المعروف بفخر الدین الرازی
۹۳	روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی	ابوالفضل محمود آل آلوسی
۹۴	مشکوٰۃ المصابیح	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی
۹۵	فضائل صدقات	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ
۹۶	المنبہات	ابوالفضل احمد بن علی المعروف بابن حجر العسقلانی
۹۷	حیاۃ الصحابہ	الشیخ مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

عزم کرلیا تا کہ بروزِ محشر میرا بھی خدامِ دین میں شمار ہو جائے۔ اس غرض سے میں نے ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے اس پر نظر ثانی کے بعد طبع کرانے پر آمادگی ظاہر کی۔ الغرض اس کتاب کی کمپوزنگ کا کام میں نے ایک ماہر کمپوزر کے سپرد کیا اور اس کی پروف ریڈنگ میں بھی پوری کاوش صرف کی نیز ورق بھی اس کے لیے عمدہ منتخب کیا تا کہ باطن کی طرح کتاب کا ظاہر بھی اچھا ہو جائے اور پڑھنے کو جی چاہے۔ یہ اس کے پہلے دو حصوں پر مشتمل پہلی جلد ہے انشاء اللہ اس کی دوسری جلد میں بھی اسی طرح عمدگی سے کام کیا جائے گا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے استدعا ہے کہ وہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اسے میری دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنائے نیز قارئین سے گزارش ہے کہ اپنی دعاؤں میں ناشر کو بھی یاد رکھیں۔



نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین ومؤلفین
۹۸	الطبقات الکبریٰ	ابوعبداللہ محمد بن سعد البصری
۹۹	تاریخ دمشق	ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف بابن عساکر
۱۰۰	البدایۃ والنہایۃ	ابوالفدا اسمٰعیل بن عمر المعروف بابن کثیر الدمشقی
۱۰۱	اشرف التفاسیر	حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۲	دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
۱۰۳	ادب الخواص	الحسین بن علی المعروف بالوزیر المغربی
۱۰۴	دیوان الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ	ابوعبداللہ محمد بن ادریس الشافعی
۱۰۵	سنن الدارمی	ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی
۱۰۶	شرح السنۃ	الحسین بن مسعود البغوی
۱۰۷	دلائل النبوۃ	ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی
۱۰۸	کتاب الزہد	ہناد بن السری الکوفی
۱۰۹	کتاب الزہد	ابوسعید اسد بن موسیٰ القرشی
۱۱۰	شمائل کبریٰ	مولانا محمد ارشاد قاسمی صاحب
۱۱۱	تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التأویل	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی
۱۱۲	تفسیر عثمانی	مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۳	تفسیر مظہری	علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۴	تفسیر معارف القرآن	مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۵	تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ	ابوالحسن علی بن محمد المعروف بابن العراق الکِنانی
۱۱۶	مقدمہ ابن الصلاح	ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمن الشہرزوری
۱۱۷	تاریخ الرسل والملوک/تاریخ الطبری	ابوجعفر محمد بن جریر الطبری
۱۱۸	مصنف عبدالرزاق	ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی
۱۱۹	مصنف ابن ابی شیبۃ	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ الکوفی

فہرست (حصہ اول)

توحید

باری تعالیٰ کی

عظمت، قدرت، احسان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم!

زمین وآسمان (وغیرہ) میں غوروفکر

(قرآن کی روشنی میں)

(۱) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ○ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○[۱]

"بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے باری باری آنے جانے میں ان عقل والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں۔ (اور انہیں دیکھ کر بول اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ آپ پاک ہیں۔ پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے"۔

(۲) اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ ○ وَاِلَی السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ ○ وَاِلَی الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ ○ وَاِلَی الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ ○[۲]

"تو کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ انہیں کیسے پیدا کیا گیا۔ اور آسمانوں کو انہیں کیسے بلند

۱۔ سورۃ آل عمران (۱۹۰، ۱۹۱)

۲۔ سورۃ الغاشیہ (۱۷-۲۰)

کیا گیا۔ اور پہاڑوں کو انہیں کس طرح گاڑا گیا۔ اور زمین کو کہ اسے کیسے بچھایا گیا“۔

(۳) وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ۔[۱]

”اور وہی ذات ہے جس نے یہ زمین پھیلائی اس میں پہاڑ اور دریا بنائے۔ اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے پیدا کئے۔ وہ دن کو رات کی چادر اوڑھا دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان ساری باتوں میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جو غور و فکر کریں“۔

(۴) هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ ۝ یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝[۲]

”وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمہیں پینے کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ اور اسی سے وہ درخت اُگتے ہیں۔ جن میں تم مویشیوں کو چراتے ہو۔ اسی سے اللہ تمہارے لئے کھیتیاں، زیتون، کھجور کے درخت، انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جو سوچتے سمجھتے ہیں“۔

(۵) وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔[۳]

”اور خود تمہارے اپنے وجود میں بھی! کیا پھر بھی تمہیں دکھائی نہیں دیتا“۔

(۶) اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى۔[۴]

۱۔ سورۃ الرعد (۳)

۲۔ سورۃ النحل (۱۰،۱۱)

۳۔ سورۃ الذاریات (۲۱)

۴۔ سورۃ الروم (۸)

"بھلا کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا؟ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان پائی جانے والی چیزوں کو بغیر کسی برحق مقصد کے اور کوئی میعاد مقرر کئے بغیر پیدا نہیں کیا"۔

رزق سے متعلق مضامین

ا۔ رزق کوشش سے نہیں، مقدر سے ملتا ہے:

(۱) إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝[۱]

"بلاشبہ تیرا رب جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور وہی تنگی کر دیتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے دیکھتا ہے"۔

(۲) وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۔[۲]

"اور تمہارا رزق اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے"۔

(۳) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ"[۳]

۱۔ سورۃ الاسراء (۳۰)

۲۔ سورۃ الذاریات (۲۲)

۳۔ صحیح مسلم (۸/۴۵)، رقم (۶۹۵)

''حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب نطفہ رحم مادر میں استقرار پکڑتا ہے تو چالیس یا پینتالیس دن بعد ایک فرشتہ اس نطفہ کے پاس آکر کہتا ہے یا اللہ یہ بد بخت یا نیک بخت؟ چنانچہ لکھ دیا جاتا ہے وہ کہتا ہے اے اللہ کیا یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ چنانچہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا عمل اور اس کی عمر اور رزق بھی لکھ دیا جاتا ہے پھر صحیفوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور اس میں کمی کی جاتی ہے نہ زیادتی''۔

۲۔ مقدر کا رزق مل کر رہتا ہے:

(۱) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ۔[1]

''اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو اور وہ ہر ایک کی زیادہ رہنے کی جگہ کو اور چند روزہ رہنے کی جگہ جانتا ہے۔ سب چیزیں کتاب مبین میں ہیں''۔

(۲) عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ۔[2]

''حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ رزق بندہ کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے''۔

۳۔ رزق کیلئے کسی اور کے سامنے نہ جھکو اور نہ ہاتھ پھیلاؤ

(۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَقُوْلُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ

۱۔ سورۃ ہود (۶)

۲۔ صحیح ابن حبان (۸/۳۱)، رقم (۳۲۳۸)

غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ[1] (وَفِي رِوَايَةٍ: لَا تَبَاعَدْ مِنِّي فَاَمْلَأُ قَلْبَكَ فَقْرًا وَأَمْلَأُ يَدَيْكَ شُغْلًا[2])

''حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں: اے آدم کی اولاد! تم میری عبادت کے لئے اپنے وقت کو فارغ کر دو میں تمہارے سینے کے برتن کو غنا سے بھر دوں گا۔ اور تمہارے لئے فقر کے دروازے کو بند کردوں گا۔ اور اگر تو نے اس طرح نہ کیا تو میں تمہارے وقت کو مشغولیت سے بھر دوں گا۔ اور نہ ہی فقر کی راہیں بند کروں گا۔ (ایک روایت میں ہے کہ مجھ سے دوری مت اختیار کرنا ورنہ تمہارے دل کو فقر سے بھر دوں گا اور تمہیں مشغول کردوں گا)''۔

(۲) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللهِ فَيُوْشِكُ اللهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ اٰجِلٍ[3] (وَفِي رِوَايَةٍ: وَاِنْ اَنْزَلَهَا بِاللهِ يُوْشِكُ اَنْ يَّسُدَّ اللهُ فَاقَتَهٗ[4])

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر فاقہ آئے اور وہ اسے لوگوں کے سامنے ظاہر کرے تو اس کا فاقہ دور نہیں کیا جائے گا۔ اور جسے فاقہ آئے اور وہ اسے اللہ کے سامنے پیش کرے تو اللہ تعالیٰ فوراً یا کچھ دیر بعد اس کے رزق کا ضرور بندوبست فرماتے ہیں۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ اپنے فاقہ کو اللہ کے سامنے پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جلد ہی اُس کے فاقہ کو دور فرما دیتے

۱۔ صحیح ابن حبان (۲/ ۱۱۹)، رقم (۳۹۳)
۲۔ المستدرک للحاکم (۴/ ۳۶۲)، رقم (۷۹۲۶)
۳۔ سنن الترمذی (۴/ ۵۶۳)، رقم ۲۳۲۶)
۴۔ مسند البزار (۱/ ۲۵۱)، رقم (۱۴۵۸)

ہیں)''۔

(۳) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَفْتَحُ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ مَسْاَلَۃٍ اِلَّا فَتَحَ اللہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ۔[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان جب بھی اپنے لئے سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ جل شانہ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں''۔

از پیدائش تا جوانی...... احساناتِ خداوندی

(پھر جوان کی نافرمانی اور خدا کی اس پر مہربانی)

یَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَنْصَفْتَنِیْ خَلَقْتُکَ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا وَجَعَلْتُکَ بَشَرًا سَوِیًّا خَلَقْتُکَ مِنْ سُلَالَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ فَجَعَلْتُکَ نُطْفَۃً فِیْ قَرَارٍ مَکِیْنٍ ثُمَّ خَلَقْتُ النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقْتُ الْعَلَقَۃَ مُضْغَۃً فَخَلَقْتُ الْمُضْغَۃَ عِظَامًا فَکَسَوْتُ الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْتُکَ خَلْقًا اٰخَرَ۔

یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ یَقْدِرُ عَلٰی ذَالِکَ غَیْرِیْ ثُمَّ خَفَّفْتُ ثِقْلَکَ عَلٰی اُمِّکَ حَتّٰی لَا تَتَبَرَّمَ بِکَ وَلَا تَتَاَذّٰی ثُمَّ اَوْحَیْتُ اِلَی الْاَمْعَاءِ اَنِ اتَّسِعِیْ وَاِلَی الْجَوَارِحِ اَنْ تَفَرَّقِیْ فَاتَّسَعَتِ الْاَمْعَاءُ مِنْ بَعْدِ ضِیْقِھَا وَتَفَرَّقَتِ الْجَوَارِحُ مِنْ بَعْدِ تَشَبُّکِھَا ثُمَّ اَوْحَیْتُ اِلَی الْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ بِالْاَرْحَامِ اَنْ یُّخْرِجَکَ مِنْ بَطْنِ اُمِّکَ فَاسْتَخْلَصَکَ عَلٰی رِیْشَۃٍ مِنْ جَنَاحِہٖ فَاطَّلَعْتُ عَلَیْکَ فَاِذَا اَنْتَ

1۔ مسند احمد بن حنبل (۲/۴۱۸)، رقم (۹۴۱۱) واسنادہ قوی

خَلْقٌ ضَعِيْفٌ لَيْسَ لَكَ سِنٌّ يَقْطَعُ وَلَا ضِرْسٌ يَطْحَنُ فَاسْتَخْلَصْتُ لَكَ فِيْ صَدْرِ اُمِّكَ عِرْقًا يُدِرُّ لَبَنًا بَارِدًا فِي الصَّيْفِ حَارًّا فِي الشِّتَاءِ وَاسْتَخْلَصْتُهُ لَكَ مِنْ بَيْنِ جِلْدٍ وَلَحْمٍ وَدَمٍ وَعُرُوْقٍ ثُمَّ قَذَفْتُ لَكَ فِيْ قَلْبِ وَالِدِكَ الرَّحْمَةَ وَفِيْ قَلْبِ اُمِّكَ التَّحَنُّنَ فَهُمَا يَكُدَّانِ عَلَيْكَ وَيَجْهَدَانِ وَيُرَبِّيَانِكَ وَيُغَذِّيَانِكَ وَلَا يَنَامَانِ حَتّٰى يُنَوِّمَانِكَ۔

يَا ابْنَ آدَمَ اَنَا فَعَلْتُ ذَالِكَ بِكَ لَا لِشَيْءٍ اِسْتَأْهَلْتَ بِهٖ مِنِّيْ وَلَا لِحَاجَةٍ اِسْتَعَنْتُ بِكَ عَلٰى قَضَائِهَا۔

يَا ابْنَ آدَمَ فَلَمَّا قَطَعَ سِنُّكَ وَطَحَنَ ضِرْسُكَ اَطْعَمْتُكَ فَاكِهَةَ الصَّيْفِ عَصَيْتَنِيْ فَادْعُنِيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ وَاسْتَغْفِرْنِيْ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ۔[1]

''اے آدم کے بیٹے تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا میں نے تجھے اس حالت میں پیدا کیا کہ تو کچھ بھی نہ تھا اور میں نے تجھے ایک معتدل آدمی بنایا اور میں نے تجھے گارے سے پیدا کیا پھر میں نے تجھے ایک محفوظ جگہ میں نطفہ بنایا پھر نطفہ کو خون کا جما ہوا لوتھڑا بنایا پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنایا پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیوں کا ڈھانچہ بنایا پھر ان ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر میں نے تجھے ایسی اٹھان دی کہ تو ایک دوسری مخلوق بن کر اٹھ کھڑا ہوا، اے آدم کے بیٹے کیا میرے علاوہ کوئی اس پر قادر ہے پھر میں نے تیرے بوجھ کو تیری ماں کے لئے ہلکا کر دیا حتیٰ کہ وہ تجھ سے اُکتاتی نہیں تھی اور نہ ہی وہ تکلیف محسوس کرتی تھی۔ پھر میں نے آنتوں کو حکم دیا کہ تم کشادہ ہو جاؤ اور جوارح (کام کرنے والے اعضائ) کو حکم دیا کہ تم بکھر جاؤ (علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ) چنانچہ آنتیں اپنی تنگی کے باوجود کھل گئیں اور جوارح آپس میں گھتم ہونے کے باوجود جدا ہو گئے پھر میں نے اس فرشتے کو حکم دیا جس کو رحموں پر مقرر کیا گیا ہے کہ وہ تمہیں تمہاری ماں کے پیٹ سے نکالے چنانچہ

ا۔ حلیۃ الاولیاء: ۱۰/۳۹۹، الدر المنثور: ۸/۴۲۰

اس نے تجھے اپنے بازو کے ایک پر کے ذریعے خلاصی دلائی۔ پھر میں نے تیرے حال پر نظر کی تو تُو ایک کمزور مخلوق تھا، تیرے دانت نہ تھے کہ کاٹ سکتا اور نہ ڈاڑھ تھی کہ کوئی چیز پیس سکتا پھر میں نے تیری ماں کی چھاتی پر ایک چشمہ جاری کیا جس سے گرمیوں میں ٹھنڈا دودھ نکلتا تھا اور سردیوں میں گرم اور یہ چشمہ میں نے کھال گوشت خون اور پسلیوں کے درمیان جاری کیا پھر میں نے تیرے باپ کے دل میں تیرے لئے رحمت (شفقت) ڈالی اور تیری ماں کے دل میں محبت وترس ڈالا پھر وہ دونوں تیرے کام میں لگ گئے اور مشقت میں پڑ گئے اور تیری پرورش کرنے لگے اور تجھے (قسم قسم کی) غذا دینے لگے اور جب تک تجھے نہ سلاتے تھے خود نہ سوتے تھے اے آدم کے بیٹے میں نے یہ سب کچھ تیرے ساتھ اس لیے نہیں کیا کہ میں اس کے ذریعے تجھ سے مانوسیت حاصل کرسکوں اور نہ ہی کسی ایسی ضرورت کیلئے کہ جس کو پورا کرنے کیلئے تجھ سے مدد طلب کروں۔ اے آدم کے بیٹے جب تیرے دانتوں نے کاٹنا شروع کیا اور تیری ڈاڑھ نے پیسنا شروع کیا تو میں نے تجھے گرمی کے پھل کھلائے (اس کے بدلے میں) تو نے میری نافرمانی کی، پھر بھی تو مجھے ہی پکار کیونکہ میں ہی قبول کرنے والا زیادہ قریب ہوں اور مجھ سے مغفرت طلب کر کیونکہ میں ہی معاف کرنے والا بڑا مہربان ہوں"۔

اطاعت پر برکت اور معصیت پر لعنت وغضب

قَالَ اللهُ تَعَالیٰ: اِنِّیْ اِذَا اُطِعْتُ رَضِیْتُ وَاِذَا رَضِیْتُ بَارَکْتُ وَلَیْسَ لِبَرَکَتِیْ النِّهَایَةُ وَاِنِّیْ اِذَا عُصِیْتُ غَضِبْتُ وَاِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ وَاِنَّ اللَّعْنَةَ تَبْلُغُ مِنِّیْ الْوُلْدَ السَّابِعَ۔[1]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک جب میری فرمانبرداری کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت عطا کرتا ہوں اور میری طرف سے عطا کی

۱۔ ۱۔اخرجہ الاصبہانی باسنادہ فی "حلیۃ الاولیاء" (۴/۴۱)
۲۔والامام احمد بن حنبل باسنادلہ فی "الزہد" (۱/۵۲)
۳۔والسیوطی عن احمد فی "الدر المنثور" (۵/۴۳۰)......واللفظ للاوّل

جانے والی برکت کی کوئی انتہا نہیں ہوتی، اور بے شک جب میری نافرمانی کی جاتی ہے تو میں ناراض ہوتا ہوں اور جب میں ناراض ہوتا ہوں تو لعنت برساتا ہوں، اور میری طرف سے برسائی جانے والی لعنت سات پشتوں تک پہنچتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بلانا اور بندے کا منہ موڑنا

حدیث قدسی: يَا ابْنَ آدَمَ! أَمَرْتُكَ فَتَوَلَّيْتَ وَنَهَيْتُكَ فَتَمَادَيْتَ وَسَتَرْتُ عَلَيْكَ فَتَجَرَّأْتَ وَأَعْرَضْتُ عَنْكَ فَمَا بَالَيْتَ. يَا مَنْ! إِذَا مَرِضَ شَكَى وَبَكَى وَإِذَا عُفِيَ تَمَرَّدَ وَعَصَى. يَا مَنْ! إِذَا دَعَاهُ الْعَبِيْدُ عَدَا وَلَبَّى وَإِذَا دَعَا الْجَلِيْلُ أَعْرَضَ وَنَأَى إِنْ سَأَلْتَنِي أَعْطَيْتُكَ وَإِنْ دَعَوْتَنِي أَجَبْتُكَ وَإِنْ مَرِضْتَ شَفَيْتُكَ وَإِنْ سَلِمْتَ رَزَقْتُكَ وَإِنْ أَقْبَلْتَ قَبِلْتُكَ وَإِنْ تُبْتَ غَفَرْتُ لَكَ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ[1]

اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھے حکم دیا، تو تُو نے پیٹھ پھیر لی اور میں نے تجھے روکا (بعض کام کرنے سے) تو تُو ڈٹا رہا اور میں نے تیری پردہ پوشی کی تو تُو جری ہو گیا۔ اور میں نے تجھ سے اعراض کیا تو تُو نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اے وہ شخص! جب بیمار ہو جائے تو شکایت کرتا ہے اور رونے لگتا ہے اور جب تندرست ہو جائے تو سرکش بن جاتا ہے اور نافرمانی کرنے لگتا ہے۔ اے وہ شخص! جب بندے اس کو پکاریں تو وہ دوڑتا ہے اور لبیک کہنے لگتا ہے، اور جب رب جلیل اسے پکارے تو بے رُخی اختیار کرتا ہے اور دور ہو جاتا ہے، اگر تُو مجھ سے مانگے گا تو عطا کروں گا اور اگر تُو مجھ سے دعا کرے گا تو میں تیری دعا کو قبول کروں گا، اور اگر تو بیمار ہو تو میں تجھے شفا دوں گا، اور اگر تو صحیح سالم رہے تو میں تجھے رزق عطا کروں گا اور اگر تو میری طرف آئے گا تو میں تجھے قبول کروں گا اور اگر تو توبہ کرے گا تو میں تیری بخشش کروں

1۔ اوردہ السیوطی فی "جامع الأحادیث" (۱۹۱/۲۴)
وعلی المتقی فی "کنز العمال" (۱۵/ ۹۴۰): کلاہما عن الدیلمی وفی اسنادہ ضعف

گا اور میں توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں۔

قدرتِ خداوندی (مقدور بھر نفع و مضرت)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى اَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ وَاِنِ اجْتَمَعُوا عَلَى اَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ۔[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے میں تجھے چند باتیں سکھلاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائیں گے۔ تو اللہ کے احکامات کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب تجھے کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ اور جب تجھے مدد چاہیے ہو تو اللہ سے مدد مانگ اور تو اس بات کا یقین رکھ کہ بے شک ساری اُمت اگر جمع ہو جائے اس بات پر کہ وہ تجھے ذرہ برابر نفع پہنچائیں تو وہ تجھے نفع نہیں پہنچا سکتے مگر اتنا ہی جو اللہ نے تیرے لیے مقدر میں لکھ دیا اور اگر وہ سب جمع ہو کر تجھے ذرہ برابر بھی نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے نقصان نہ پہنچائیں گے مگر اتنا ہی جتنا نقصان اللہ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا۔ تقدیر کی قلمیں اٹھالی گئیں اور صحیفے خشک ہو چکے۔

۱۔ سنن الترمذی (۴/ ۶۶۷)، رقم (۲۵۱۶) وقال: ھذا حدیث حسن صحیح

عظمتِ باری تعالیٰ (ایک بدو کی دعا)

یَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَائِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَّا فِيْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَّا فِيْ وَعْرِهٖ۔[1]

وہ ذات آنکھیں جسے دیکھ نہیں سکتیں اور وہم وگمان اس کو پا نہیں سکتے اور تعریف بیان کرنے والے اس کی تعریف بیان نہیں کر سکتے اور زمانہ کے نئے پیش آنے والے واقعات اس میں تبدیلی نہیں لا سکتے اور گردشِ زمانہ کا اسے کوئی خوف نہیں وہ پہاڑوں کے اوزان کو جانتا ہے اور سمندروں کے پانی کی مقدار سے واقف ہے اور وہ بارش کے قطروں کی تعداد اور درختوں کے پتوں کی تعداد کو بھی جانتا ہے، اور ان چیزوں کی تعداد سے بھی واقف ہے جن پر رات کی تاریکی چھا جاتی ہے، اور ان چیزوں کی تعداد کو بھی جانتا ہے جن کو دن کی روشنی منور کر دیتی ہے اور نہ تو اس سے کوئی آسمان کسی آسمان کو چھپا سکتا ہے اور نہ کوئی زمین کسی زمین کو اس سے چھپا سکتی ہے اور نہ سمندر اس چیز کو چھپا سکتا ہے جو اس کی گہرائی میں ہے اور نہ پہاڑ اس چیز کو چھپا سکتا ہے جو اس کی سخت چٹانوں میں ہے۔

اللہ کی محبت کی علامت

عَلَامَةُ الْمَحَبَّةِ أَنْ يَّكُوْنَ (أَيِ الْعَبْدُ) دَائِمَ التَّفْكِيْرِ وَكَثِيْرَ الْخَلْوَةِ وَدَائِمَ الصَّمْتِ وَلَا يُبْصِرُ إِذَا نَظَرَ وَلَا يَسْمَعُ إِذَا نُوْدِيَ

۱۔ المعجم الأوسط للطبراني (۱۷۲/۹)، رقم (۹۴۴۸)، وقال الهيثمي فيه، رجاله رجال الصحيح غير عبدالله بن محمد أبي عبدالرحمن الأذرمي وهو ثقة

وَلَا يَحْزَنُ إِذَا أُصِيبَ وَلَا يَفْرَحُ إِذَا أَصَابَ وَلَا يَخْشَى أَحَدًا وَلَا يَرْجُوهُ۔ [۲]

اللہ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ غور و فکر میں رہنے والا ہو۔ اور زیادہ خلوت نشین ہو، اور ہمیشہ خاموشی اختیار کرنے والا ہو، اور وہ کسی چیز میں غور و فکر نہیں کرتا جب کسی چیز پر اس کی نظر پڑتی ہے اور وہ کسی (غیر اللہ کی آواز) کی طرف کان نہیں لگاتا جب اسے پکارا جاتا ہے اور غمگین نہیں ہوتا جب اسے مصیبت پہنچائی جائے اور وہ خوش نہ ہو جب وہ کسی چیز کو پالے اور نہ وہ کسی سے ڈرتا ہو اور نہ کسی سے اُمید رکھتا ہو"۔

سارے اللہ کے محتاج اور اس کے خزانے لامحدود

حدیث قدسی: يَا عِبَادِيْ! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا. يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِي أَهْدِكُمْ۔ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِي أَكْسُكُمْ۔ وفي رواية: كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُهُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُوْقُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي غَفَرْتُ لَهُ۔

يَا عِبَادِيْ! إِنَّكُمْ تُخْطِؤُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِي أَغْفِرْ لَكُمْ۔ يَا عِبَادِيْ! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِي وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِي۔

يَا عِبَادِيْ! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، وَفِي رِوَايَةٍ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ كَانُوْا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذَالِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا (وفي رواية: جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ)

---

۱ مدارک التنزیل للنسفی (۱/۱۵۵)

يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَالِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا. (وفى رواية جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ)

يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذَالِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ.

يَا عِبَادِيْ! اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذَالِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ [1]

اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان حرام کیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں۔ لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں، لہٰذا مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس عطا کروں گا۔ اور ایک روایت میں ہے، تم سب گنہگار ہو سوائے اس کے جس کو میں عافیت عطا کروں، لہٰذا تم میں سے جس نے اس بات کو یقین سے جان لیا کہ میں مغفرت پر قدرت والا ہوں، پھر اس شخص نے مجھ سے بخشش مانگی تو میں اس کی بخشش کروں گا۔

اے میرے بندو! تم سب رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں لہٰذا مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔

1۔ انظر لہ: صحیح مسلم (۸/۱۶)، رقم (۶۷۳۷) وسنن الترمذی (۴/۶۵۶)، رقم (۲۴۹۵)

اے میرے بندو! تم ہرگز مجھے نقصان پہنچانے کی حد کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ، اور نہ ہرگز تم مجھے نفع دینے کی طاقت کو پہنچ سکتے ہو کہ پھر تم مجھے نفع پہنچاؤ۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور بعد میں آنے والے اور تم میں سے انسان اور تم میں سے جنات اور تم میں سے زندہ لوگ اور تم میں سے وہ لوگ جو مر چکے ہیں اور تمہارے معزز قسم کے لوگ اور تمہارے رذیل قسم کے لوگ، سب ایسے شخص کی طرح ہو جائیں، جس کے دل میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کا ڈر ہو تو یہ بات میری بادشاہت میں ذرہ برابر (اور ایک روایت میں ہے کہ مچھر کے پر کے برابر) بھی اضافہ نہیں کر سکتی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور بعد میں آنے والے اور تم میں سے انسان اور جنات اور تم میں سے زندہ اور تمہارے مردہ لوگ اور تمہارے معزز اور تمہارے کم درجہ کے لوگ، یہ سب اس ایک شخص کی طرح ہو جائیں، جو تم میں سب سے نافرمان دل والا ہے تو یہ چیز میری بادشاہت میں کچھ بھی (اور ایک روایت میں ہے کہ مچھر کے پر کے برابر بھی) کمی نہیں کر سکتی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور انسان و جنات اور تمہارے زندہ و مردہ اور تمہارے معزز و ذلیل سب ایک کھلے میدان میں کھڑے ہو جائیں اور پھر مجھ سے مانگیں پھر میں ہر انسان کو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کر دوں تو یہ اس میں جو میرے پاس ہے (یعنی میرے خزانے) ان میں کچھ کمی نہ کرے گی مگر اتنی کمی جتنی کہ سوئی (سمندر میں) کمی کرتی ہے جب کہ اس کو سمندر میں ڈالا جائے (پھر اسے نکال لیا جائے)۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لیے شمار کر رہا ہوں۔ پھر تمہیں ان اعمال کا پورا پورا بدلہ عطا کروں گا۔ لہٰذا جو شخص نیک عمل کرنے کو پالے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کو (یعنی کسی برے عمل کے کرنے کو) پالے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

عرش و کرسی کی وسعت کا اندازہ (وسع کرسیّہٗ ، الخ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ عرش کی وسعت کا اندازہ صرف اس کو پیدا کرنے والا ہی کرسکتا ہے، یہ تمام آسمان و زمین اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں اس حلقہ کی مثل ہیں جو کسی وسیع صحرا میں واقع ہو۔[1]

عرش کی اونچائی

اَلْعَرْشُ مِنْ یَاقُوْتَۃٍ حَمْرَاءَ وَاِنَّ مَلَکًا مِنَ الْمَلَائِکَۃِ نَظَرَ اِلَیْہِ وَاِلٰی عَظَمَتِہٖ فَاَوْحَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْہِ اَنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ فِیْکَ قُوَّۃَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ لِکُلِّ مَلَکٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَنَاحٍ فَطِرْ فَطَارَ الْمَلَکُ بِمَا فِیْہِ مِنَ الْقُوَّۃِ وَالْاَجْنِحَۃِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَطِیْرَ فَوَقَفَ فَنَظَرَ فَکَاَنَّہٗ لَمْ یَسِرْ[2]

عرش سرخ یاقوت سے بنا ہوا ہے اور بے شک فرشتوں میں سے ایک فرشتے نے اس عرش کی طرف اور اس کی عظمت کی طرف دیکھا تو اللہ عزوجل نے اس فرشتے کی طرف یہ حکم بھیجا کہ میں نے تجھ میں ستر ہزار فرشتوں کی طاقت رکھی ہے، ہر فرشتے کے ستر ہزار پر ہیں، پس تو اُڑ، تو وہ فرشتہ اڑا، اپنی تمام تر قوت اور پروں کے ساتھ، جتنا اللہ نے اس کے اڑنے کو چاہا، پھر وہ ٹھہرا پھر اس نے دیکھا تو گویا کہ وہ کچھ چلا ہی نہیں (یعنی اس نے کچھ مسافت طے ہی نہیں کی)

اٹھارہ ہزار عالم

اللہ تعالیٰ کے اٹھارہ ہزار (۱۸،۰۰۰) جہاں ہیں، دنیا ان میں سے ایک جہاں

۱۔ تفسیر ابن کثیر (۱/۶۸۰)

۲۔ الدر المنثور للسیوطی (۴/۳۳۵)

ہے، اللہ تعالیٰ نے اس زمین میں یاجوج ماجوج، شیاطین، جن اور انس کے علاوہ ایک ہزار مخلوق پیدا کی ہے، ۴۰۰ خشکی پر اور چھ سو سمندر میں ہے۔[1]

قوم عمالقہ اور جبابرہ

ایک دانت کا وزن

حضرت ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خراسان میں ایک قلعہ کی کھدائی ہوئی، اس میں انسانوں کی ایک کھوپڑی دریافت ہوئی جس کے دانتوں میں سے ایک دانت کا وزن ایک منوان سات ستار اکتالیس اونس تھا۔

۴ میل کا قد

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اللہ تعالیٰ سے دعا: ''قوم عاد کا کوئی شخص دکھلا دیں'' سامنے سے پردہ ہٹا، ایک آدمی دکھائی دیا جس کا سر مدینہ میں اور پاؤں ذوالحلیفہ میں یعنی ۴ میل کا قد تھا۔

پھل کا وزن

آیت ادخلوا الارض المقدسة ...... کے تحت ارضِ مقدسہ کی تفسیر میں حضرت ابومسلم رحمۃ اللہ علیہ کا قول: اس زمین کی پیداوار کا یہ حال تھا کہ چھ آدمی مل کر انگور کے گچھے کو اور چار آدمی انار کو اور دو آدمی انجیر کو اٹھاتے تھے۔ (اسرارِ کائنات۔ص ۱۹۵)

تذل من تشاء (ایک بادشاہ کا زوال)

جَبَلَةُ بْنُ الْاَيْهَمِ اٰخِرُ مُلُوْكِ غَسَّانَ وَكَانَ طُوْلُهٗ اِثْنَيْ عَشَرَ شِبْرًا

۱۔ الدرالمنثور للسیوطی (۱/۳۴)

وَإِذَا رَكِبَ مَسَحَ الْأَرْضَ بِقَدَمَيْهِ.

''جبلة بن الایہم غسان کا آخری بادشاہ تھا اور اس کے قد کی لمبائی بارہ بالشت تھی جب وہ سوار ہوتا تو زمین کو اپنے قدموں سے چھو رہا ہوتا تھا''۔

عروج:

۱۔ مَرَّةً خَرَجَ فِيْ مِائَةِ فَارِسٍ مِنْ عَكٍّ وَجَفْنَةَ فَلَمَّا دَنَا إِلَى الْمَنْزِلِ أَلْبَسَهُمْ ثِيَابَ الْوَشْيِ الْمَنْسُوجَةَ بِالذَّهَبِ، الْأَحْمَرِ وَالْحَرِيرِ الْأَصْفَرِ جَلَّلَ الْخَيْلَ بِجِلَالِ الدِّيبَاجِ وَطَوَّقَهَا أَطْوَاقَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَبِسَ تَاجَهُ وَفِيْهِ قُرْطُ مَارِيَةَ (هِيَ زَوْجَةُ مَلِكِ الْعَرَبِ بِالشَّامِ وَكَانَ فِيْ قُرْطَيْهَا دُرَّتَانِ عَجِيْبَتَانِ كَبَيْضَتَيِ الْحَمَامِ لَمْ يُرَ مِثْلُهُمَا۔)

۱) ایک دفعہ وہ قبیلہ عک اور جفنہ کے سو گھڑسواروں میں نکلا، پھر جب وہ منزل کے قریب پہنچا تو اس نے تمام گھڑسواروں کو منقش کپڑے جو سرخ سونے اور زرد رنگ کے ریشم سے بنے ہوئے تھے وہ پہنائے، گھوڑوں کو ریشمی جھول پہنائی اور ان کے گلے میں سونے اور چاندی کے ہار پہنائے اور بادشاہ جبلہ نے اپنا تاج پہنا اور اس میں ماریہ کا موتی بھی تھا۔ (ماریہ شام میں ایک عرب بادشاہ کی بیوی تھی۔ اور اس کی دو بالیوں میں دو عجیب موتی تھے کبوتری کے انڈوں کی طرح۔ ان جیسے موتی دیکھے نہیں گئے)

۲۔ هُوَ قَاعِدٌ عَلَى سَرِيْرٍ مِنْ قَوَارِيْرَ دَعَا بِسُحَالَةِ الذَّهَبِ فَذَرَّهَا عَلَى لِحْيَتِهِ حَتَّى عَادَ أَصْهَبَ فَأَوْمَأَ إِلَى وَصِيْفٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبَ مُسْرِعًا فَإِذَا مَوَائِدُ الذَّهَبِ قَدْ نُصِبَتْ بِصَحَائِفِ الْفِضَّةِ فَأَكَلَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ثُمَّ جِيْئَ بِطَسْتٍ مِنَ الذَّهَبِ فَغَسَلَ فِيْهَا ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَى خَادِمٍ عَنْ يَمِيْنِهِ فَذَهَبَ مُسْرِعًا فَسَمِعَ حِسًّا فَإِذَا خَدَمٌ مَعَهُ كَرَاسِيُّ مُرَصَّعَةٌ بِالْجَوَاهِرِ فَوُضِعَتْ عَشَرَةٌ عَنْ

يَمِينِهٖ وَعَشَرَةٌ عَنْ يَّسَارِهٖ وَاِذَا عَشَرُ جَوَارٍ فِي الشُّعُوْرِ عَلَيْهِنَّ ثِيَابُ الْوَشْيِ مُكَسَّرَاتٍ فِي الْحُلِيِّ يَقْعُدْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَعَدَ مِثْلُهُنَّ عَنْ يَّسَارِهٖ وَاِذَا بِجَارِيَةٍ قَدْ خَرَجَتْ كَالشَّمْسِ حُسْنًا وَعَلٰى رَأْسِهَا تَاجٌ عَلَيْهِ طَائِرٌ وَفِيْ يَدِهَا الْيُمْنٰى جَامَةٌ وَفِيْهَا مِسْكٌ وَعَنْبَرٌ فَتِيْتٌ وَفِيْ يَدِهَا الْيُسْرٰى جَامَةٌ فِيْهَا مَاءُ الْوَرْدِ فَصَفَرَتْ بِالطَّائِرِ فَوَقَعَ فِيْ جَامَةِ مَاءِ الْوَرْدِ فَاضْطَرَبَ فِيْهِ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ جَامَةِ الْمِسْكِ فَتَمَرَّغَ فِيْهِ ثُمَّ طَارَ فَوَقَعَ عَلٰى صَلِيْبٍ فِيْ تَاجِ جَبَلَةَ فَرَفْرَفَ حَتّٰى نَفَضَ مَا فِيْ رِيْشِهٖ عَلَيْهِ وَضَحِكَ جَبَلَةُ مِنْ شِدَّةِ السُّرُوْرِ۔

(۲) بادشاہ جبلہ شیشے کے ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا، اس نے سونے کا برادہ منگوایا پھر اس کو اپنی داڑھی پر چھڑکا، یہاں تک کہ داڑھی چمکنے لگی۔ پھر اس نے اپنے سامنے کھڑے خادم کو اشارہ کیا۔ تو وہ جلدی سے گیا۔ پھر اسی وقت سونے کے دستر خوان بچھا دیے گئے، جن پر چاندی کے پیالے رکھے ہوئے تھے وہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے لگا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا، بادشاہ جبلہ نے اس میں ہاتھ دھوئے۔ اور اپنے دائیں طرف ایک خادم کو اشارہ کیا تو وہ جلدی سے گیا، پھر اس نے ایک آہٹ سنی اسی وقت کئی خدام داخل ہوئے جن کے پاس ایسی کرسیاں تھیں جن میں ہیرے جڑے ہوئے تھے، پھر دس کرسیاں بادشاہ کے دائیں جانب اور دس بادشاہ کے بائیں جانب رکھ دی گئیں اور اسی وقت دس باندیاں لمبے بالوں والیاں داخل ہوئیں جن پر نقش ونگار والے لباس جن میں زیورات جڑے ہوتے ہیں، پھر وہ دس باندیاں بادشاہ کے دائیں جانب بیٹھ گئیں اور انہی کے برابر باندیاں بادشاہ کے بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ اسی وقت ایک باندی نکل کر سامنے آئی، جو سورج کی طرح حسین تھی، اور اس کے سر پر ایک تاج تھا، اس پر ایک پرندہ تھا، اس باندی کے دائیں ہاتھ میں چاندی کا ایک برتن تھا، جس میں مشک اور عنبر کا پاؤڈر تھا۔ اور اس کے بائیں ہاتھ میں ایک چاندی کا برتن تھا جس میں گلاب کا پانی تھا پھر اس

باندی نے پرندے کو آواز دے کر بلایا، تو اس پرندے نے گلاب کے پانی کے برتن میں ایک غوطہ لگایا اور اس میں پھڑ پھڑایا، پھر وہ مشک کے برتن میں لوٹ پوٹ ہوا، اس کے بعد وہ اڑا اور بادشاہ جبلہ کے تاج میں بنی صلیب پر جا کر بیٹھا، پھر وہ پھڑ پھڑایا یہاں تک کہ جو اس پرندے کے پروں میں مشک تھا، وہ اس نے بادشاہ پر جھاڑا اور بادشاہ جبلہ شدتِ خوشی سے ہنسنے لگا۔

زوال:

لِمَنِ الدَّارُ اَقْفَرَتْ بِعُمَانٍ ۔۔۔ بَيْنَ اَعْلَى الْيَرْمُوقِ وَالصَّمَّانِ

کون ہے اس حویلی کا مالک جو عمان مقام میں ویران پڑی ہے جو یرموق اور صمان کی بلند و بالا جگہوں کے درمیان واقع ہے۔

ذَاكَ مَغْنًى لِاٰلِ جَفْنَةَ فِي الدَّهْرِ ۔۔۔ مَحَلًّا لِحَادِثَاتِ الزَّمَانِ

یہ محل ایک زمانہ اولادِ جفن کی قیام گاہ تھا جو آج حوادثاتِ زمانہ کی آماج گاہ بن چکا ہے۔

قَدْ اَرَانِيْ هُنَاكَ دَهْرًا مَكِيْنًا ۔۔۔ عِنْدَ ذِي التَّاجِ مَجْلِسِيْ وَمَكَانِيْ

تحقیق میں نے ایک عرصہ اپنے آپ کو وہاں مرتبہ والا دیکھا ہے تاج والے کے پاس اپنی نشست اور اپنا قیام دیکھا ہے۔

ثَكِلَتْ اُمُّهُمْ وَقَدْ ثَكِلَتْهُمْ ۔۔۔ يَوْمَ حَلُّوْا بِحَادِثِ الْجَوْلَانِ

ان کی ماں روئے اور واقعی ان کی ماں روئی اس دن جس دن وہ لوگ گردشِ زمانہ کی مصیبت میں مبتلا ہوئے۔

وَدَنَا الْفِصْحُ فَالْوَلَائِدُ يَنْظِمْنَ ۔۔۔ سِرَاعًا اُكُلَّةَ الْمَرْجَانِ[1]

اور ایسٹر (عیسائیوں کی ایک عید) قریب آ چکی تو بچیاں جلدی سے دال و سبزی کا کھانا تیار کرنے میں مشغول ہو گئیں۔

1۔ نفحۃ العرب (ص ۱۷۳) عن العقد الفرید ج ۱ ص ۱۰۹۔۱۱۰

بڑی عمر والوں پر اللہ کی رحمت

حدیث قدسی:

إِذَا بَلَغَ عَبْدِیْ أَرْبَعِیْنَ سَنَةً عَافَيْتُهُ مِنَ الْبَلَايَا الثَّلَاثِ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَإِذَا بَلَغَ خَمْسِيْنَ سَنَةً حَاسَبْتُهُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَإِذَا بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً حَبَّبْتُ إِلَيْهِ الْإِنَابَةَ وَإِذَا بَلَغَ عَبْدِیْ سَبْعِيْنَ سَنَةً أَحَبَّتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِذَا بَلَغَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً كَتَبْتُ حَسَنَاتِهٖ وَأَلْقَيْتُ سَيِّئَاتِهٖ وَإِذَا بَلَغَ تِسْعِيْنَ سَنَةً قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ أَسِيْرُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ فَيُغْفَرُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ وَشُفِّعَ فِيْ أَهْلِهٖ۔[1]

جب میرا بندہ چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس کو تین مصیبتوں سے عافیت عطا فرماتا ہوں، جنون کے مرض سے، برص کی بیماری سے اور کوڑھ کی بیماری سے۔ اور جب میرا بندہ پچاس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس کا حساب آسان کر دیتا ہوں اور جب میرا بندہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ کی طرف رجوع کرنا اس کے ہاں محبوب بنا دیتا ہوں اور جب میرا بندہ ستر سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب میرا بندہ اسّی سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس کی نیکیاں لکھنے کا حکم دیتا ہوں اور اس کی برائیاں چھوڑ دینے کا حکم دیتا ہوں۔ اور جب میرا بندہ نوّے سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ ''اللہ کا قیدی ہے زمین میں'' پھر اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور اس کی گھر والوں کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔

1۔ الجامع الکبیر للسیوطی (۱۵۱۳۵) ونوادر الاصول للترمذی (۲/۱۵۵) واسنادہ ضعیف وکنز العمال (۱۵/۶۶۵)

اللہ تعالیٰ کے محبوب کون؟

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (بقرہ)

بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ۔ (بقرہ)

بے شک اللہ کو پسند آتے ہیں توبہ کرنیوالے

وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ (بقرہ)

اور اللہ کو پسند آتے ہیں گندگی سے بچنے والے

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ۔ (آل عمران)

اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ثابت قدم رہنے والوں سے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ۔ (آل عمران)

بیشک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے توکل والوں سے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔ (مائدہ)

بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ (توبہ)

بے شک اللہ کو پسند ہیں تقویٰ والے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ (صف)

بے شک اللہ محبت کرتا ہے ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار (صف) باندھ کر، گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے مبغوض کون؟

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظَّالِمِیْنَ۔ (آل عمران)

اور اللہ کو محبت نہیں ظلم کرنے والوں سے۔

لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ۔ (مائدہ)

اور اللہ پسند نہیں کرتے فساد کرنے والوں کو۔

لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔ (مائدہ)

اللہ پسند نہیں کرتا حد سے بڑھنے والوں کو۔

لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ (انعام)

اس کو خوش نہیں آتے بے جا خرچ کرنیوالے

لَا یُحِبُّ الْخَائِنِیْنَ۔ (الانفال)

اللہ کو خوش نہیں آتے دغاباز۔

لَا یُحِبُّ الْکَافِرِیْنَ۔ (روم)

اس کو نہیں اچھے لگتے کافر لوگ۔

لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ (قصص) اللہ کو نہیں بھاتے اترانے والے۔

لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ (لقمان) اللہ کو نہیں بھاتا کوئی دغاباز ناشکرا۔

لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوْرٍ۔ (الحج) اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترانے والا ابرائیاں کرنیوالا

اللہ تعالیٰ کی معیت کن کے ساتھ؟

اِنَّ اللہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ۔ (البقرہ) بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

اَنَّ اللہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۔ (البقرہ) اللہ ساتھ ہے پرہیزگاروں کے۔

اِنَّ اللہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (العنکبوت) بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے

اللہ تعالیٰ اولیاء کے ساتھ (واقعہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ)

ذَکَرَ الشَّیْخُ الصَّفْوِیُّ اَنَّ الْمَنْصُوْرَ بِاللہِ بَلَغَهٗ اَنَّ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ یَنْقِمُ عَلَیْهِ فِیْ عَدَمِ اِقَامَةِ الْحَقِّ فَلَمَّا تَوَجَّهَ الْمَنْصُوْرُ اِلَی الْحَجِّ وَبَلَغَهٗ اَنَّ سُفْیَانَ بِمَکَّةَ اَرْسَلَ جَمَاعَةً اَمَامَهٗ وَقَالَ لَهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمْ سُفْیَانَ فَخُذُوْهُ وَاصْلِبُوْهُ، فَنَصَبُوا الْخَشَبَ لِیَصْلِبُوْا سُفْیَانَ عَلَیْهِ وَکَانَ سُفْیَانُ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَرَأْسُهٗ فِیْ حِجْرِ فُضَیْلِ ابْنِ عَیَاضٍ وَرِجْلَاهُ فِیْ حِجْرِ سُفْیَانَ ابْنِ عُیَیْنَةَ فَقِیْلَ لَهٗ خَوْفًا عَلَیْهِ لَا تُشْمِتْ بِنَا الْاَعْدَاءَ قُمْ فَاخْتَفِ فَقَامَ وَمَضٰی حَتّٰی وَقَفَ بِالْمُلْتَزَمِ وَقَالَ وَرَبِّ هٰذِهِ الْکَعْبَةِ لَا یَدْخُلُهَا الْمَنْصُوْرُ فَکَانَ وَصَلَ اِلَی الْحُجُوْنِ فَزَلِقَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَوَقَعَ عَنْ ظَهْرِهَا وَمَاتَ مِنْ فَوْرِهٖ فَخَرَجَ سُفْیَانُ وَصَلّٰی عَلَیْهِ۔[1]

شیخ صفوی نے یہ واقعہ ذکر کیا ہے کہ (خلیفہ عباسی) منصور باللہ کو یہ بات پہنچی کہ سفیان ثوری نے اس پر عیب لگایا حق کو قائم نہ کرنے کے بارے میں۔ پھر جب منصور حج کے ارادے

۱۔ السیرۃ الحلبیہ (۱/۲۹۶)

ے چلا اور اس کو یہ خبر ملی کہ سفیان مکہ مکرمہ میں ہے تو اس نے ایک جماعت کو اپنے آگے بھیج دیا اور ان سے کہا تم جہاں سفیان کو پاؤ اسے پکڑ لو، اور سولی دے دو، تو اس جماعت نے جا کر ایک لکڑی گاڑی تا کہ سفیان کو اس پر سولی دیں۔ اور سفیان رحمۃ اللہ علیہ مسجد حرام میں تھے، اور ان کا سر فضیل بن عیاض کی گود میں تھا، اور ان کے پاؤں سفیان بن عیینہ کی گود میں تھے، تو حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے ان پر (مصیبت پہنچنے) کے خوف کی وجہ سے عرض کیا گیا کہ آپ دشمن کو ہم پر خوش نہ کریں، کھڑے ہو جائیے اور کسی جگہ چھپ جائیے۔ پھر حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور چل دیے۔ یہاں تک کہ ملتزم پر آ کر ٹھہرے۔ اور کہا اس کعبہ کے رب کی قسم منصور اس میں داخل نہ ہوگا۔ تو منصور جحون مقام تک پہنچا تھا کہ اس کی سواری اس سمیت پھسل گئی۔ اور منصور اس سواری کی پشت سے گر پڑا اور اسی وقت مر گیا۔ پھر حضرت سفیان ثوریؒ تشریف لے گئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

ظالم کون؟

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۔ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۔ (الفرقان)

جس دن کاٹ کھائے گا گنہگار اپنے ہاتھوں کو، کہے گا اے کاش! کہ میں نے پکڑا ہوتا رسول کے ساتھ راستہ! اے خرابی میری! کاش کہ نہ پکڑا ہوتا میں نے فلاں کو دوست!

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

(الاعراف)

اے ہمارے رب! ظلم کیا ہم نے اپنی جان پر اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہو جائیں گے گھاٹے والوں میں سے۔

ارادۂ الٰہی کے سامنے تمام تدابیر ناکام (قصۂ تاجر و قتل چور)

جَآءَ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّجِرُ مِنْ بِلَادِ الشَّامِ اِلَى

الْمَدِيْنَةِ وَلَا يَصْحَبُ الْقَوَافِلَ تَوَكُّلًا مِّنْهُ عَلَى اللهِ تَعَالَى فَبَيْنَا هُوَ جَاءٍ عَنِ الشَّامِ عَرَضَ لَهُ لِصٌّ عَلَى فَرَسٍ فَصَاحَ بِالتَّاجِرِ: قِفْ! فَوَقَفَ التَّاجِرُ وَقَالَ لَهُ شَأْنُكَ بِمَالِي؟ فَقَالَ لَهُ اللِّصُّ: اَلْمَالُ مَالِي وَإِنَّمَا أُرِيْدُ نَفْسَكَ۔ فَقَالَ لَهُ: أَنْظِرْنِي حَتّٰى أُصَلِّيَ قَالَ: اِفْعَلْ مَا بَدَالَكَ۔ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَقُوْلُ: يَاوَدُوْدُ! يَاوَدُوْدُ! يَا ذَالْعَرْشِ الْمَجِيْدَ! يَامُبْدِئُ يَامُعِيْدُ! يَا فَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ! أَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ مَلَأَ أَرْكَانَ عَرْشِكَ وَأَسْأَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِيْ قَدَرْتَ بِهَا عَلَى جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَامُغِيْثُ! أَغِثْنِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

وَإِذَا الْفَارِسُ بِيَدِهِ الْحَرْبَةُ فَلَمَّا نَظَرَهُ اللِّصُّ تَرَكَ التَّاجِرَ وَمَضٰى نَحْوَهُ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ طَعَنَهُ فَأَرْدَاهُ عَنْ فَرَسِهِ ثُمَّ قَتَلَهُ وَقَالَ لِلتَّاجِرِ: اِعْلَمْ! أَنِّيْ مَلَكٌ مِّنَ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ لَمَّا دَعَوْتَ الْأُوْلٰى سَمِعْنَا لِأَبْوَابِ السَّمَاءِ قَعْقَعَةً فَقُلْنَا: أَمْرٌ حَدَثَ۔ ثُمَّ دَعَوْتَ الثَّانِيَةَ فَفُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَهَا شَرَرٌ۔ ثُمَّ دَعَوْتَ الثَّالِثَةَ فَهَبَطَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَادِيْ: مَنْ هٰذَا الْمَكْرُوْبُ فَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُّوَلِّيَنِيْ قَتْلَهُ۔ وَاعْلَمْ! يَا عَبْدَاللهِ! مَنْ دَعَا بِدُعَاءِكَ مِنْ كُلِّ شِدَّةٍ أَغَاثَهُ اللهُ وَفَرَجَ عَنْهُ۔

ثُمَّ جَاءَ التَّاجِرُ إِلَى النَّبِيِّ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ۔ فَقَالَ: لَقَّنَكَ اللهُ أَسْمَائَهُ الْحُسْنٰى إِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهَا أَعْطٰى۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ قصہ وارد ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

[1] الرسالۃ القشیریۃ (۱/۱۲۰)

کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں شام کے شہروں سے مدینہ منورہ کی طرف تجارت کرتا تھا، اور وہ شخص قافلوں کے ساتھ نہ چلتا ذاتِ باری تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے، ایک مرتبہ اسی دوران وہ "شام" سے آرہا تھا کہ ایک چور اس کے سامنے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا، اور اس نے تاجر کو پکار کر کہا ٹھہر جا تو تاجر ٹھہر گیا اور چور سے کہا کہ تیرا کام مال سے ہے تو چور نے اس سے کہا کہ مال تو میرا ہی مال ہے میں تو تیری جان بھی چاہتا ہوں، تو اس تاجر نے کہا کہ تو مجھے مہلت دے تاکہ میں نماز پڑھ لوں تو اس چور نے کہا کہ تو کرلے جو تیرے دل میں آرہا ہے اس شخص نے چار رکعت نماز پڑھی اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہنے لگا: "اے انتہائی محبت کرنے والے! اے بے پناہ محبت کرنے والے! اے عرش کے مالک عظمت والے! اے ظاہر کرنے والے! اے لوٹانے والے! اے ہر اس کام کو کرگزرنے والے جس کا ارادہ کرلے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے چہرے کے اس نور کے طفیل جس نے تیرے عرش کے تمام ارکان کو بھر دیا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس قدرت کے طفیل جس کے ذریعے تو اپنی تمام مخلوقات پر قدرت رکھتا ہے اور میں تجھ سے تیری اس رحمت کے طفیل سوال کرتا ہوں جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اے فریاد رسی کرنے والے تو میری مدد فرما"۔ یہ کلمات اس تاجر نے تین مرتبہ پڑھے۔

تو اسی وقت ایک گھڑسوار نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا، جب اس چور نے شاہسوار کو دیکھا تو تاجر کو چھوڑ کر شاہسوار کی طرف چل دیا۔ جب وہ شاہسوار کے قریب ہوا، تو شاہسوار نے اس کو نیزہ مارا، اور اسے گھوڑے سے گرادیا، پھر اُسے قتل کردیا۔ اور تاجر سے کہا: تو جان لے کہ میں تیسرے آسمان کا ایک فرشتہ ہوں، جب تو نے پہلی مرتبہ دعا کی تو ہم نے آسمانوں کے دروازوں سے جھنکار کی آواز سنی، تو ہم نے کہا کہ کوئی معاملہ پیش آگیا ہے۔ پھر تو نے دوسری مرتبہ دعا کی تو آسمان کے دروازے کھول دیے گئے، اور ان سے آگ کی چنگاری ظاہر ہوئی۔ پھر تو نے تیسری مرتبہ دعا کی تو جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور پکارا، کون ہے یہ مصیبت زدہ دکھی شخص؟ تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے اس کے قتل

کی ذمہ داری سونپ دی جائے، اور تو جان لے اے اللہ کے بندے کہ جو شخص بھی تیری دعا کے کلمات سے دعا مانگے ہر قسم کی مصیبت میں، تو اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی فرمائے گا اور اس کی مصیبت کو دور کر دے گا۔

پھر وہ تاجر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو سارا قصہ سنایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے بہترین نام سکھلائے ہیں۔ جب بھی ان کلمات سے کوئی سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمائیں گے اور جب بھی ان کلمات سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات (قرآن کی زبانی)

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً۔ (البقرہ: ۲۲۔ پ ۱)	جس نے بنایا تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت۔
جَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ۔ (الملک: ۲۳۔ پ ۲۹)	اسی ذات نے بنائے تمہارے واسطے کان اور آنکھیں اور دل۔
جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَکَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلًا۔	اسی نے بنا دیا تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور چلائیں تمہارے لئے اس میں راہیں
وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔ (قصص: ۷۳۔ پ ۲۰)	اور اللہ نے اپنی مہربانی سے بنا دیے تمہارے واسطے رات اور دن کہ اس میں چین بھی کرو اور تلاش بھی کرو کچھ اس کا فضل اور تا کہ تم شکر کرو۔
وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ۔	اور وہی (اللہ) ہے جس نے پھیلائی زمین اور رکھے اس میں بوجھ (پہاڑ) اور ندیاں اور ہر میوے کے رکھے اس میں جوڑے دو دو قسم۔
وَزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ۔ (الرعد: ۴۔ پ ۱۳)	اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں ایک قسم کی جڑ دوسری سے ملی ہوئی اور بعض بن ملی، ان

کو پانی بھی ایک ہی دیا جاتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا۔ (یونس:۵ پ ۱)

وہی ہے جس نے بنایا سورج کو چمک (چمکتا) اور چاند کو چاندنا۔

جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا۔ (انعام:۹۶ پ ۷)

اس نے رات بنائی آرام کو اور سورج اور چاند حساب کے لئے

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَکُمْ مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ بَنِیْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ۔ (النحل:۷۲ پ ۱۴)

اور اللہ نے پیدا کئے تمہارے واسطے تمہاری قسم سے عورتیں اور دیے تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے اور کھانے کو دیں تم کو ستھری چیزیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ بُیُوْتِکُمْ سَکَنًا وَّجَعَلَ لَکُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِکُمْ وَیَوْمَ اِقَامَتِکُمْ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ۔ (نحل:۸۰ پ ۱۴)

اور اللہ نے بنا دیے تم کو تمہارے گھر بسنے کی جگہ اور بنا دیے تم کو چوپایوں کی کھال سے ڈیرے جو ہلکے رہتے ہیں تم پر جس دن سفر میں ہو اور جس دن گھر میں اور بھیڑوں کی اون سے اور اونٹوں کی بیریوں (پشم) سے اور بکریوں کے بالوں سے کتنے اسباب اور استعمال کی چیزیں وقت مقرر تک۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَکُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَکْنَانًا وَّجَعَلَ لَکُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِیْلَ تَقِیْکُمْ بَاْسَکُمْ۔ (نحل:۸۱ پ ۱۴)

اور اللہ نے بنا دیے تمہارے واسطے اپنی بنائی ہوئی چیزوں کے سائے اور بنا دیں تمہارے واسطے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں اور بنا دیے تم کو کرتے جو بچاؤ ہیں گرمی میں اور کرتے جو بچاؤ ہیں لڑائی میں۔

وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَیْنِ

اور تمہارے واسطے چوپاؤں میں سوچنے کی جگہ ہے، پلاتے ہیں تم کو اس کے پیٹ کی

فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ۔ (نحل: ۸۱۔ پ ۱۴)

چیزوں میں سے گوبر اور لہو کے بیچ سے دودھ ستھرا خوشگوار پینے والوں کیلئے۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ۔ (مومن: ۷۹۔ پ ۲۴)

جس نے بنا دیے تمہارے واسطے چوپائے تا کہ سواری کرو بعضوں پر اور بعضوں کو کھاتے ہو۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ۔ (نمل: ۶۱۔ پ ۲۰)

بھلا کس نے بنایا زمین کو ٹھہرنے کے لائق اور بنائیں اس کے بیچ ندیاں اور رکھے اس کے ٹھہرانے کو بوجھ۔

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا۔ (ملک: ۱۵)

جس نے تمہارے آگے کر دیا زمین کو پست۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا۔ (نوح: ۱۹۔ پ ۲۹)

اور اللہ نے بنا دیا تمہارے لئے زمین کو بچھونا

لِتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا۔ (ملک: ۲۰۔ پ ۲۹)

تا کہ تم چلو اس میں کشادہ راستے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ۔ (اعراف: ۱۰۔ پ ۸)

اور ہم نے جگہ دی تم کو زمین میں اور مقرر کر دیں اس میں تمہارے لئے روزیاں۔

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ۔ (رحمٰن: ۱۰، ۱۱۔ پ ۲۷)

اور زمین کو بچھایا واسطے خلق کے اس میں میوہ ہے اور کھجوریں جن کے میوہ پر غلاف ہے۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ۔ (عبس: ۳۰ تا ۳۲)

پھر ہم نے چیرا زمین کو پھاڑ کر پھر اُگایا اس میں اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے (گنجان) باغ اور میوہ اور گھاس کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا۔

(فرقان: ۶۱۔ پ۱۹)

بڑی برکت ہے اس کی جس نے بنائے آسمان میں برج اور رکھا اس میں چراغ اور چاند اجالا (چاندنا)

جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا۔

(انبیاء: ۳۲۔ پ۱۷)

ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ۔

(ق: ۹، پ۲۶)

ہم نے آسمان سے ماءِ مبارک کو اتارا، پھر اُگائے ہم نے اس سے باغ اور اناج جس کا کھیت کاٹا جاتا ہے۔

وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ۔

(ملک: ۵۔ پ۲۹)

اور ہم نے رونق دی سب سے ورلے (قریبی) آسمان کو چراغوں سے۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ○ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ○ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ○ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ○ وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ○ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ○ وَّبَنَیْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ○ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ○ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ○ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ○ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ○ (نباء: ۶ تا ۱۶۔ پ۳۰)

کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو میخیں اور تم کو بنایا ہم نے جوڑا جوڑا اور بنایا نیند کو تمہاری تکان دفع کرنے کیلئے اور بنادیا رات کو اوڑھنا اور بنایا، دن کمائی کرنے کو اور چنی ہم نے تمہارے اوپر سات چنائی مضبوط (یعنی سات آسمان بہت مضبوط بنائے) اور بنادیا ایک چراغ چمکتا ہوا (جگمگاتا) اور اتارا نچڑنے والی (نچوڑنے والی) بدلیوں سے پانی کا ریلا تاکہ ہم نکالیں اس سے اناج اور سبزہ اور باغ پتوں میں لپٹے ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت تہجد گزاروں پر

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللهُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُّعْطٰى؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرَ لَهُ؟ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کا نصف یا رات کے دو تہائی گزر جاتے ہیں تو اللہ جل شانہٗ آسمانِ دنیا پر اترتے ہیں، پھر فرماتے ہیں کیا کوئی سوال کرنے والا ہے جسے عطا کیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی بخشش چاہنے والا ہے جس کی بخشش کر دی جائے؟ .... یہاں تک کہ صبح صادق طلوع ہو جائے۔

بحر و بر کا رازق صرف اللہ (سلیمان علیہ السلام کی ضیافت کا قصہ)

نَقَلَ الشَّيْخُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَامِ نِ الْمُقْرِئُ فِیْ كِتَابِ الْعَقَائِدِ اَنَّ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا رَاٰى اَنَّ اللهَ تَعَالٰى اَوْسَعَ لَهُ الدُّنْيَا وَصَارَتْ بِيَدِهٖ قَالَ اِلٰهِیْ لَوْ اَذِنْتَ لِیْ اَنْ اُطْعِمَ جَمِيْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ سَنَةً كَامِلَةً فَاَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ اَنَّكَ لَنْ تَقْدِرَ عَلٰى ذَالِكَ فَقَالَ اِلٰهِیْ اُسْبُوْعًا فَقَالَ اللهُ تَعَالٰى لَنْ تَقْدِرَ فَقَالَ اِلٰهِیْ يَوْمًا وَاحِدًا فَقَالَ تَعَالٰى لَنْ تَقْدِرَ فَقَالَ اِلٰهِیْ وَلَوْ يَوْمًا وَاحِدًا فَاَذِنَ اللهُ لَهُ فِیْ ذَالِكَ فَاَمَرَ سُلَيْمَانُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ بِاَنْ يَّاْتُوْا بِجَمِيْعِ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ اَبْقَارٍ

۱۔ صحیح مسلم (۲/۱۷۶)، رقم (۱۸۱۰)

وَاَغْنَامٍ وَمِنْ جَمِيعِ مَا يُؤْكَلُ مِنْ اَجْنَاسِ الْحَيَوَانِ مِنْ طَيْرٍ وَغَيْرِ ذَالِكَ فَلَمَّا جَمَعُوا ذَالِكَ اِصْطَنَعُوا لَهُ الْقُدُوْرَ الرَّاسِيَاتِ ثُمَّ ذَبَحَ ذَالِكَ وَطَبَخَهُ وَاَمَرَ الرِّيْحَ اَنْ تَهُبَّ عَلَى الطَّعَامِ لِئَلَّا يَفْسُدَ ثُمَّ مَدَّ ذَالِكَ الطَّعَامَ فِي الْبَرِيَّةِ فَكَانَ طُوْلُ ذَالِكَ السِّمَاطِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَعَرْضُهُ مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ يَا سُلَيْمَانُ بِمَنْ تَبْتَدِئُ مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ فَقَالَ سُلَيْمَانُ اَبْتَدِئُ بِدَوَابِّ الْبَحْرِ فَاَمَرَ اللّٰهُ حُوْتًا مِّنَ الْبَحْرِ الْمُحِيْطِ اَنْ يَاكُلَ مِنْ ضِيَافَةِ سُلَيْمَانَ فَرَفَعَ ذَالِكَ الْحُوْتُ رَأْسَهُ وَقَالَ يَا سُلَيْمَانُ سَمِعْتُ اَنَّكَ فَتَحْتَ بَابًا لِلضِّيَافَةِ وَقَدْ جَعَلْتَ ضِيَافَتِي فِي هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ سُلَيْمَانُ دُوْنَكَ وَالطَّعَامُ فَتَقَدَّمَ ذَالِكَ الْحُوْتُ وَاَكَلَ مِنْ اَوَّلِ السِّمَاطِ فَلَمْ يَزَلْ يَاكُلُ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى اٰخِرِهٖ فِي لَحْظَةٍ ثُمَّ نَادٰى اَطْعِمْنِي يَا سُلَيْمَانُ وَاَشْبِعْنِي فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ اَكَلْتَ الْجَمِيْعَ وَمَا شَبِعْتَ؟ فَقَالَ الْحُوْتُ هٰكَذَا يَكُوْنُ جَوَابُ اَصْحَابِ الضِّيَافَةِ لِلضَّيْفِ؟ اِعْلَمْ يَا سُلَيْمَانُ اَنَّ لِي فِي كُلِّ يَوْمٍ مِثْلَ مَا صَنَعْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَنْتَ كُنْتَ السَّبَبَ فِي مَنْعِ رَاتِبَتِي فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَقَدْ قَصَرْتَ فِي حَقِّي فَعِنْدَ ذَالِكَ خَرَّ سُلَيْمَانُ سَاجِدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ سُبْحَانَ الْمُتَكَفِّلِ بِاَرْزَاقِ الْخَلَائِقِ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔[1]

نقل کیا شیخ عبدالرحمن بن سلام المقری نے کتاب العقائد میں کہ سلیمان علیہ السلام نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دنیا پھیلا دی اور دنیا ان کے تصرف میں آ گئی تو سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک سال تک

۱۔ نفحۃ العرب ص:۱۱۰، عن کتاب العقائد للمقری

ساری مخلوق کو کھانا کھلاؤں؟ تو اللہ جل شانہٗ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ تیرے بس کی بات نہیں ہے، تو سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ ایک ہفتے کی اجازت دیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے بس کی بات نہیں، پھر سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ ایک دن کی اجازت ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے بس کی بات نہیں۔ پھر سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا ایک دن تو ہو ہی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک دن کی اجازت دے دی۔ پس سلیمان علیہ السلام نے تمام انسانوں اور جنوں کو حکم دیا کہ زمین میں جتنی گائے اور بکریاں ہیں سب لے آؤ اور ہر ایسا جانور لے آؤ جو کھایا جاتا ہے پرندہ وغیرہ سب کچھ لے آؤ، جب جنوں اور انسانوں نے تمام جانور جمع کئے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کے لئے بڑی بڑی دیگیں بنائیں، پھر ان جانوروں کو ذبح کیا اور پکایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا کہ کھانے پر چلتی رہے تاکہ کھانا خراب نہ ہو، پھر اس کھانے کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنگل میں پھیلا دیا اور اس دسترخوان کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کے بقدر تھی اور چوڑائی بھی اسی کے بقدر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ کون سی مخلوق سے ابتداء کرنا چاہتے ہو؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ سمندر کے جانوروں سے۔ اللہ جل شانہٗ نے ایک بڑے سمندر کی ایک بڑی مچھلی کو حکم دیا کہ وہ سلیمان علیہ السلام کی ضیافت کھالے، تو اس مچھلی نے اپنا سر اٹھایا اور کہا اے سلیمان! سنا ہے کہ آپ نے ضیافت کا دروازہ کھول دیا ہے، اور آج آپ نے میرے لئے کھانا تیار کیا ہے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ کھانا کھاؤ، تو وہ مچھلی آگے بڑھی اور اس نے دسترخوان کے شروع سے کھانا شروع کیا مسلسل کھاتے کھاتے ایک ہی لمحہ میں آخر تک پہنچ گئی۔ پھر سلیمان علیہ السلام سے کہا اے سلیمان کھانا کھلاؤ مجھے سیر کرو، سلیمان علیہ السلام نے اس سے کہا سارا کھانا کھا گئی اور ابھی تک سیر نہیں ہوئی؟ تو مچھلی نے کہا اس طرح میزبان مہمانوں کو جواب دیتے ہیں؟ اے سلیمان غور سے سنو! جتنا کھانا آپ نے میرے لئے تیار کیا تھا اتنا ہر روز تین مرتبہ میرے لئے اللہ پاک بندوبست کرتے ہیں اور آج آپ میری خوراک

کے رکنے کا ذریعہ بن گئے ہیں اور میرے حق کو کم کر دیا، الغرض مچھلی کے اس جواب کو سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ جل شانہٗ کے سامنے سجدے میں گر گئے اور کہا: پاک ہے وہ ذات جو تمام مخلوق کی روزی کی ذمہ دار ہے، ان کو وہاں سے دیتی ہے جہاں سے ان کو پتہ بھی نہیں ہوتا۔

قصہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام

كَانَ سَيِّدُنَا إِبْرَاهِيمُ لَهُ أَبٌ إِسْمُهُ اٰزَرُ، وَكَانَ كَافِرًا وَأُمٌّ إِسْمُهَا لُيُوثَا، وَكَانَتْ مُؤْمِنَةً سِرًّا، وَقَدْ وُلِدَ إِبْرَاهِيمُ فِي مُدَّةِ مَلِكٍ إِسْمُهُ النَّمْرُوْدُ، كَانَ ذَا قُوَّةٍ، وَكَانَ يَعْبُدُ الْأَصْنَامَ، وَلَمَّا مَلَكَ جَمِيعَ الدُّنْيَا إِدَّعَى الْأُلُوهِيَّةَ فَعَبَدَتْهُ النَّاسُ خَوْفًا مِنْهُ، فَلَمَّا صَارَ إِبْرَاهِيمُ مُرَاهِقًا بَكَّتَ أَبَاهُ بِقَوْلِهِ: "أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا اٰلِهَةً إِنِّيْ أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ" حَيْثُ كَانَ أَبُوْهُ يَعْبُدُ الْأَصْنَامَ، وَيَتَّجِرُ فِيهَا، ثُمَّ صَارَ إِبْرَاهِيمُ يَقُوْلُ: يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ۔

فَلَمَّا سَمِعَ النَّمْرُوْدُ بِذَالِكَ أَحْضَرَ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ لَهُ: أَنَا الَّذِيْ خَلَقَكَ وَرَزَقَكَ، فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: كَذَبْتَ، "رَبِّيَ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ، وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ، وَالَّذِيْ أَطْمَعُ أَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ" فَعِنْدَ ذَالِكَ بُهِتَ النَّمْرُوْدُ وَمَنْ مَعَهُ مُعْجَبِيْنَ مِنْ فَصَاحَةِ لِسَانِهِ، ثُمَّ الْتَفَتَ النَّمْرُوْدُ لِاٰزَرَ وَقَالَ لَهُ: خُذْ وَلَدَكَ وَحَذِّرْهُ مِنْ بَأْسِيْ، فَأَخَذَهُ أَبُوْهُ وَصَارَ يُحَذِّرُهُ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: "يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا" فَزَجَرَهُ أَبُوْهُ، وَوَبَّخَهُ، ثُمَّ بَعْدَ ذَالِكَ تَرَقَّبَ

إبْرَاهِيمُ لِأَصْنَامٍ. وَدَخَلَ عَلَيْهَا. وَكَانَتْ ثَلَاثَةً وَسَبْعِينَ صَنَمًا فَكَسَرَهَا بِفَأْسٍ. وَلَمْ يَمَسَّ الصَّنَمَ الْأَكْبَرَ بِسُوْءٍ بَلْ عَلَّقَ الْفَأْسَ فِي رَأْسِهِ وَذَهَبَ. فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهَا وَجَدُوهَا عَلَى هٰذِهِ الْحَالَةِ. فَظَنُّوا أَنَّهُ مَا فَعَلَ ذٰلِكَ إِلَّا إِبْرَاهِيمُ. فَأَخْبَرُوا النَّمْرُوْدَ وَكَانَ قَبْلَ أَنْ يَدَّعِيَ الْأُلُوْهِيَّةَ مَشْغُوْفًا بِعِبَادَةِ الْأَصْنَامِ فَأَمَرَ بِإِحْضَارِهِ فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ النَّمْرُوْدُ وَقَوْمُهُ: "ءَ أَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ" فَأَجَابَهُمْ بِقَوْلِهِ: "بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُوْنَ"۔

ثُمَّ إِنَّهُ لَمَّا رَأَى الْجَهْلَ مُحِيطًا بِهِمْ قَالَ: "أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ" فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ تَحَقَّقُوا أَنَّهُ الْفَاعِلُ. فَقَالُوا: "حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوا اٰلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِيْنَ" فَجَمَعُوا حَطَبًا وَخَشَبًا مُدَّةَ ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ حَتّٰى صَارَ كَالْجَبَلِ. فَأَضْرَمُوا فِيهِ النَّارَ. فَاشْتَعَلَتْ حَتّٰى مَلَأَتِ الْجَوَّ. وَعَمَّتْ جَمِيعَ الْجِهَاتِ حَرَارَتُهَا۔ وَصَنَعُوا مِنْجَنِيقًا وَوَضَعُوا فِيهِ إِبْرَاهِيمَ وَرَمَوْهُ فِي النَّارِ. فَصَارَتْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ۔ وَنَبَعَتْ عَيْنُ مَاءٍ وَبِجَانِبِهَا شَجَرَةُ رُمَّانٍ. وَأَتَاهُ جِبْرِيلُ بِسَرِيرٍ مِنَ الْجَنَّةِ. وَتَاجٍ وَحُلَّةٍ. فَلَبِسَهُمَا إِبْرَاهِيمُ وَجَلَسَ عَلَى السَّرِيرِ فِي أَرْغَدِ عَيْشٍ وَلَمْ تُؤَثِّرْ فِيهِ النَّارُ فَاٰمَنَ بِهٖ خَلْقٌ كَثِيرٌ۔

وَلَمَّا عَلِمَ النَّمْرُوْدُ بِذٰلِكَ قَالَ: يَا إِبْرَاهِيمُ! أُخْرُجْ مِنْ أَرْضِنَا. فَخَرَجَ هُوَ. وَمَنْ اٰمَنَ مَعَهُ. وَتَزَوَّجَ بِوَاحِدَةٍ اِسْمُهَا سَارَةُ فَجَاءَ إِلَى مِصْرَ. وَأَقَامَ بِهَا مُدَّةً فَأَعْطَاهُ مَلِكُ مِصْرَ جَارِيَةً اِسْمُهَا هَاجَرُ لِمَا رَأَى مِنْ مُعْجِزَاتِهِ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الشَّامِ. وَأَقَامَ بِهَا وَهُوَ أَوَّلُ

مَنْ قَرَى الضَّيفَانَ وَاَوَّلُ مَنْ شَابَتْ لِحَيَتُهٗ [1]

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک باپ تھے جن کا نام آزر تھا، وہ کافر تھے اور ماں تھیں جن کا نام لیوثا تھا اور وہ خفیہ طور پر مومنہ تھیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش ایک ایسے بادشاہ کے زمانے میں ہوئی جس کا نام نمرود تھا، وہ جاہ وحشمت والا اور بت پرست تھا، جب وہ پوری دنیا کا مالک ہو گیا تو اس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا، تو لوگوں نے اس کے خوف سے اس کی پوجا شروع کر دی، تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام جوانی کے قریب پہنچ گئے تو اپنے والد کو اپنے قول ''اتتخذ اصناماً الخ'' سے خاموش کر دیا: ''کیا تم بتوں کو معبود قرار دیتے ہو، بیشک میں تم کو اور تمہاری قوم کو صریح غلطی میں دیکھ رہا ہوں''۔ اس وجہ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ان کی تجارت کرتے تھے، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہنا شروع کیا: ''یقوم اعبدوا اللہ ربکم''۔ ''اے میری قوم! تم اس اللہ کی عبادت کرو جو تمہارا رب ہے''۔

جب نمرود نے یہ سنا تو حضرت ابراہیم کو بلایا اور اُن سے کہا: میں نے ہی تجھے پیدا کیا اور تجھے رزق دیا ہے، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس سے کہا: تو جھوٹا ہے، میرا رب تو وہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا، پھر وہی میری رہنمائی کرتا ہے اور جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی شفا دیتا ہے، اور جو مجھ کو موت دے گا، پھر (قیامت کے روز) مجھ کو زندہ کرے گا اور جس سے مجھ کو یہ امید ہے کہ میری خطا کو قیامت کے روز معاف کر دے گا۔ تو اس وقت نمرود اور اس کے ساتھی ہکّا بکّا رہ گئے آپ علیہ السلام کی فصاحت بیانی پر تعجب کرتے ہوئے، پھر نمرود آزر کی طرف متوجہ ہوا، اور ان سے کہا: اپنے لڑکے کو پکڑ لو اور میری پکڑ سے اسے ڈراؤ۔ تو اُن کے باپ نے انہیں پکڑا اور انہیں ڈرانا شروع کیا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے میرے ابا جان! آپ کیوں ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ کچھ سنے اور نہ دیکھے اور نہ آپ کے کچھ کام آسکے۔ تو آپ کے باپ نے آپ کو جھڑک دیا اور زجر وتوبیخ کی، پھر اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام بتوں کے لیے

۱۔ نفحۃ العرب ص ۱۳۶

(موقع کے) انتظار میں لگ گئے، اور (ایک روز موقعہ پا کر) ان کے پاس گئے اور وہ بہتر بت تھے تو ان تمام کو کلہاڑی سے توڑ دیا اور بڑے بت کو چھوا تک نہیں کہ اس کو بھی توڑ کر بدحال کر دیتے، بلکہ کلہاڑی اس کی گردن میں لٹکا دی اور چلے گئے، تو جب وہ لوگ ان بتوں کے پاس گئے اور انہیں اِس حال میں پایا تو وہ سمجھ گئے کہ یہ کام ابراہیم علیہ السلام کے علاوہ کسی اور نے نہیں کیا، چنانچہ انہوں نے نمرود کو اطلاع دی، اور نمرود خود بھی خدائی کا دعویٰ کرنے سے پہلے بتوں کی پرستش کا دلدادہ تھا، اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلایا، جب آپ تشریف لائے تو نمرود اور اس کی قوم نے کہا: اے ابراہیم علیہ السلام! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ تم نے یہ حرکت کی ہے؟ فرمایا: (نہیں) بلکہ اُن کے اِس بڑے نے کی ہے سو ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں۔

پھر جب آپ نے دیکھا کہ جہالت نے انہیں چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے تو فرمایا: تف ہے تم پر اور جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے، تو جب لوگوں نے یہ سنا تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہی وہ حرکت کرنے والا ہے، چنانچہ وہ کہنے لگے کہ اِن (ابراہیم) کو آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کا بدلہ لو اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔ چنانچہ تین مہینے تک انہوں نے لکڑیاں اور تختے جمع کیے، تا آں کہ وہ پہاڑ کی طرح ہو گیا پھر انہوں نے اس میں آگ لگائی، تو وہ آگ بھڑک اٹھی یہاں تک کہ اس نے فضا کو بھر دیا اور اس کی گرمی ہر چہار جانب پھیل گئی اور انہوں نے منجنیق تیار کی اور اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رکھ کر آگ میں ڈال دیا تو وہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں ٹھنڈی اور بے گزند ہو گئی اور پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور اس کے بغل میں انار کا درخت اُگ آیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں جنت سے تخت، تاج اور جوڑا لے کر حاضر ہو گئے، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو پہن لیا اور انتہائی آرام و راحت کے ساتھ چارپائی پر بیٹھ گئے اور آگ نے آپ میں کچھ بھی اثر نہ کیا، یہ دیکھ کر ایک بڑی مخلوق آپ پر ایمان لے آئی۔

اور جب نمرود کو اِس کا علم ہوا تو اس نے کہا: اے ابراہیم ہماری زمین سے نکل جا، چنانچہ آپ اور آپ پر ایمان لانے والے مؤمنین نکل گئے اور آپ نے ایک عورت سے

شادی کی جس کا نام سارہ تھا، پھر آپ تشریف لے آئے اور وہاں ایک مدت تک قیام پذیر رہے، پھر شاہ مصر نے آپ کو ایک باندی عطا کی جس کا نام ہاجرہ تھا اُن معجزات کی وجہ سے جو اس نے دیکھے، پھر آپ ملک شام لوٹ آئے اور وہیں اقامت اختیار کر لی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مہمان نوازی کی اور آپ ہی کی داڑھی سب سے پہلے سفید ہوئی''۔

لا تأخذہ سنة ولا نوم (قصہ موسیٰ علیہ السلام)

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالُوْا یَا مُوْسٰی: هَلْ یَنَامُ رَبُّكَ؛ قَالَ اِتَّقُوا اللهَ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ یَا مُوْسٰی سَأَلُوْكَ هَلْ یَنَامُ رَبُّكَ فَخُذْ زُجَاجَتَیْنِ فِیْ یَدَیْكَ فَقُمِ اللَّیْلَ فَفَعَلَ مُوْسٰی فَلَمَّا ذَهَبَ مِنَ اللَّیْلِ الثُّلُثُ نَعِسَ فَوَقَعَ لِرُكْبَتَیْهِ ثُمَّ انْتَعَسَ وَضَبَطَهُمَا حَتّٰی اِذَا كَانَ اٰخِرُ اللَّیْلِ نَعِسَ فَسَقَطَتِ الزُّجَاجَتَانِ فَانْكَسَرَتَا فَقَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ كُنْتُ اَنَامُ لَسَقَطَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ فَتَهْلَكْنَ كَمَا هَلَكَتِ الزُّجَاجَتَانِ فِیْ یَدَیْكَ[1]

بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اے موسیٰ! کیا آپ کا رب سوتا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ رب العزت نے موسیٰ علیہ السلام کو آواز دی کہ بنی اسرائیل تجھ سے پوچھتے ہیں کیا تیرا رب سوتا ہے؟ پس تو دو شیشے کے برتن اپنے ہاتھ میں پکڑ، اور رات کو کھڑا ہو، موسیٰ علیہ السلام نے ایسے کیا، جب تہائی رات گزر گئی تو موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آئی تو وہ گھٹنوں کے بل گر گئے اور ان قندیلوں کو تھام لیا یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ گزر گیا تو موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آئی، پس وہ دونوں برتن گر کر ٹوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی، اے موسیٰ! اگر میں سوتا تو آسمان اور زمین گر پڑتے اور ٹوٹ پھوٹ جاتے، جس طرح یہ شیشے کے دو برتن تیرے سے گر کر ٹوٹ گئے۔

1۔ تفسیر ابن کثیر (۶۷۹/۱)

اللہ تعالیٰ کتنا بلند و برتر ہے!

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ؟ قَالَ قُلْنَا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِأَةِ سَنَةٍ وَبَيْنَ كُلِّ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِأَةِ سَنَةٍ وَكِثْفُ كُلِّ سَمَاءٍ خَمْسُ مِأَةِ سَنَةٍ وَفَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ رُكَبِهِنَّ وَاَظْلَافِهِنَّ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فَوْقَ ذٰلِكَ وَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنْ اَعْمَالِ بَنِىْ اٰدَمَ شَيْءٌ [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان کی مسافت کتنی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ آسمان اور زمین کے درمیان کی مسافت پانچ سو سال کی ہے اور ہر آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان کی مسافت پانچ سو سال کی ہے اور ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی مسافت کے بقدر ہے اور ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس کے اوپر اور اس کے نچلے حصے کے درمیان کی مسافت ایسی ہی ہے جیسے آسمان اور زمین کے درمیان کی مسافت، پھر سمندر کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے ان کے گھٹنوں اور ان کے کھر کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان پھر اس کے اوپر عرش ہے، اس کے اوپر والے حصے اور اس کے نیچے والے حصے کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان، اس کے اوپر اللہ

۱۔ ا۔ مسند احمد (۳/ ۲۹۳)، رقم (۱۷۷۰)

۲۔ المستدرک للحاکم (۲/ ۴۱۰)، رقم (۳۴۲۸)

سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات جلوہ افروز ہے اور اللہ رب العزت کی ذات پر بنی آدم کے اعمال میں کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔

اللہ کی غیرت

(اللہ کے غیر سے امید باندھنے پر ذلت اور ناکامی)

حدیث قدسی: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأَقْطَعَنَّ أَمَلَ مَنْ يَّأْمُلُ غَيْرِيْ وَلَأُلْبِسَنَّهُ ثَوْبَ الْمَذَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَأُجَنِّبَنَّهُ عَنْ قُرْبِيْ وَلَأُبْعِدَنَّهُ عَنْ وَصْلِيْ يَأْمُلُ غَيْرِيْ فِي الشَّدَائِدِ وَالشَّدَائِدُ بِيَدِيْ وَهُوَ يَطْرُقُ بِأَبْوَابِ غَيْرِيْ بِالْفِكْرِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِيْ مَفْتُوْحٌ لِمَنْ دَعَانِيْ [1]

میری عزت اور میری بزرگی کی قسم میں ضرور اس آدمی کی اُمیدوں کو توڑوں گا جو میرے غیر پر اُمید باندھے اور میں ضرور اس کو لوگوں کی نظروں میں ذلت کا لباس پہناؤں گا اور میں ضرور اس کو اپنے قریب آنے سے روک دوں گا اور اس کو ضرور اپنے ملنے سے دور کروں گا وہ سختیوں میں میرے غیر پر امید باندھتا ہے حالانکہ سختیوں کو دور کرنا میرے قبضے میں ہے اور وہ پریشانی کے وقت میرے غیر کے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ وہ دروازے بند ہیں اور میرا دروازہ اس آدمی کے لئے کھلا ہوا ہے جو مجھ سے مانگتا ہے۔

قرآن میں اللہ کی صفات مفردہ ومرکبہ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ (فاتحہ: ۱تا۲)

اللہ رب العزت تمام جہانوں کے پروردگار ہیں، اللہ جو بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے ہیں، اللہ جو روزِ جزا کے مالک ہیں۔

[1] شعب الایمان للبیہقی (۲/۳۵۵) بغیر ہذا اللفظ فی معناہ وکذا فی الجامع الکبیر للسیوطی (۲۶۲۴۸)

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ (بقرہ:۱۰۴)	اللہ بڑے فضل والے ہیں۔
بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (انعام:۱۰۲)	وہ آسمان اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والے ہیں۔
شَدِيْدُ الْعَذَابِ۔ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔	اللہ تعالیٰ کا عذاب (آخرت میں اور بھی) سخت ہوگا، اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔
سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ (آل عمران:۲۰۰)	اللہ تعالیٰ جلد ہی حساب کردیں گے۔
عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔ (آل عمران:۵)	اللہ تعالیٰ غلبہ والے بدلہ لینے والے ہیں۔
مَالِكَ الْمُلْكِ۔ (آل عمران:۲۶)	اللہ مالک تمام ملک کے ہیں
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ (مائدہ:۱۱۶)	تمام غیبوں کے جاننے والے اللہ ہی ہیں
خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ (انفال:۳۰)	اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے
خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ۔ (آل عمران:۱۵۰)	اور وہ سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے
خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ۔ (جمعہ:۱۱)	اللہ سب سے اچھا روزی دینے والا ہے
خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ۔ (انعام:۵۷)	اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے
اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ۔ (انعام:۶۲)	اور وہ بہت جلد فیصلہ کرنے والا ہے
خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ۔ (یونس:۱۰۹)	اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں اچھے ہیں
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ۔ (التین:۸)	کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے!
خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔ (اعراف:۸۹)	اور اللہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں
خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ۔ (اعراف:۱۵۵)	اور آپ سب معافی دینے والوں سے زیادہ اچھے ہیں۔
ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۔ (ذاریات:۵۸)	قوت والا ہے نہایت قوت والا ہے
فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (زمر:۴۶)	اور وہ آسمان کا اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ۔ (زمر:۴۶)	ظاہر اور باطن کا جاننے والا ہے

فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی۔ (انعام:۹۵)	بیشک اللہ تعالیٰ پھاڑنے والا ہے دانے اور گٹھلی کو۔
فَالِقُ الْاِصْبَاحِ۔ (انعام:۹۶)	صبح کو نکالنے والا ہے
نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (نور:۳۵)	اللہ تعالیٰ نور (ہدایت) دینے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ۔ (مومنون:۸۶)	سات آسمانوں کا مالک ہے۔
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ (مومنون:۸۶)	عرش عظیم کا مالک ہے۔
رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ (مومنون:۱۱۶)	اور وہ عزت والے عرش کا مالک ہے۔
غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ۔ (مومن:۳)	گناہ کا بخشنے والا ہے، توبہ قبول کرنیوالا ہے
شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ۔ (مومن:۳)	سخت سزا دینے والا ہے، قدرت والا ہے
ذُو الرَّحْمَةِ۔ (انعام:۱۳۳)	رحمت والا ہے
ذُو الْعَرْشِ۔ (بروج:۱۵)	عرش کا مالک ہے
لَذُوْ مَغْفِرَةٍ۔ (حم سجدہ:۴۳)	بڑی مغفرت والا ہے
ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ۔ (حم سجدہ:۴۳)	دردناک سزا دینے والا ہے
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (رحمٰن:۲۸)	عظمت والا اور احسان والا ہے
اَهْلُ التَّقْوٰى۔ (مدثر:۵۶)	وہی ہے جس سے ڈرنا چاہئے
اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ۔ (مدثر:۵۶)	اور (وہی ہے) جو (بندوں کے گناہ) معاف کرتا ہے
بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (فلق:۱)	صبح کا مالک ہے
بِرَبِّ النَّاسِ۔ (الناس:۱)	لوگوں کا پروردگار ہے
مَلِكِ النَّاسِ۔ (الناس:۲)	آدمیوں کا بادشاہ ہے
اِلٰهِ النَّاسِ۔ (الناس:۳)	آدمیوں کا معبود ہے

وہ اللہ (وھو الذی)

اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ۔
(بقرہ: ۲۱پ۱)

وہ ذات پاک جس نے تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ۔ (انعام: ۲)

وہ اللہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّکُمْ۔
(بقرہ: ۲۰)

وہ ذات پاک ایسی ہے جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت اور برسایا آسمان سے پانی پھر نکالا بذریعہ اس پانی کے پھلوں کی غذا تم لوگوں کے واسطے۔

ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ۔ (بقرہ: ۲۹)

وہ ذات پاک ایسی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے فائدے کیلئے جو کچھ بھی زمین میں موجود ہے سب کا سب، پھر توجہ فرمائی آسمان کی طرف، سو درست کر کے بنائے سات آسمان

ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ۔ (آل عمران: ۶)

وہ ایسی ذات (پاک) ہے کہ تمہاری صورت (وشکل) بناتا ہے ارحام میں جس طرح چاہتا ہے۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ۔ (انعام: ۱)

جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور نور کو بنایا۔

اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ۔ (انعام: ۲)

وہ اللہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا

وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَھْتَدُوْا بِھَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔
(انعام: ۹۷)

اور وہ اللہ ایسا ہے جس نے تمہارے (فائدے کے) لئے ستاروں کو پیدا کیا تا کہ تم ان کے ذریعے سے خشکی اور دریا کے اندھیروں میں راستہ معلوم کر سکو

اَللّٰہُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ۔ (روم:٦٨)

اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے۔

وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا۔ (یونس:٥)

وہ اللہ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو (بھی) نورانی بنایا۔

ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا۔ (یونس:٦٦)

وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام کرسکو اور دن بھی (اس طور پر بنایا کہ بوجہ روشن کے) دیکھنے بھالنے کا ذریعہ ہے۔

وَھُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْھَا رَوَاسِیَ وَاَنْھٰرًا۔ (رعد:٣)

اور وہ ایسا ہے کہ اس نے زمین کو پھیلایا اور اس (زمین) میں پہاڑ اور نہریں پیدا کیں۔

اَلَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا۔ (رعد:٢)

کہ اس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے اونچا کھڑا کر دیا چنانچہ تم ان (آسمانوں) کو (اسی طرح) دیکھ رہے ہو۔

وَھُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْکُلُوْا مِنْہُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْہُ حِلْیَۃً تَلْبَسُوْنَھَا وَتَرَی الْفُلْکَ مَوَاخِرَ فِیْہِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔ (نحل:١٤)

وہ ایسا ہے کہ اس نے دریا کو مسخر کیا تا کہ اس میں سے تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے گہنا (زیور) نکالو جس کو تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ پانی چیرتی ہوئی چلی جارہی ہیں تا کہ تم اس (خدا کی) روزی تلاش کرو اور تا کہ تم شکر کرو۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَھْدًا وَّسَلَکَ لَکُمْ فِیْھَا سُبُلًا۔ (طٰہٰ:٥٣)

وہ (رب) ایسا ہے جس نے تم لوگوں کیلئے زمین کو (مثل) فرش (کے) بنایا اور اس (زمین) میں تمہارے (چلنے کے) واسطے راستے بنائے۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ۔ (انبیاء:۳۳)

اور وہ ایسا ہے کہ اس نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَکُمْ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ۔ (ملک:۲۲)

آپ (ان سے) کہیئے کہ وہی (ایسا قادر ومنعم) ہے کہ جس نے تم کو پیدا کیا اور تم کو کان اور آنکھیں اور دل دیے۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ فِی الْاَرْضِ۔ (مُلک:۲۴)

(اور) آپ (یہ بھی) کہیئے کہ وہی ہے جس نے تم کو روئے زمین پر پھیلایا،

وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ۔ (مومنون:۸۰)

اور وہ ایسا ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا۔ (فرقان:۴۷)

اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ کی چیز اور نیند کو راحت کی چیز اور دن کو زندہ ہونے کا وقت بنایا ہے

وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا۔ (فرقان:۵۳)

اور وہ ایسا ہے کہ جس نے دو دریاؤں کو صورۃً ملایا جن میں ایک (کا پانی) تو شیریں تسکین بخش ہے اور ایک (کا پانی) شور تلخ ہے اور ان کے درمیان میں (اپنی قدرت سے) ایک حجاب اور ایک مانع قوی رکھ دیا۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا۔ (فرقان:۶۱)

وہ ذات بہت عالی شان ہے جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے اور اس (آسمان) میں ایک چراغ (آفتاب) اور نورانی چاند بنایا۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ کَیْفَ یَشَآءُ وَیَجْعَلُهٗ کِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ

اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو جس طرح چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور اس کے

مِنۡ خِلٰلِهٖ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ
مِنۡ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ۔
(روم:۴۸)

ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ پھر تم مینہ (بارش) کو دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے نکلتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے پہنچا دیتا ہے بس وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں۔

اَلَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنَ الشَّجَرِ الۡاَخۡضَرِ
نَارًا فَاِذَاۤ اَنۡتُمۡ مِّنۡهُ تُوۡقِدُوۡنَ۔ (یٰس:۸۰)

وہ ایسا (قادر) ہے کہ (بعض) ہرے درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کر دیتا ہے پھر اس سے اور آگ سلگا لیتے ہو۔

اَللّٰهُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ قَرَارًا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً۔ (مومن:۶۴)

اور اللہ ہی ہے جس نے زمین کو (مخلوق کی) قرارگاہ بنایا اور آسمان کو (مثل چھت (کے) بنایا۔

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ
نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخۡرِجُکُمۡ
طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّکُمۡ ثُمَّ
لِتَکُوۡنُوۡا شُيُوۡخًا۔ (مومن:۶۷)

وہی ہے کہ جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر تم کو بچہ کر کے (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے پھر (تم کو زندہ رکھتا ہے) تا کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر تا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ۔

اَللّٰهُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَنۡعَامَ
لِتَرۡکَبُوۡا مِنۡهَا وَمِنۡهَا تَاۡکُلُوۡنَ۔
(مومن:۷۹)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مواشی بنائے تا کہ ان میں بعض سے سواری لو اور ان میں بعض (ایسے ہیں کہ ان) کو کھاتے بھی ہو۔

اَللّٰهُ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَکُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِیَ
الۡفُلۡکُ فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ
فَضۡلِهٖ۔ (جاثیہ:۱۲)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو مسخر بنایا تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ۔ (طلاق:۱۲)

اللہ ایسا ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ان ہی کی طرح زمینیں بھی (اور) ان سب میں اللہ تعالیٰ کے احکام نازل ہوتے رہتے ہیں۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا۔ (ملک:۳)

جس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا۔ (ملک:۱۵)

وہ ایسا (منعم) ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخر کردیا

اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی۔ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی۔ وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی۔ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی۔ (اعلیٰ:۲تا۵)

جس نے (ہر شئ کو) بنایا پھر (اس کو) ٹھیک بنایا اور جس نے تجویز کیا پھر راہ بتلائی اور جس نے (زمین سے) چارہ نکالا پھر اس کو سیاہ کوڑا کردیا

اللہ پاک اولاد اور بیوی سے پاک ہے

وَمَا يَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا۔ (مریم:۹۲)

حالانکہ (خدائے) رحمٰن کی شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِیُّ۔ (یونس:۶۸)

وہ کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے؟ سبحان اللہ! (کیسی سخت بات کہی) وہ تو کسی کا محتاج نہیں (اور سب اس کے محتاج ہیں)

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا۔ (مریم:۸۹،۸۸)

اور یہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد (بھی) اختیار کر رکھی ہے (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) تم نے (جو) یہ (بات کہی تو) ایسی سخت حرکت کی ہے۔

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۔ (صٰفّٰت: ۱۵۱،۱۵۲)
خوب سن لو کہ وہ لوگ اپنی سخن تراشی سے کہتے ہیں (نعوذ باللہ) اللہ صاحبِ اولاد ہیں اور وہ یقینا (بالکل) جھوٹے ہیں

مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا۔ (جن: ۳)
اُس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد بنایا

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (اخلاص: ۳،۴)
اس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

تخلیقِ انسانی مختلف مراحل میں

تراب:

وَمِنْ اٰيَاتِهٖ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ۔ (روم: ۲۰)
اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا۔

اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ۔ (یونس: ۶۸)
کیا تو کفر کرتا ہے اس ذات (پاک) کے ساتھ جس نے تجھ کو (اول) مٹی سے پیدا کیا

طین:

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ۔ (انعام: ۲)
وہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ۔ (مومنین: ۱۲)
اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ (غذا) سے بنایا۔

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ۔ (صٰفّٰت: ۱۱)
ہم نے ان لوگوں کو چپکتی مٹی سے پیدا کیا ہے

صلصال:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ۔ (رحمٰن: ۳،۴)
اسی نے انسان (کی اصل یعنی آدم علیہ السلام) کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی پیدا کیا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ۔ (حجر:۲۵)

اور ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی ہوئی تھی پیدا کیا

نطفہ:۔

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ۔ (یٰس:۷۶)

کیا آدمی کو یہ معلوم نہیں کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا، سو وہ علانیہ اعتراض کرنے لگا۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى۔ (قیامہ:۳۶)

کیا یہ شخص (ابتدا ہی میں محض) ایک قطرہ منی نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکایا گیا تھا!

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ۔ (دھر:۲)

ہم نے اس کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا۔

مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ۔ (عبس:۱۸)

نطفہ سے (پیدا کیا) اس کی صورت بنائی پھر اس (کے اعضائی) کو انداز سے بنایا

ماء:۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ۔ (مرسلات:۱۹)

کیا ہم نے تم کو ایک بے قدر پانی (یعنی نطفہ) سے نہیں بنایا؟

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ۔ (طارق:۶)

وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے

منی:۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى۔ (قیامہ:۳۶)

کیا یہ شخص (ابتدا ہی میں محض) ایک قطرہ منی نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکایا گیا تھا؟

اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ۔ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ۔ (واقعہ:۵۸،۵۹)

اچھا پھر یہ بتاؤ تم جو (عورتوں کے رحم میں) منی پہنچاتے ہو اس کو تم آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں!

علقه: فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ۔ (حج:۵)

تو ہم نے (اول) تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے (جو کہ غذا سے پیدا ہوتا ہے) پھر خون کے لوتھڑے سے۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔ (مومنون:۱۴)

پھر ہم نے اس نطفے کو خون کا لوتھڑا بنا دیا پھر ہم نے اس خون کے لوتھڑے کو (گوشت کی) بوٹی بنا دیا پھر ہم نے اس بوٹی (کے بعض اجزائ) کو ہڈی بنا دیا پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا پھر ہم نے (اس میں روح ڈال کر) اس کو ایک دوسری ہی (طرح کی) مخلوق بنا دیا، سو کتنی بڑی شان ہے اللہ کی جو تمام صناعوں (بنانے والوں) سے بڑھ کر ہے

ارحام:۔

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ۔ (آل عمران:۶)

وہ ایسی ذات (پاک) ہے کہ تمہاری صورت (وشکل) بناتا ہے ارحام میں، جس طرح چاہتا ہے

وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى۔ (حج:۵)

اور ہم (ماں کے) رِحم میں جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ایک مدت معیّن (یعنی وضع حمل) تک ٹھہرائے رکھتے ہیں

بطون:۔

وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ۔ (نحل:۷۸)

اور اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا

يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ۔ (زمر:٦)

وہ تم کو ماؤں کے پیٹ میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر بناتا ہے تین تاریکیوں میں

ذکر وانثی:۔

وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى۔ مِنْ نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَى۔ (نجم:٤٥،٤٦)

اور یہ کہ وہی دونوں قسم یعنی نر اور مادہ کو نطفہ سے بناتا ہے جب (رحم میں) ڈالا جاتا ہے

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ۔ (فاطر:١١)

اور کسی عورت کو نہ حمل رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے مگر سب اسی کی اطلاع سے ہوتا ہے۔

صورت:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ۔ (اعراف:١١)

اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر ہم نے ہی صورت بنائی تمہاری

وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ۔ (مومن:٦٤)

اور تمہارا نقشہ بنایا، سو عمدہ نقشہ بنایا

فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ۔ (انفطار:٨)

(اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دے دیا

يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ۔ (آل عمران:٦)

وہ ایسی ذات (پاک) ہے کہ تمہاری صورت (وشکل) بناتا ہے ارحام میں جس طرح چاہتا ہے۔

روح:۔

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُّوحِهِ۔ (الم سجدہ:٩)

پھر اس کے اعضاء درست کئے اور اس میں اپنی روح پھونکی

الحاصل:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ۔ (التین:٤)

"ہم نے انسان کو بہت خوب صورت سانچے میں ڈھالا ہے"۔

بچہ ماں کے اندر اور تقدیر کے فیصلے

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِاَرْبَعِيْنَ اَوْ خَمْسَةٍ وَاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ؟ فَيُكْتَبَانِ۔ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى؟ فَيُكْتَبَانِ۔ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَاَثَرُهُ وَاَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ۔[1] (وفی روایة) ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔[2]

حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اسے نبی علیہ السلام تک پہنچاتے ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا رحم میں نطفہ کے ٹھہر جانے کے چالیس یا پینتالیس راتوں کے گزرنے پر ایک فرشتہ آتا ہے، وہ عرض کرتا ہے اے میرے رب نیک بخت ہے یا بد بخت؟ دونوں میں سے ایک لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر وہ عرض کرتا ہے اے میرے رب نر ہے یا مادہ؟ ہر دو میں سے ایک لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے عمل اور اس کے نشانات قدم اور اس کی موت اور اس کی روزی سب لکھ دی جاتی ہیں، پھر صحیفہ کو بند کر دیا جاتا ہے، نہ تو اس میں کمی کی جاتی ہے نہ زیادتی۔ اور ایک روایت میں ہے، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے، سو تم میں سے کوئی جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ جنت اور اس کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس پر لکھا غالب آ جاتا

۱۔ صحیح مسلم (۸/ ۴۵)، رقم (۶۸۹۵)

۲۔ صحیح البخاری (۶/ ۲۷۱۳)، رقم (۷۰۱۶)

ہے وہ جہنمیوں جیسے عمل کرتے کرتے جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے کوئی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جہنم اور اس کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس پر لکھا غالب آ جاتا ہے تو وہ جنتیوں جیسے عمل کرتے کرتے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

کیا دیکھا نہیں؟......(الم تر۔ اولم یروا)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ۔ (ابراھیم:)

اے مخاطب کیا تو نے دیکھا نہیں، اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک بنایا

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً۔ (حج:)

اے مخاطب کیا تم نے دیکھا نہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا، پس جس سے زمین سرسبز ہو گئی

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ۔ (حج:)

اے مخاطب! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ نے زمین کی تمام چیزوں کو تمہارے تابع بنا دیا

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ۔ (نور:)

کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک بادل کو دوسرے بادل کی طرف چلاتا ہے پھر ان کو جمع کرتا ہے، پھر اس کو تہہ بتہہ کرتا ہے، پھر تو دیکھتا ہے کہ بارش اس کے درمیان سے نکلتی ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ۔

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ۔ (زمر:)

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کو زمین میں چشمے سے جاری کیا

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ (مجادلہ:)

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے

واقعات

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ۔ (بقرہ:)	کیا تمہیں ان لوگوں کا قصہ یاد نہیں جو موت سے بچتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں اپنے شہر سے نکلے
اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَاجَّ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ رَبِّہٖ۔ (بقرہ:)	کیا تمہیں اس شخص کا قصہ یاد نہیں جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں مباحثہ کیا تھا
اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ۔ (فجر)	کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تیرے رب نے قومِ عاد کے ساتھ کیا کیا؟
اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ۔ (فیل:۱)	کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تیرے رب نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

اَوَلَمْ یَرَوْا:

اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الْاَرْضِ کَمْ اَنْۢبَتْنَا فِیْھَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍ کَرِیْمٍ۔ (شعراء:)	کیا انہوں نے زمین کو دیکھا نہیں کہ ہم نے زمین میں کس قدر عمدہ عمدہ بوٹیاں اگائیں!
اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ۔	کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کر دیتا ہے، اور جس کے لئے چاہے رزق تنگ کر دیتا ہے
اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ۔ (سجدہ:)	کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم خشک پڑی ہوئی زمین تک پانی کو پہنچاتے ہیں
اَوَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَھْلَکْنَا قَبْلَھُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ۔ (یٰس:)	کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ کہ ہم اس سے پہلے کتنی بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں

اَوَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ فَوۡقَهُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقۡبِضۡنَ۔ (ملك:)

کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا کہ وہ پر پھیلائے اڑتے ہیں اور کبھی پر سمیٹ لیتے ہیں

اس کی نشانیاں (ومن اٰیاتہٖ)

وَمِنۡ اٰیٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ۔ (روم:)

اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا

وَمِنۡ اٰیٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡكُنُوۡۤا اِلَیۡهَا۔ (روم:)

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہاری جنس میں سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام حاصل کرو

وَمِنۡ اٰیٰتِهٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِكُمۡ وَاَلۡوَانِكُمۡ۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور تمہارے لب ولہجہ اور رنگ وروپ کو الگ الگ بنایا

وَمِنۡ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّهَارِ وَابۡتِغَآؤُكُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم رات اور دن میں سوتے ہو اور اللہ کے فضل کو تلاش کرتے ہو

وَمِنۡ اٰیٰتِهٖ یُرِیۡكُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّطَمَعًا۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تم کو بجلی دکھاتا ہے جس سے ڈر بھی لگتا ہے اور اُمید بھی ہوتی ہے

وَمِنۡ اٰیٰتِهٖۤ اَنۡ تَقُوۡمَ السَّمَآءُ وَالۡاَرۡضُ بِاَمۡرِهٖ۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔

وَمِنۡ اٰیٰتِهٖۤ اَنۡ یُّرۡسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ (روم:)

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے، وہ خوشخبری دیتی ہیں۔

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ۔ (فصلت:)

اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات، دن، سورج اور چاند،

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً۔ (فصلت)

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے خوف زدہ۔

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ۔ (شوریٰ:)

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ سمندروں میں پہاڑوں کی طرح اونچے جہاز چلتے ہیں

لوگو! تم ہی بتاؤ {أرأیتم}

قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِهٖ۔ (الانعام)

آپ کہہ دیجئے کہ تم بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کانوں کی سُنوائی اور آنکھوں کی بینائی کو لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو تمہیں یہ واپس دیدے۔

قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ۔ الخ

آپ کہہ دیجئے کہ تم بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر قیامت تک رات کا اندھیرا لے آئے تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو روشنی لیکر آئے۔

قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى۔ الخ (قصص)

آپ کہہ دو کہ تم بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر قیامت تک دن لائے۔ تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو رات لے آئے۔

اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ۔ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ۔

تم یہ تو بتاؤ کہ جو تم اپنی عورتوں کے رحم میں منی ٹپکاتے ہو تو کیا تم اس کو آدمی بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں۔

أَفَرَأَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُونَ ۔ ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ أَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ (واقعه)

اچھا تم یہ تو بتاؤ کہ جو بیج زمین میں تم بوتے ہو وہ تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔

أَفَرَأَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۔ ءَ أَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ۔

اچھا یہ تو بتاؤ کہ جو تم پانی پیتے ہو اس کو بادلوں سے تم اتارتے ہو یا ہم اتارتے ہیں۔

أَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۔ ءَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِؤُوْنَ ۔ (واقعه)

تم یہ بتاؤ جو آگ تم جلاتے ہو اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّأْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۔ (ملك)

آپ ان سے کہیے کہ تم بتاؤ اگر تمہارا پانی نیچے اتر کر غائب ہو جائے پھر کون ہے جو تمہارے پاس میٹھے پانی کو لائے۔

مشیتِ ایزدی۔ یشاء

(۱) يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (بقره)

اللہ تعالیٰ جسے چاہیں اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔

(۲) وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۔ (بقره)

اللہ تعالیٰ جسے چاہیں ہدایت عطا فرماتے ہیں۔

(۳) يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ (مدثر)

اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گمراہ کرتے ہیں۔

(۴) يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ (بقره)

اللہ تعالیٰ جسے چاہیں رزق عطا فرماتے ہیں۔

(۵) يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ (بقره)

اللہ تعالیٰ جسے چاہیں سلطنت عطا کرتے ہیں

(۶) يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ (بقره)

اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں حکمت عطاء فرماتے ہیں۔

(۷) يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ (بقره)

اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہیں اجر کو دوگنا کر دیتے ہیں۔

(۸) فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ (بقرہ)	پس اللہ تعالیٰ جس کی چاہیں مغفرت فرما دیتے ہیں۔
(۹) وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ (بقرہ)	اور اللہ تعالیٰ جسے چاہیں عذاب دیتے ہیں
(۱۰) یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ تمہاری شکلیں بناتا ہے رحموں میں جیسے چاہے
(۱۱) یُؤَیِّدُ بِنَصْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ جس کی چاہے اپنی مدد کے ذریعہ مدد کرتا ہے۔
(۱۲) یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے۔
(۱۳) یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ (آل عمران)	اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔
(۱۴) ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (مائدہ)	یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطاء کرتا ہے۔
(۱۵) یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (مائدہ)	مشرکین کے علاوہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے معاف کردیتا ہے۔
(۱۶) اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ (اعراف)	بے شک زمین اللہ کی ہے اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے وارث بناتا ہے
(۱۷) یَمُنُّ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ (ابراھیم)	اللہ تعالیٰ جس پر چاہیں احسان کرتے ہیں۔
(۱۸) یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ۔ (سباء)	اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے رزق وسیع کرتا ہے اور جس کے لئے چاہے رزق تنگ کرتا ہے۔
(۱۹) یَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ (عنکبوت)	اللہ تعالیٰ جس پر چاہتے ہیں رحم کرتے ہیں۔
(۲۰) فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُہٗ فِی السَّمَآءِ کَیْفَ یَشَآءُ (الرعد)	پھر وہ ہوا بادلوں کو اٹھاتی ہے پھر اللہ بادلوں کو آسمان میں پھیلاتا ہے جیسے چاہے۔

(۲۱) يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (فاطر) — وہ بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہے گراتا ہے۔

(۲۲) يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ (فاطر) — اللہ تعالیٰ جتنا چاہے مخلوق کو زیادہ کرتا ہے۔

(۲۳) يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ (فاطر) — اللہ تعالیٰ جسے چاہے سناتا ہے۔

(۲۴) يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِي رَحْمَتِهٖ (شوریٰ) — اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔

(۲۵) يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (شوریٰ) — اللہ تعالیٰ جسے چاہے چن لیتا ہے۔

(۲۶) يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ (شوریٰ) — اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے اندازے سے اتارتا ہے۔

(۲۷) يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا (شوریٰ) — اللہ تعالیٰ جسے چاہے بچیاں دیتا ہے۔

(۲۸) وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ (شوریٰ) — اور اللہ جسے چاہے بچے دیتا ہے۔

(۲۹) يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا (شوری) — اللہ تعالیٰ جسے چاہے بانجھ بنادے۔

(۳۰) وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (التکویر) — تم اللہ رب العالمین کی چاہت کے بغیر کچھ نہیں چاہ سکتے۔

علمِ الٰہی (یعلم)

(۱) يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ (بقرہ) — اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں اور اصلاح کرنے والوں کو جانتا ہے۔

(۲) يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ (بقرہ) — اللہ کو معلوم ہے جو تمہارے جی میں ہے سو تم اس سے ڈرتے رہو۔

(۳) يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ (احزاب) — اللہ کو معلوم ہے جو تمہارے دلوں میں ہے

(۴) یَعْلَمُ مَا تُکِنُّ فِیْ صُدُوْرِھِمْ (قصص)
اللہ جانتا ہے اسکو جس کو ان کے سینے چھپاتے ہیں۔

(۵) یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ (بقرہ)
اللہ جانتا ہے جو انکے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔

(۶) یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (ال عمران)
اللہ جانتا ہے اُن چیزوں کو جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔

(۷) یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ (نمل)
اللہ جانتا ہے اُن چیزوں کو جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو۔

(۸) یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی (طٰہٰ)
اللہ کو خبر ہے چُھپی ہوئی بات کی اور بالکل پوشیدہ بات کی۔

(۹) یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَھْرَکُمْ (انعام)
اللہ تمہارے راز کو جانتا ہے اور ظاہر چیزوں کو جانتا ہے۔

(۱۰) یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ (نور)
اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

(۱۱) یَعْلَمُ الْجَھْرَ وَمَا یَخْفٰی (اعلی)
اللہ تعالیٰ جانتا ہے ظاہر اور پوشیدہ چیز کو۔

(۱۲) یَعْلَمُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ (توبہ)
اللہ تعالیٰ اُن کے راز کو اور اُنکے مشوروں کو جانتا ہے۔

(۱۳) یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ (شوری)
اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(۱۴) یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ (عنکبوت)
اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

(۱۵) یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ (انعام)
اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(۱۶) یَعْلَمُ اَعْمَالَکُمْ (محمد)
اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔

(۱۷) یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (انعام)
اللہ جانتا ہے جو خشکی اور تری میں ہے

(۱۸) يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا (هود) — اللہ تعالیٰ رہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور اُس جگہ کو جانتا ہے جہاں سونپا جائے گا۔

(۱۹) يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثٰى (رعد) — اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو پیٹ میں رکھتی ہے ہر مادہ۔

(۲۰) قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ (نور) — اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس حال کو جس پر تم ہو۔

(۲۱) يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ (لقمان) — اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ماؤں کے رحموں میں ہے۔

(۲۲) يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا (سباء) — جو زمین داخل ہوتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اللہ اسکو جانتا ہے۔

(۲۳) يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (زمر) — اللہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینے میں پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے۔

(۲۴) يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ (حجرات) — اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے۔

(۲۵) وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ (مدثر) — اور تمہارے رب کے لشکروں (ملائکہ کی تعداد) کو اللہ ہی جانتا ہے۔

(۲۶) وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا (انعام) — اور جو پتہ بھی زمین پر گرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں۔

(۲۷) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ (انعام) — اور اللہ کے پاس ہے خزانہ غیب کی چابیاں، اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(۲۸) وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ (حجر) — ہم تمہارے اگلوں کو بھی جانتے ہیں۔

(۲۹) وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ (حجر) — اور ہم تمہارے پچھلوں کو جانتے ہیں

شداد کی جنت اور خدا کی پکڑ

کہتے ہیں کہ قومِ عاد میں دو بادشاہ بڑے زبردست ہوئے ہیں۔ ایک شدید دوسرا شداد۔ شداد نے اپنے بھائی شدید کے مرنے کے بعد سلطنت کو کمالِ عروج پر پہنچا دیا تھا۔ کہ چار سو سے زائد بادشاہ اس کے مطیع و فرمانبردار تھے۔ اور روئے زمین کے کسی بادشاہ کو اس سے مقابلہ کی طاقت نہ تھی۔ اس لئے مغرور و متکبر ہو کر اس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا تھا۔ اس زمانہ کے علماء نے اس کو بہت سمجھایا۔ خدا کا خوف دلایا۔ اللہ کی عبادت کی رغبت دلائی۔ مگر وہ نہ مانا اور کہا کہ میرے پاس سب کچھ موجود ہے۔ کسی کی عبادت سے اور کیا حاصل کروں؟ اس سے کہا گیا کہ دنیا کی یہ دولت و سلطنت فانی ہے۔ اللہ کی عبادت سے ایسی جنت ملے گی جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ کبھی فنا نہ ہوگی اور وہ اس تمام دنیا سے بہتر ہوگی۔ اس نے پوچھا اس جنت کی اور کیا خوبیاں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جنت کی خوبیاں بیان کیں۔ اس نے کہا مجھے جنت کی ضرورت نہیں۔ میں تو دنیا میں ایسی جنت بنا سکتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اپنے سو (۱۰۰) معتبر اور فنِ تعمیر کے ماہرین کو جنت کی تعمیر پر مقرر کیا اور ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار آدمی متعین کئے اور حکم دیا کہ سونے چاندی کی کانیں تلاش کرو اور ان کی اینٹیں بناؤ۔ دفینے اور خزانے سب نکلوالو اور کوہِ عدن کے قریب ایک چالیس (۴۰) کوس مربع شہر (ارم) کی بنیاد ڈال دی۔ کہتے ہیں کہ اس کی بنیادیں اتنی گہری کھودی گئیں کہ پانی کے قریب پہنچ گئی تھیں۔ اور اُن کو سنگِ سلیمانی سے بھروا دیا تھا۔ جب بنیادیں زمین کے برابر ہو گئیں تو اوپر سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کی گئی اور پانچ سو گز کی بلندی دیواروں کی رکھی گئی۔ جب سورج نکلتا تو دیواروں کی روشنی اور چمک سے آنکھیں چکا چوند ہو جاتیں۔ پھر اس چار دیواری میں ہزار محل اور ہر محل میں ہزار ستون تعمیر کئے گئے اور ہر ستون کو جواہرات سے مرصع کیا گیا۔ اور درمیان شہر میں ایک نہر جاری کی گئی اور ہر ہر مکان میں حوضیں بنائی گئیں۔ اس نہر سے ہر مکان تک ایک چھوٹی نہر جاری کی گئی۔ جن سے وہ

حوضیں لبالب بھری رہتیں اور ہر مکان میں فوارے اچھلتے رہتے تھے۔ ان نہروں کی پٹڑیاں یاقوت، زمرد، مرجان اور نیلم سے سجائی گئی تھیں۔ نہروں کے کناروں پر درخت لگائے گئے تھے۔ جن کی جڑیں، شاخیں اور پتے زمرد کے اور پھول پھل موتیوں اور یاقوتوں کے تھے۔ محلات کی دیواروں پر مشک وزعفران، عنبر وگلاب کی لپائی کی گئی تھی اور سونے چاندی کے پانی سے تپائی کرائی گئی تھی، یاقوت و جواہرات کے خوبصورت وخوش آواز پرندے بنا کر درختوں پر بٹھائے گئے تھے۔ شہر کے گرداگرد سونے کے ہزار مینار تعمیر کرائے تھے۔ جن پر حفاظتی فوجیں بیٹھتیں۔ جب شہر بن کر تیار ہو گیا تو حکم دیا کہ پورے شہر میں عمدہ قالین اور ریشمی فرش بچھا دیئے جائیں اور سونے کے برتنوں سے محلات کو سجا دیا جائے اور کسی نہر میں دودھ کسی میں شہد، کسی میں شراب وشربت اور کسی میں پانی جاری کر دیا جائے۔ بازاروں اور دکانوں کو بھی کمخواب وزربفت سے سجا دیا گیا۔ سب کو حکم دیا گیا کہ اپنے اپنے کام میں مصروف رہیں اور شہر کے باشندوں کو انواع واقسام کے پھل عمدہ کھانے پہنچائے جائیں۔ بارہ برس میں (اور صاحبِ تفسیر حقانی لکھتے ہیں تین سو برس میں) یہ شہر ارم تیار ہوا اور حکم ہوا کہ تمام اُمراء وارکانِ دولت اس شہر میں جا کر آباد ہوں۔ اور خود بڑے غرور کے ساتھ اپنے لشکروں کے ہمراہ اپنی اس جنت کی طرف چلا اور واعظوں سے کہا کہ تم ایسی جنت کے لئے مجھے کہتے ہو کہ کسی دوسرے کے سامنے میں پست و ذلیل بنوں اور سر جھکاؤں؟ میری شان وشوکت والی جنت، میری بے نیازی اور دولت وثروت کا تم کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر لو۔ جب وہ اپنی جنت کے قریب پہنچا تو لوگ غول کے غول شہر ارم (جنت) کے دروازوں پر آئے اور زر و جواہر اس پر نچھاور کرنے لگے۔ جب وہ اپنی خود ساختہ جنت کے دروازہ پر پہنچا تو ایسی حالت میں کہ اس کا ایک قدم دروازہ کے اندر اور ایک باہر تھا آسمان سے ایک ایسی کڑک (سخت آواز) آئی کہ وہ سب وہیں ہلاک ہو گئے اور بادشاہ بھی دروازہ پر گر کر مر گیا اور اپنی بنائی ہوئی جنت کے دیدار کی حسرت بھی اپنے دل میں لے گیا۔ بعض کتابوں میں یہ ہے کہ ملک الموت سے حق تعالیٰ نے پوچھا کہ کسی کی روح قبض کرتے ہوئے تجھ کو رحم بھی آیا؟ عرض کیا دو شخصوں پر رحم آیا اگر آپ کا حکم نہ ہوتا تو میں ہرگز

ان کی روح نہ نکالتا۔ ایک تو جب سمندر میں کشتی اُلٹ گئی تھی اور وہ اپنی ماں کے ساتھ ایک تختہ پر رہ گیا تھا اور حکم ہوا تھا کہ اس کی ماں کی روح قبض کر لے۔ اس وقت اس بے آسرا بچہ پر مجھے بہت رحم آیا تھا۔ دوسرا وہ بادشاہ جس نے دنیا میں جنت تعمیر کرائی تھی اور وہ اس کو ایک نظر دیکھ بھی نہ سکا۔ حق تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا۔ یہ بادشاہ وہی بے آسرا بچہ ہی تو تھا۔ اس کو ہم نے اپنی قدرت سے پالا پوسا اور اس مرتبہ اور جاہ وجلال تک پہنچایا مگر اس نے ہماری عبادت سے تکبر کیا اور وہ بدنصیب اس طرح ہلاک کر دیا گیا۔ وہ تختہ بہتا ہوا جب کنارے پہنچا تھا تو دھوبی نے اس کو کھینچ کر اس کی ماں کی لاش کو دفنا دیا اور اس بچہ کو اس مہتر کو دے دیا تھا جس کے اولاد نہ تھی۔ جب وہ سات سال کا ہوا تو وہ ایک دن بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ یکبارگی شور ہوا کہ بادشاہ کی سواری آتی ہے، سب بچے مارے خوف کے بھاگ گئے مگر یہ وہیں کھڑا ہوا بادشاہ اور اس کے لشکر کا تماشا دیکھتا رہا۔ بادشاہ معہ لشکر گزر گیا۔ گری پڑی چیز اٹھانے والے جو لشکر کے پیچھے چلا کرتے گزرے تو ان میں سے ایک کو ایک پوٹلی ملی۔ جس میں سُرمہ دانی اور سلائی تھی۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا اگر تمہاری رائے ہو تو میں اُسے استعمال کرلوں۔ شاید یہ میری آنکھوں کی تکلیف کے لئے مفید ہو۔ انہوں نے کہا کہ مناسب نہیں۔ نہ معلوم فائدہ دے یا نقصان کرے۔ پہلے کسی اور کی آنکھوں میں لگا کر دیکھ۔ اگر فائدہ ہو تو تو بھی لگا لینا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا تو ایک ٹیلہ پر اس لڑکے کو کھڑے ہوئے دیکھا اور یہ سُرمہ اس کی آنکھوں میں لگا دیا۔ اس سُرمہ کے لگتے ہی زمین کے خزانے اس کو نظر آنے لگے۔ یہ لڑکا بہت چالاک تھا شور مچانے لگا۔ اے ظالمو! تم نے میری آنکھیں پھوڑ دیں۔ میں بادشاہ سے تمہاری شکایت کروں گا وہ لوگ گرتے پڑتے سُرمہ دانی وہیں چھوڑ کر بھاگے۔ یہ گھر آیا اور مہتر سے یہ حقیقت بیان کر دی۔ مہتر نے کہا یہ گدھے خچر موجود ہیں۔ رات میں مخصوص اور معتبر مزدوروں کو لے جا کر کھود لائیں گے۔ چنانچہ بہت سا مال جمع کرلیا اور سب گاؤں والوں کو اپنی طرف مائل کر کے اس گاؤں کے سردار کو مار ڈالا اور یہ لڑکا خود گاؤں کا سردار بن گیا۔ حکام کو خبر پہنچی تو انہوں نے اس کو سزا دینی چاہی۔ مگر اس نے اپنی فوج تیار کر کے ان کا مقابلہ کیا اور کامیاب ہوا۔ چند روز میں

بادشاہ مر گیا۔ تو اس کے تخت و تاج پر بھی قبضہ کر لیا۔ پھر اس کی بادشاہت کو اتنی ترقی ہوئی کہ بہت سے بادشاہ اس کے اطاعت گزار بن گئے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ معتبر تفسیروں میں لکھا ہے کہ جب یہ بادشاہ اور اس کا لشکر آسمانی کڑک سے ہلاک ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس شہر ارم کو دنیا کی نگاہوں سے چھپا دیا۔ مگر کبھی کبھی عدن کے گرد و نواح کے لوگوں کو اس کی روشنی اور جھلک اس جگہ محسوس ہوتی ہے اور یہ اس کی دیواروں کی روشنی ہے۔

عبداللہ بن قلابہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اتفاق سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا گزر اس طرف کو ہوا۔ وہاں جا کر ایک اونٹ بھاگ گیا جب لوگ اس کو ڈھونڈنے نکلے تو اس شہر کے میناروں اور دیواروں کو دیکھ کر حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ تو اس جنت کا نمونہ ہے جس کی خبر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔ سوچا شاید یہ خواب ہے۔ اندر پہنچے شہر کو دیکھا کوئی آدمی وہاں نہ تھا۔ کچھ جواہرات اور یاقوت نظر پڑے تو اپنی چادر میں بھر لیے اور امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ بیان کیا۔ پوچھا تم نے یہ خواب نیند میں دیکھا ہے یا بیداری میں؟ انہوں نے کہا صاحب! بیداری میں دیکھا ہے اس شہر کی تفصیلات بتلاتے ہوئے وہ یاقوت و جواہر بھی پیش کر دیئے۔ حضرت امیر معاویہؓ کو تعجب ہوا۔ اہلِ علم سے معلوم کیا کہ دنیا میں کوئی شہر ایسا ایسا بھی ہے۔ علماء نے قرآن کی یہ آیت اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ پڑھ کر بتایا کہ شہر ارم ہے جو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک شخص وہاں جائے گا جس کا حلیہ یہ ہوگا کہ وہ کوتاہ قد، سُرخ رنگ ہوگا اور اس کی اَبرو و گردن پر دو تل ہوں گے۔ وہ اپنے اونٹ کو تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچے گا۔ دیکھا گیا تو وہ سب نشانیاں اس شخص میں ثابت ہوئیں۔ (ملخص از فتح العزیز)

اس واقعہ کو اگر صحیح تسلیم کر لیا جائے تو یہ واقعہ قوم عاد کے ایک خاص شخص شداد بن عاد کا ہوگا۔ کہ اُس پر اور اس کی بنائی ہوئی جنت پر عذاب نازل ہوا اور پہلی تفسیروں (پر جن کو جمہور مفسرین نے اختیار کیا ہے) یہاں قومِ عاد کے معذّب ہونے کا بیان ہے۔ واللہ

تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔[1]

بڑے بڑے فرشتے ☆

حدیث ۱: اَتَانِیْ مَلَکٌ بِرِسَالَۃٍ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ رَفَعَ رِجْلَہٗ فَوَضَعَھَا فَوْقَ السَّمَآءِ وَالْاُخْرٰی فِی الْاَرْضِ ثُمَّ لَمْ یَرْفَعْھَا۔

(۱) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغام لے کر آیا اُس نے ایک پاؤں اُٹھایا اور اُسکو آسمان پر رکھا اور اُسکا دوسرا پاؤں زمین پر تھا اور اُس نے زمین سے پاؤں نہیں اٹھایا۔

حدیث ۲: اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَکٍ مِّنْ مَّلَائِکَۃِ اللّٰہِ مِنْ حَمَلَۃِ الْعَرْشِ اَنَّ مَا بَیْنَ شَحْمَۃِ اُذُنَیْہِ اِلٰی عَاتِقِہٖ مَسِیْرَۃُ سَبْعِ مِائَۃِ سَنَۃٍ۔

(۲) آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ اللہ کے فرشتوں میں سے حاملین عرش کی خلقت بیان کروں اُس فرشتے کے کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ ۷۰۰ سال کی مسافت کے بقدر ہے۔

حدیث ۳: اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَکٍ مِّنْ حَمَلَۃِ الْعَرْشِ رِجْلَاہُ فِی الْاَرْضِ السُّفْلٰی وَعَلٰی قَرْنِہِ الْعَرْشُ وَبَیْنَ شَحْمَۃِ اُذُنِہٖ وَعَاتِقِہٖ خَفَقَانُ الطَّیْرِ مَسِیْرَۃَ سَبْعِ مِائَۃِ عَامٍ۔

(۳) آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ میں حاملین عرش میں سے کسی فرشتہ کی خلقت بیان کروں اُس کے دونوں پاؤں تحت الثریٰ میں ہیں اور اُس کا سر عرش معلیٰ تک پہنچ رہا ہے اور اس کے کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ پرندے کی ۷۰۰ سال اڑان کے بقدر ہے۔

۱۔ درسی تفسیر ص ۲۰۶ پارہ ۳۰

☆ الروایات الآتیۃ فی ذیل ھذا العنوان کلھا من کنز العمال (۶/ ۱۳۶۔ ۱۳۸) وھی تخلو عن الوضع

حدیث ۴: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِبَعْضِ عَظَمَةِ اللهِ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهُ إِسْرَافِيلُ زَاوِيَةٌ مِّنْ زَوَايَا الْعَرْشِ عَلٰى كَاهِلَةٍ قَدْ مَرَقَتْ قَدَمَاهُ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى وَمَرَقَ رَأْسُهُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ الْعُلْيَا فِي مِثْلِهِ مِنْ خَلِيقَةِ رَبِّكُمْ۔

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غور سے سنو! میں تمہیں اللہ کی کچھ عظمت و بڑائی کی خبر دیتا ہوں کہ اللہ کے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کو اسرافیل کہتے ہیں انہوں نے عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا ہے اس کے پاؤں تحت الثریٰ میں ہیں اور اُسکا سر ساتویں آسمان تک پہنچا ہوا ہے اور اسی طرح آپکے رب کی مخلوق میں اور بھی ہیں۔

حدیث ۵۔ رَأَيْتُ جِبْرِيلَ عِنْدَ السِّدْرَةِ وَعَلَيْهِ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ يَنْتَشِرُ رِيشُهُ تَهَاوِيلُ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبریل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا کہ اُن کے چھ سو (۶۰۰) پر ہیں جن کو وہ پھیلائے ہوئے ہیں اُن کے پر سُرخ (یاقوت) کے موتیوں سے سجے ہوئے ہیں۔

ہمارا سب کچھ اللہ کے لیے ہے

حدیث قدسی:

قَلْبُكَ لِي.. فَلَا تُدْخِلْ فِيهِ حُبَّ غَيْرِي . وَلِسَانُكَ لِي.. فَلَا تَذْكُرْ بِهِ أَحَدًا غَيْرِي.. وَبَدَنُكَ لِي.. فَلَا تَشْغَلْهُ بِخِدْمَةِ غَيْرِي.. وَإِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا... فَلَا تَطْلُبْهُ إِلَّا مِنِّي[1]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم تیرا دل میرے لئے ہے تو میرے غیر کی محبت اس میں داخل نہ کر اور تیری زبان میرے لئے ہے تو اس کے ذریعے میرے کسی غیر کو

۱۔ تفسیر الرازی (۱۷۵/۳۲)

یاد نہ کر اور تیرا بدن میرے لئے ہے تو میرے غیر کی خدمت میں اسکو مشغول نہ کر اور جب تجھے کوئی چیز چاہئے تو مجھ سے ہی مانگ۔

میں نے تمہیں اسلئے پیدا نہیں کیا؟

مَا خَلَقْتُكُمْ وَبِيْ اِلَيْكُمْ حَاجَةٌ اِلَّا اَنْ تَسْاَلُوْنِيْ (فی روایة: تَسْتَغْفِرُوْنِيْ) فَاَغْفِرَ لَكُمْ وَتَسْاَلُوْنِيْ فَاُعْطِيَكُمْ[1]

''میں نے تمہیں اس لیے پیدا نہیں کیا کہ مجھے کوئی تمہاری ضرورت تھی، ہاں تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں مغفرت کروں گا اور اسی طرح کچھ اور مانگو تو وہ بھی عطا کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کا بندے سے شکوہ کہ تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا؟

(غریبوں کی خدمت و دادرسی کرو تو وہیں خدا ملتا ہے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ. قَالَ يَارَبِّ! وَكَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؛ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْعُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهُ؛ يَا ابْنَ اٰدَمَ! اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَارَبِّ وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؛ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؛ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؛ يَا ابْنَ اٰدَمَ! اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ؛ قَالَ: يَارَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؛ قَالَ: اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ

1۔ روح المعانی (۱۹/۵۵) وتفسیر الثعلبی (۱/۱۶۳۸) وھذا مروی عن ولید بن ولید فی تفسیر الآیة "قل ما یعبئو بکم ربی لولا دعاؤ کم" واللفظ لآخر الذکر

فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ [1]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اے ابن آدم میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میں آپ کی کیسے عیادت کرتا حالانکہ آپ تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو نہیں جانتا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو تُو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ تجھے کیا خبر اگر تو اُسکی عیادت کر لیتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا تو وہ بندہ عرض کرے گا کہ میرے رب میں آپ کو کیسے کھلاتا حالانکہ آپ تو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اُس کو کھانا نہیں کھلایا تھا۔ تجھے کیا خبر اگر تو اُس کو کھانا کھلا دیتا تو تُو اُس کو میرے پاس پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پلاتا حالانکہ آپ تو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اس کو پانی نہیں پلایا تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو تو اُس کو میرے پاس پاتا۔

بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا بندے سے سوال میں نے تجھے یہ یہ نہ دیا تھا؟

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ يُؤْتٰى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ اللهُ لَهُ اَلَمْ اُكْرِمْكَ، وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ ؟ [في رواية]: اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ ؟

---

[1] صحیح مسلم (۸/ ۱۳)، رقم (۶۷۲۱)

فَيَقُوْلُ: بَلٰى

قَالَ: فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟

فَيَقُوْلُ: لَا

فَيَقُوْلُ لَهُ: اَلْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ [1]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ وابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائیگا تو اللہ تعالیٰ اُسے فرمائیں گے کہ تُو بتا میں نے تجھے عزت نہیں دی تھی فرمائیں گے میں نے تجھے سردار نہیں بنایا تھا کیا میں نے تیرا نکاح نہیں کرایا تھا؟ کیا میں نے تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کئے تھے اور میں نے تجھے چھوڑا تا کہ تو سردار بن جائے اور تا کہ تجھے سردار بنایا جائے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ کیا میں نے تجھے آنکھیں اور کان نہیں دیئے تھے اور مال واولاد نہیں دیا اور کیا میں نے تجھے چھوڑ نہیں دیا تا کہ تو سردار ہو جائے اور تو خوش حال ہو جائے تو وہ بندہ عرض کرے گا۔ جی آپ نے مجھے یہ ساری نعمتیں عطاء کی تھیں راوی کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرا کیا گمان تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ وہ بندہ عرض کرے گا نہیں میرا آپ سے ملنے کا گمان نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائیں گے کہ آج کے دن میں بھی تجھے ایسے بُھلا دیتا ہوں جیسے تو نے مجھے بُھلا دیا تھا۔

دوسرا سوال تو نے ان نعمتوں میں کیا کیا؟

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ: يُجَاءُ اِبْنُ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ فَيَقُوْلُ اللهُ لَهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ۔ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِيْكَ بِهِ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهِ اِلَى النَّارِ [2]

1۔ رواہ مسلم بعضہ (۸/۲۱۶) والترمذی بعضہ (۴/۶۱۹) وکذا فی شعب الایمان (۱/۲۴۹)

2۔ سنن الترمذی (۴/۶۱۸)، رقم (۲۴۲۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن آدم کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس حال میں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح ہوگا پھر اسکو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ میں نے تجھے عطاء کیا اور میں نے تجھے مالک بنایا اور میں نے تجھ پر انعام کیا اور تو نے ان نعمتوں کے بدلہ میں کیا کیا؟ تو بندہ کہے گا اے میرے رب میں نے مال جمع کیا اور اس کو بڑھایا اور جتنا ملا تھا اس سے زیادہ بنا کر چھوڑ آیا آپ مجھے دنیا میں واپس بھیج دیجئے تا کہ میں وہ مال واپس لے کر آؤں تو یہ وہ بندہ ہوگا جس نے کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی ہوگی لہٰذا اس کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

نیک و بد کے ساتھ اللہ و جبریل کا معاملہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ: فَیُحِبُّهٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ. وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ فَیَقُوْلُ: اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ فَیُبْغِضُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ: اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبریل علیہ السلام کو بلاتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں تم بھی اُس سے محبت کرو پھر جبریل علیہ السلام آسمان میں ندا لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے! اے آسمان والو تم بھی اُس سے محبت کرو تو آسمان والے اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اُس کے لئے قبولیت (محبت) کو زمین پر رکھ دیا جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی

1۔ الجمع بین الصحیحین البخاری و مسلم ۳/۱۶۷ و صحیح الاحادیث القدسیہ ۱/۱۸

بندے سے بغض (نفرت) کرتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں تم بھی اُس سے نفرت کرو پھر جبرئیل علیہ السلام اُس سے نفرت کرنے لگتے ہیں پھر جبرئیل علیہ السلام آسمان والوں میں نداء لگاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے نفرت کرتا ہے تم بھی اُس سے نفرت کرو پھر آسمان والے فرشتے بھی اُس سے نفرت کرنے لگتے ہیں پھر اُس کے لئے زمین میں نفرت ہی نفرت کو رکھ دیا جاتا ہے۔

بروز قیامت اللہ کی قدرت (أنا الملك)

(۱) اِنَّ اللهَ يَقْبِضُ الْأَرْضَ وَيَطْوِى السَّمٰوٰتِ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ ؛ اَيْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ؛ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؛ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟[1]

(۱) بے شک اللہ تعالیٰ زمینوں اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ دیں گے پھر اُن کو حرکت دیں گے پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ، کہاں ہیں ظالم لوگ؟ کہاں ہیں متکبر لوگ؟

(۲) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَطْوِى اللهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟ ثُمَّ يَطْوِى الْأَرَضِيْنَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ قَالَ اِبْنُ الْعَلَاءِ۔ بِيَدِهِ الْأُخْرٰى۔ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟[2]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹیں گے پھر اُن کو دائیں ہاتھ میں لیں گے پھر فرمائیں گے میں ہی بادشاہ ہوں کہاں ہیں جبار اور کہاں متکبرین پھر اللہ تعالیٰ زمینوں کو لپیٹیں گے پھر اُن کو بائیں ہاتھ میں لیں گے پھر

۱۔ بخاری وابن ماجہ بجمع بین باالروایات المختلفة

۲۔ ابوداؤد (۴/۲۷۶۳)

فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں جبار کہاں ہیں متکبرین؟؟

صلہ رحمی

۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اللّٰہُ: اَنَا اللّٰہُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ! خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَھَا مِنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَھَا وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَھَا قَطَعْتُہٗ۔[1]

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں ہی اللہ ہوں اور میں ہی رحمن ہوں اور میں نے رشتہ داری کو پیدا کیا ہے اور رحم (رشتہ داری) میرے نام (رحمن) سے نکلا ہے جس نے اس کو جوڑا میں اس کو اپنی رحمت سے جوڑوں گا اور جس نے اس کو توڑا میں اس کو اپنی رحمت سے کاٹ دوں گا۔

۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَاَلَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ۔[2]

ارشادِ نبوی ہے کہ جو یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق اور عمر میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے یعنی اپنے رشتہ داروں سے تعلقات جوڑے رکھے۔

کیا اللہ تعالیٰ کافی نہیں؟

۱۔ کَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا (نساء) اور اللہ تعالیٰ ہی حساب لینے والا کافی ہے۔

۲۔ کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا (نساء) اور اللہ تعالیٰ ہی دوست ہونے کے اعتبار سے کافی ہے۔

۳۔ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا (نساء) اور اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہونے کے لئے کافی ہے۔

۴۔ کَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا (نساء) اور اللہ تعالیٰ ہی جاننے والا کافی ہے۔

۱۔ المستدرک للحاکم ۴/۱۷۴

۲۔ صحیح مسلم ۸/۸

۵۔ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا (نساء) اور اللہ تعالیٰ ہی گواہ ہونے کیلئے کافی ہے۔

۶۔ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا (نساء) اور اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہونے کے لئے کافی ہے۔

۷۔ کَفٰی بِرَبِّکَ ھَادِیًا وَّنَصِیْرًا۔ (فرقان) اور تمہارا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کے لئے کافی ہے۔

۸۔ کَفٰی بِنَا حَاسِبِیْنَ (انبیاء) ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔

۹۔ کَفٰی بِرَبِّکَ بِذُنُوْبِ عِبَادِہٖ خَبِیْرًام بَصِیْرًا (اسراء) اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے والا اور دیکھنے والا ہونے کے اعتبار سے کافی ہے۔

سوالیہ طرز

۱۔ اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ (فصلت) کیا تیرا رب کافی نہیں ہے۔

۲۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (زمر) کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہے

اللہ تعالیٰ کی مغفرت وعذاب کے دو نمونے

(الف) نمونۂ مغفرت

۱۔ خوفِ خدا پر مغفرت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ رَجُلٌ یُسْرِفُ عَلٰی نَفْسِہٖ فَلَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِیْہِ: اِذَا اَنَا مُتُّ فَاحْرُقُوْنِیْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ لَیُعَذِّبَنِّیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَہٗ اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِہٖ ذَالِکَ فَاَمَرَ اللّٰہُ تَعَالَی الْاَرْضَ: اِجْمَعِیْ مَافِیْکِ مِنْہُ۔ فِیْ رِوَایَۃٍ اَدِّیْ مَا اَخَذْتِ فَفَعَلَتْ فَاِذَا ھُوَ

قَائِمٌ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ يَا رَبِّ! خَشْيَتُكَ. فَغَفَرَ لَهٗ۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص اپنی جان پر بڑا ظلم وگناہ کرتا تھا جب اُسکی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو تم مجھے جلا دینا اور مجھے پیس دینا اور میری راکھ ہوا (فضاء) میں بکھیر دینا، اللہ کی قسم اگر میرا رب مجھ پر قادر ہو گیا تو وہ مجھے سب جہنمی لوگوں سے زیادہ عذاب دیگا جب وہ شخص مر گیا تو اُس کی وصیت کے مطابق اُسکے ساتھ وہی کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو اس شخص کی راکھ کے ذرات تجھ میں ہیں تو اس کو جمع کر، ایک روایت میں ہے کہ اُسکی راکھ کے ذرات جو تو نے لئے ہیں تو ان کو ادا کر دو تو زمین نے اُسکے ذرات اکٹھے کر دیئے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو گیا، اللہ نے فرمایا کہ تجھے ایسا کرنے پر کس نے اُبھارا تو اس نے جواب دیا۔ اے میرے رب مجھے ایسا کرنے پر تیرے خوف اور ڈر نے اُبھارا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت کر دی۔

۲۔ زانیہ عورت کی ادنیٰ سی بات پر مغفرت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَآءِ فَغَفَرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِيْلَ اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔[2]

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک فاحشہ عورت (رنڈی) کی اتنی بات پر بخشش کر دی گئی کہ وہ چلی جا رہی تھی اُس نے ایک کنویں پر دیکھا کہ ایک کتا کھڑا ہوا ہے جس کی زبان پیاس کی شدت کی وجہ سے باہر نکلی پڑی ہے اور وہ مرنے کو ہے۔ اُس عورت نے اپنے پاؤں کا (چمڑا کا) موزہ نکالا اور اُس کو اپنی اوڑھنی میں باندھ کر کنویں میں سے

۱۔ صحیح البخاری ۳/ ۱۲۸۳)، رقم (۳۲۹۴)

۲۔ مشکوۃ المصابیح ۱/۴۲۸، متفق علیہ

پانی نکالا اور اُس کتے کو پلایا، اس پر اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی مغفرت فرما دی۔ حضور اکرم ﷺ سے کسی نے پوچھا کیا ہم لوگوں کو جانوروں کے ساتھ بھلائی میں بھی ثواب ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر جگر رکھنے والے (یعنی جاندار) پر احسان کرنے میں ثواب ہے"۔ (مسلمان ہو یا کافر، آدمی ہو یا جانور)۔

۳۔ کتے کو پانی پلانے پر مغفرت

عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ بِي فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔[1]

"حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی کہیں جا رہا تھا راستے میں اس کو شدید پیاس لگی، وہ ایک کنویں میں اترا اور پانی پی کر باہر آ گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا (کنویں کے کنارے) ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے مٹی چاٹ رہا ہے تو اس شخص نے اپنے جی میں کہا کہ اس کو بھی تو ایسے ہی پیاس لگی ہو گی جیسے مجھے لگی ہوئی تھی (یہ سوچ کر وہ کنویں میں اترا اور) اپنے موزے کو پانی سے بھرا، پھر اسے اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، پھر اس پر اللہ کا شکر بجا لایا اس عمل پر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔

۴۔ رحمتِ الٰہی کا جوش

عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔[2]

۱۔ اللؤلؤ والمرجان فیما اتفق علیہ الشیخان ۱/۶۹۹

۲۔ صحیح البخاری ۱/۲۳۳، رقم: ۲۶۴

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا اسے راستے پر ایک کانٹے دار شاخ پڑی ہوئی ملی تو اس شخص نے اسے راستے سے ایک طرف کر دیا اور اس (چھوٹی سی نیکی کو بجالانے) پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، اس پر اللہ عزوجل نے اس کی مغفرت فرمادی''۔

ف:۔ بے شک اس کی رحمت بخشش کے لئے بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

۵۔ظالم وجابر بادشاہ کی مغفرت

بخارا کا ایک حاکم بڑا سخت ظالم تھا۔ ایک دن وہ اپنی سواری پر جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک کتا نظر پڑا۔ جس کے خارش ہو رہی تھی اور سردی نے اس کو بہت ستا رکھا تھا۔ اس ظالم کی اس پر نگاہ پڑتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اپنے ایک نوکر سے کہا کہ اس کتے کو میرے گھر لے جا۔ میرے آنے تک اس کا خیال رکھو یہ کہہ کر وہ اپنے کام جہاں جا رہا تھا چلا گیا۔ جب واپس آیا تو اس کتے کو منگایا اور گھر کے ایک کونہ میں اس کو بندھوا دیا۔ اس کے سامنے ٹکڑا ڈالا۔ پانی رکھوایا اور اس کے بدن پر تیل ملوا کر ایک کپڑے کی جھول اس کے اوپر ڈلوائی۔ اس کے قریب آگ رکھوائی تاکہ اس کی گرمی سے اس پر سے سردی کا اثر زائل ہو جائے۔ اور اس قصہ کو دو ہی دن گزرے تھے کہ اس ظالم کا انتقال ہو گیا۔ ایک بزرگ نے جو اس کے مظالم اور اس کی حالت سے خوب واقف تھے اس کو خواب میں دیکھا، اس سے پوچھا کہ کیا گزری؟ اس نے کہا کہ حق تعالیٰ شانہ، نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا کہ تو کتا تھا (یعنی کتوں جیسے کام کرتا تھا انسانوں جیسے کام نہیں کرتا تھا) اس لئے ہم نے بھی ایک کتے ہی کو تجھے دے دیا۔ (یعنی اس خارشی کتے کے طفیل تیری بخشش کر دی) اور میرے ذمہ جو حقوق تھے ان کا خود ادا فرمانے کا ارادہ فرمالیا (مسامرات)

حق تعالیٰ شانہ، کی ذات بڑی کریم ہے، وہ سارے کریموں کا مالک ہے، بادشاہ ہے، اس کے کرم تک کوئی کہاں پہنچ سکتا ہے۔ کسی شخص کی کوئی ادنیٰ سی چیز بھی اس کو پسند آ جائے تو اس شخص کا بیڑا پار ہے۔ آدمی اس کی خوشنودی کی تلاش میں رہے، نامعلوم کس کی کیا

کون سی بات آقا کو پسند آجائے۔[1]

۶۔ بڑھاپے کی بدولت بخشش (اکرام الشیب)

حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَوَّاصِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، قَالَ: رَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ أَكْثَمَ الْقَاضِيَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ؟ قَالَ: أَوْقَفَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: يَا شَيْخَ السُّوْءِ، لَوْ لَا شَيْبَتُكَ لَأَحْرَقْتُكَ بِالنَّارِ. فَأَخَذَنِي مَا يَأْخُذُ الْعَبْدَ بَيْنَ يَدَيْ مَوْلَاهُ. فَلَمَّا أَفَقْتُ قَالَهَا ثَانِيَةً وَثَالِثَةً. فَلَمَّا أَفَقْتُ قُلْتُ: يَا رَبِّ! مَا هٰكَذَا حُدِّثْتُ عَنْكَ. فَقَالَ تَعَالَى: مَا حُدِّثْتَ عَنِّي؟ قُلْتُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ حَدَّثَنِي مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْلَ، عَنْكَ يَا عَظِيْمُ! إِنَّكَ قُلْتَ. مَا شَابَ لِي عَبْدٌ فِي الْإِسْلَامِ شَيْبَةً إِلَّا اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ أَنْ أُعَذِّبَهُ بِالنَّارِ، فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ صَدَقَ مَعْمَرٌ وَصَدَقَ الزُّهْرِيُّ وَصَدَقَ أَنَسٌ وَصَدَقَ نَبِيٌّ وَصَدَقَ جِبْرَئِيْلُ أَنَا قُلْتُ ذَالِكَ. اِنْطَلِقُوْا بِهٖ إِلَى الْجَنَّةِ۔[2]

نیک شخص محمد بن مسلم خواص نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن اکثم کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے دریافت کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اللہ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا: اے بُرے بوڑھے! اگر تیرا بڑھاپا نہ ہوتا تو میں تجھے آگ میں جلا دیتا، تو مجھے اس چیز نے پکڑ لیا جو غلام کو اس کے آقا کے سامنے پکڑ لیتی ہے (بے ہوشی)، تو جب مجھے افاقہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے دوسری اور تیسری

۱۔ فضائل صدقات ۲/۳۱۷

۲۔ فحۃ العرب ص ۲۰۸

مرتبہ یہی فرمایا، پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں نے عرض کیا: پروردگار! تیرے بارے میں مجھ سے اس طرح حدیث نہیں بیان کی گئی، توحق تعالیٰ نے فرمایا: میرے متعلق تجھ سے کیسی حدیث بیان کی گئی؟ تو میں نے عرض کیا: مجھ سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی معمر بن راشد نے، اُن سے ابن شہاب زہری نے، اُن سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، اُن سے آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اور اُن سے آپ نے، اے عظمت والے! تو نے فرمایا ہے: میرا کوئی بندہ اسلام میں بوڑھا نہیں ہوتا مگر میں اس سے شرماتا ہوں کہ اسے آگ میں عذاب دوں۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا: عبدالرزاق نے بھی سچ کہا، معمر نے بھی، زہری نے بھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی، میرے نبی نے بھی اور حضرت جبریل نے بھی سچ فرمایا، میں نے یہ کہا ہے، (اور ساتھ ہی فرشتوں کو حکم ہوا) اسے جنت میں لے جاؤ"۔

ب: نمونہ عذاب

۱۔ اپنی عبادت کے گھمنڈ اور دوسرے کی تحقیر پر ایک عابد کی پکڑ

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کَانَ رَجُلَانِ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُتَوَاخِیَیْنِ فَکَانَ اَحَدُهُمَا یُذْنِبُ وَالْاٰخَرُ یَجْتَهِدُ فِی الْعِبَادَةِ فَکَانَ لَا یَزَالُ الْمُجْتَهِدُ یَرَی الْاٰخَرَ عَلَی الذَّنْبِ فَیَقُوْلُ لَهٗ: اَقْصِرْ فَقَالَ: خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا؟ فَقَالَ: وَاللهِ لَا یَغْفِرِ اللهُ لَكَ.. اَوْلَا یُدْخِلُكَ اللهُ الْجَنَّةَ. فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَقَالَ [اَللهُ] لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ: اَکُنْتَ عَالِمًا بِیْ؟ اَوْ کُنْتَ عَلٰی مَا فِیْ یَدِیْ قَادِرًا؟ وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اِذْهَبْ وَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِیْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: اِذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی النَّارِ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَکَلَّمَ کَلِمَةً اَوْبَقَتْ دُنْیَاهُ

وَاٰخِرَتَهٗ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے دو شخصوں میں آپس میں بھائی چارہ تھا۔ اُن دونوں میں سے ایک خوب عبادت کرتا تھا اور وہ اپنے دوسرے ساتھی کو دیکھتا کہ وہ ہمیشہ گناہوں میں لگا ہوا ہے تو وہ نیک آدمی دوسرے سے کہتا اللہ کی نافرمانی سے رُک جا تو اُس کا ساتھی کہتا کہ تو مجھ کو میرے اور میرے رب کے معاملے پر چھوڑ دے کیا تو مجھ پر نگہبان (نگران) بنا کر بھیجا گیا ہے تو وہ نیک آدمی کہنے لگا اللہ تیری مغفرت نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا وہ دونوں فوت ہو گئے اور دونوں اللہ کے یہاں جمع ہو گئے اللہ نے اس عبادت گزار سے پوچھا کہ کیا تو مجھے جانتا ہے؟ یا اللہ رب العزت نے فرمایا کہ کیا تو ان چیزوں پر قادر ہے جو میرے قبضہ قدرت میں ہے اللہ تعالیٰ نے گنہگار سے فرمایا کہ تو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جا اور عبادت گزار کے لئے فرمایا کہ تم اس کو جہنم میں لے جاؤ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے، تحقیق اس نے ایسی بات کہی ہے کہ جس بات نے اس کی دنیا اور آخرت کو برباد کر دیا۔

۲۔ ایک بلی کی بدولت خدا کی گرفت

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ أَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاكُلُ مِنْ خُشَاشِ الْأَرْضِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيْ: حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا[2]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا کہ اُس بلی کو اِس عورت نے باندھ کر رکھا تھا اور نہ ہی اسے کچھ کھانے کو دیا اور نہ ہی پینے کو اور نہ اس کو کھلا چھوڑا تا کہ وہ خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی، یہاں تک کہ وہ ایسے ہی بھوکی مر گئی۔

۱۔ صحیح ابن حبان (۱۳/۲۰)، سنن ابی داود (۴/۴۲۷)

۲۔ صحیح مسلم (۸/۳۵)

خداوند تعالیٰ کی ملکیت (لِلّٰہِ)

۱۔ لِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (بقرہ)	اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ساری جہتیں ہیں (مشرق ومغرب)
۲۔ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ (بقرہ)	اور اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ہے زمین و آسمان کی ساری چیزیں۔
۳۔ لِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اٰل عمران)	اور آخر میں آسمان وزمین اللہ کا رہ جائے گا۔
۴۔ لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اٰل عمران)	اللہ تعالیٰ کے لئے آسمان و زمین کی بادشاہت ہے۔
۵۔ لِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ھود)	آسمان وزمین میں جتنی غیب کی باتیں ہیں اُن کا علم اللہ کو ہے۔
۶۔ لِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (رعد)	آسمان وزمین میں جتنی مخلوق ہیں وہ اللہ کیلئے سجدہ کرتی ہیں
۷۔ لِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (فتح:۴۰)	اللہ تعالیٰ کیلئے ہے آسمان وزمین کے لشکر۔
۸۔ لِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ (نحل)	آسمان وزمین میں جتنی چیزیں ہیں وہ ساری اللہ کی مطیع ہیں
۹۔ لِلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا۔ (رعد)	سارا اختیار خاص اللہ تعالیٰ کو ہے۔
۱۰۔ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعًا (فاطر:۱۰)	تمام عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔
۱۱۔ لِلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیْعًا (زمر:۴۴)	سفارش تو تمام تر اللہ کے اختیار میں ہے۔
۱۲۔ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ (روم:۴)	پہلے بھی اللہ کے اختیار میں تھا اور بعد میں بھی اللہ کے اختیار میں ہوگا۔

۱۳۔ لِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ۔ (انعام: ع ۱۴) — پس پوری حجت اللہ ہی کے لئے ہے۔

۱۴۔ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى۔ (اعراف: ۱۸۰) — اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں۔

۱۵۔ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى۔ (نحل) — اللہ کیلئے تو بڑی اعلیٰ درجہ کی صفات ثابت ہیں۔

۱۶۔ لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (زمر: ۳) — عبادت جو شرک سے خالص ہو اللہ کے لئے ہے۔

۱۷۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (انعام: ۵۷) — حکم کسی کا نہیں بجز اللہ کے۔

۱۸۔ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (انعام: ۱۶۲) — بے شک میری نماز اور میری عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا خالص اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۱۹۔ اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ (بقرہ)۔ — ساری قوت اللہ ہی کے لئے ہے۔

۲۰۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (بقرہ) — ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹیں گے۔

۲۱۔ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ — تحقیق سارا معاملہ اللہ کے لئے ہے۔

۲۲۔ اِنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ (قصص) — بے شک سچی بات اللہ کے لئے ہے۔

۲۳۔ اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ (جن: ۱۸) — جتنی مساجد ہیں وہ سب اللہ کے لئے ہیں۔

۲۴۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (یہ لفظ ۲۳ بار آیا ہے) — ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

وہی حمد کے لائق ہے کہ وہ عظیم صفات کا مالک ہے

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (فاتحہ) — تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ (انعام) — تمام تعریفیں اُس اللہ کے لائق ہیں جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے۔

۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰانَا اللّٰهُ. (اعراف)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس مقام تک پہنچایا ہے اور ہم نہیں پہنچ سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں نہ پہنچاتے

۴۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ. (ابرهیم)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق عطا کیے۔

۵۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ (اسراء)

تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ سلطنت میں اس کا شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اُس کا کوئی مددگار ہے۔

۶۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا. (کهف)

تمام خوبیاں اُس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل کی جس کتاب میں بالکل کجی نہیں ہے۔

۷۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ. (سباء)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جس کی ملکیت میں آسمان وزمین کی چیزیں ہیں۔

۸۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا. (فاطر)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں وزمین کو پیدا کرنے والا ہے اور فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے۔

۹۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ. (فاطر)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم ورنج کو دور کیا

۱۰۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ (زمر)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں اس سرزمین کا مالک بنایا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں ٹھہریں

اللہ تعالیٰ کے پڑوسی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ: اَیْنَ جِیْرَانِیْ؟ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ: مَنْ ھٰذَا الَّذِیْ یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یُّجَاوِرَکَ فَیَقُوْلُ: اَیْنَ قُرَّاءُ الْقُرْاٰنِ وَعُمَّارُ الْمَسْجِدِ[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ کہاں ہیں میرے پڑوسی۔ تو ملائکہ عرض کریںگے کہ کون ہیں جو آپ کے پڑوسی بننے کے لائق ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کہاں ہیں قرآن کے بہت زیادہ پڑھنے والے (قاری) اور کہاں ہیں مسجدوں کو آباد کرنے والے۔

اللہ تعالیٰ کے دوست

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ: اُدْنُوْا مِنِّیْ اَحِبَّائِیْ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ: مَنْ اَحِبَّاؤُکَ؟ فَیَقُوْلُ: فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ فَیُدْنُوْنَ مِنْہُ فَیَقُوْلُ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَزْوِ الدُّنْیَا عَنْکُمْ لِھَوَانٍ کَانَ بِکُمْ عَلَیَّ وَلٰکِنْ اَرَدْتُّ بِذٰلِکَ اَنْ اُضْعِفَ لَکُمْ کَرَامَتِیَ الْیَوْمَ فَتَمَنَّوْا عَلٰی مَا شِئْتُمْ اَلْیَوْمَ فَیُؤْمَرُ بِھِمْ اِلَی الْجَنَّۃِ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا۔[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرشتوں سے فرمائیں گے کہ میرے محبوب بندوں کو میرے قریب لاؤ۔ فرشتے عرض کریںگے کہ اے اللہ آپ کے محبوب کون لوگ ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ مسلمانوں کے فقیر لوگ، فرشتے اُن

۱۔ الاحادیث القدسیہ ۱/۹۳

۲۔ الاحادیث القدسیہ ۱/۹۴

لوگوں کو اللہ کے قریب لائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے۔ سنو! میں نے تم سے دنیا کی نعمتوں کو اس لئے نہیں ہٹایا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے۔ لیکن میں نے اسکی وجہ سے آج کے دن تم پر اپنے انعامات و اکرام بڑھانے کا ارادہ کیا تھا۔ آج تم جو کچھ چاہو مجھ سے مانگو۔ تو فقیروں کو مالداروں سے چالیس (۴۰) سال پہلے جنت میں بھیجنے کا حکم ہو گا۔

کون لوگ ابلیس کے دوست اور کون لوگ دشمن

عَنْ اِبْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ لِاِبْلِیْسَ عَلَیْهِ اللَّعْنَةُ کَمْ اَحِبَّاءُكَ مِنْ اُمَّتِیْ ؟ قَالَ عَشَرُ نَفَرٍ اَوَّلُهُمْ (۱) اَلْاِمَامُ الْجَائِرُ (۲) اَلْمُتَکَبِّرُ (۳) وَالْغَنِیُّ الَّذِیْ لَا یُبَالِیْ مِنْ اَیْنَ یَکْتَسِبُ الْمَالَ وَفِیْ مَاذَا یُنْفِقُ (۴) وَالْعَالِمُ الَّذِیْ صَدَّقَ الْاَمِیْرَ عَلٰی جَوْرِهٖ (۵) وَالتَّاجِرُ الْخَائِنُ (۶) وَالْمُحْتَکِرُ (۷) وَالزَّانِیْ (۸) وَاٰکِلُ الرِّبٰو (۹) وَالْبَخِیْلُ الَّذِیْ لَا یُبَالِیْ مِنْ اَیْنَ یَجْمَعُ الْمَالَ (۱۰) وَشَارِبُ الْخَمْرِ مُدْمِنٌ عَلَیْهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ابلیس سے فرمایا (اللہ کی لعنت ہو اس پر) کہ میری امت میں سے کتنے لوگ تیرے دوست ہیں اس نے کہا دس آدمی ہیں ان میں سے پہلا ظالم بادشاہ ہے (۲) اور دوسرا تکبر کرنے والا (۳) اور وہ مالدار جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ کہاں سے کماتا ہے۔ اور کس مصرف میں خرچ کرتا ہے (۴) وہ عالم جو بادشاہ کے ظلم کے باوجود اس کی ہاں میں ہاں ملائے (۵) وہ تاجر جو خیانت کرتا ہو اور (۶) وہ آدمی جو ناجائز ذخیرہ اندوزی کرتا ہو اور (۷) زنا کرنے والا اور (۸) سود خور اور (۹) وہ بخیل جو اس بات کی پرواہ نہ کرتا ہو کہ مال کہاں سے جمع کرتا ہے اور (۱۰) شراب کا عادی۔

ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَکَمْ اَعْدَاؤُكَ مِنْ اُمَّتِیْ ؟ قَالَ عِشْرُوْنَ

نَفَرًا اَوَّلُهُمْ (۱) اَنْتَ یَا مُحَمَّدُ فَاِنِّیْ اُبْغِضُكَ (۲) وَالْعَالِمُ الْعَامِلُ بِالْعِلْمِ (۳) وَحَامِلُ الْقُرْاٰنِ اِذَا عَمِلَ بِمَا فِیْهِ (۴) وَالْمُؤَذِّنُ لِلّٰهِ فِیْ خَمْسِ صَلَوَاتٍ (۵) وَمُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِیْنَ وَالْیَتٰمٰی (۶) وَذُوْ قَلْبٍ رَحِیْمٍ (۷) وَالْمُتَوَاضِعُ لِلْحَقِّ (۸) وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی (۹) وَاٰكِلُ الْحَلَالِ (۱۰) وَالشَّابَّانِ الْمُتَحَابَّانِ فِی اللّٰهِ (۱۱) وَالْحَرِیْصُ عَلَی الصَّلٰوةِ فِی الْجَمَاعَةِ (۱۲) وَالَّذِیْ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ (۱۳) وَالَّذِیْ یُمْسِكُ نَفْسَهٗ عَنِ الْحَرَامِ (۱۴) وَالَّذِیْ یَنْصَحُ (وَفِیْ رِوَایَةٍ یَدْعُوْا لِاِخْوَانٍ) وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِهٖ شَیْءٌ (۱۵) وَالَّذِیْ یَكُوْنُ اَبَدًا عَلٰی وُضُوْءٍ (۱۶) وَسَخِیٌّ (۱۷) وَحَسَنُ الْخُلُقِ (۱۸) وَالْمُصَدِّقُ رَبَّهٗ بِمَا ضَمِنَ اللّٰهُ لَهٗ (۱۹) وَالْمُحْسِنُ اِلٰی مَسْتُوْرَاتِ الْاَرَامِلِ (۲۰) وَالْمُسْتَعِدُّ لِلْمَوْتِ[1]

پھر نبی ﷺ نے فرمایا (شیطان سے): میری امت کے کتنے لوگ تیرے دشمن ہیں اس نے کہا کہ بیس آدمی ہیں (۱) انہیں سے پہلے تم ہو۔ اے محمد میں تم سے بغض رکھتا ہوں اور (۲) وہ عالم جو علم پر عمل کرتا ہو اور (۳) حامل قرآن جب کہ عمل کرتا ہو ان احکامات پر جو اس میں ہیں اور (۴) وہ اذان کہنے والا جو پانچوں نمازوں میں اللہ کے لئے اذان دیتا ہو اور (۵) فقیروں اور مسکینوں اور یتیموں سے محبت رکھنے والا اور (۶) نرم دل آدمی اور (۷) حق کے آگے جھک جانے والا اور (۸) وہ جوان جو جوانی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہو اور (۹) حلال کھانے والا اور (۱۰) وہ دو جوان جو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہوں اور (۱۱) باجماعت نماز پر حرص کرنے والا اور (۱۲) وہ شخص جو رات کو نماز پڑھے اس حال میں کہ لوگ سو رہے ہوں اور (۱۳) وہ آدمی جو اپنے نفس کو حرام سے روکے رکھے اور (۱۴) وہ آدمی جو دوسرے بھائیوں کے لئے خیر خواہی کرے (اور ایک روایت میں ہے کہ دعا کرے) اور اس کے دل میں اس سے کچھ غرض

۱۔ منبہات ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ واللہ اعلم بحقیقتہ

نہ ہو اور (۱۵) وہ آدمی جو وضوء پر ہمیشگی کرے اور (۱۶) سخی اور (۱۷) اچھے اخلاق والا اور (۱۸) وہ آدمی جو اس ذمہ داری کی تصدیق کرتا ہو جو اس کے رب نے اس کے لئے اٹھائی ہے اور (۱۹) بیواؤں کی خبر گیری کرنے والا اور (۲۰) موت کے لئے ہر وقت تیار رہنے والا۔

ربوبیت (رب)

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ	جو پرورگار ہیں ہر ہر عالم کے۔
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ (مؤمنون)	وہ بڑے بھاری عرش کا مالک ہے۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا۔ (شعراء)	جو کہ مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو (مخلوق) ان دونوں کے درمیان ہے۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ (مؤمنون)	وہ ساتوں آسمانوں کا مالک ہے۔
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (شعراء)	وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہے۔
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآءِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ۔ (شعراء)	وہ تمہارا بھی پرورگار ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی پرودگار ہے۔
رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ۔ (رحمن)	وہ دونوں مشرق اور دونوں مغرب کا مالک ہے۔
رَبُّ الْفَلَقِ ...	وہ صبح کا مالک ہے۔
رَبُّ الْمَشَارِقِ ...	وہ مشرقوں کا مالک ہے۔
رَبُّ النَّاسِ ...	وہ آدمیوں کا مالک ہے۔

رزق اللہ کے ذمہ ہے

اِنَّ اللهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ۔ (ذاریات)	اللہ خود ہی سب کو رزق پہچانے والا قوت والا نہایت قوت والا ہے۔

لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ط نَحْنُ نَرْزُقُكَ۔ (طٰه)

ہم آپ سے (اور دوسروں سے) معاش (کموانا) نہیں چاہتے معاش تو ہم آپ کو دینگے۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (رعد)

اللہ جس کو چاہے رزق زیادہ دیتا ہے اور تنگی کرتا ہے۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ۔ (نمل)

اور اللہ تعالیٰ نے تم میں بعضوں کو بعضوں پر رزق میں فضیلت دی ہے۔

يُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا۔ (المؤمن)

اور (وہی ہے جو) آسمان سے تمہارے لئے رزق بھیجتا ہے۔

وَفِى السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ۔ (ذاریات)

اور تمہارا رزق اور جو تم سے (قیامت کے متعلق) وعدہ کیا جاتا ہے (ان) سب (کا معین وقت) آسمان میں ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ۔ (روم)

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا۔

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ۔ (المؤمن)

اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا اور تم کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ۔ (المنفقون)

اور ہم نے جو کچھ دیا ہے اسمیں سے خرچ کیا کرو۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ۔ (عنکبوت)

اور بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنی غذا اٹھا کر نہیں رکھتے اللہ ہی ان کو (مقدر) روزی پہنچاتا ہے اور تم کو بھی۔

وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ۔ (الاسراء)

اور ہم نے ان کو خشکی اور دریا میں سوار کیا اور نفیس نفیس چیزیں انکو عطا فرمائیں۔

كُلُوا مِنْ مَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ۔ (انعام) — جو کچھ اللہ نے تمہیں دیا ہے کھاؤ۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّنْ مَّا رَزَقْنٰهُمْ۔ (نحل) — اور یہ لوگ ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے ان کا حصہ لگاتے ہیں جن کے متعلق ان کو کچھ علم نہیں۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (بقرۃ) — اور روزی تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے اندازہ دیتے ہیں۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (یونس) — آپ (ان مشرکین سے) کہیے کہ (بتلاؤ) وہ کون ہے جو تم کو آسمان او زمین میں رزق پہنچاتا ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ (ھود) — اور کوئی (رزق کھانے والا) جانور روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو۔

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ۔ (ملك) — خدا کی روزی میں سے کھاؤ۔

کلمہ طیبہ اور اللہ کی رحمت سے زانی اور چور بھی جنت میں

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذَالِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ ذَرٍّ۔ [1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ لا الہ الا اللہ کہے پھر اسی کلمے کو کہتے ہوئے مرجائے تو ضرور وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ زنا کرے اگرچہ وہ چوری کرے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ زنا کرے اگرچہ وہ

1۔ صحیح بخاری ۵ / ۲۱۹۳

چوری کرے، میں نے عرض کیا، اگرچہ وہ زنا کرے اگرچہ وہ چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ زنا کرے اگرچہ وہ چوری کرے (وہ جنت میں داخل ہوگا) ابوذر رضی اللہ عنہ کی ناگواری کے باوجود۔

اللہ تعالیٰ انسانی حوائج سے پاک

حدیث مرفوع: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ. يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ. يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ[1]

اللہ تعالیٰ سوتے نہیں اور نہ ہی سونا اللہ تعالیٰ کے مناسب ہے اور وہی (روزی اور اعمال وغیرہ کے) ترازو کو پست و بالا کرتا ہے، اس کے پاس رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے پہنچایا جاتا ہے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے پہنچایا جاتا ہے اس کا پردہ نور ہے اگر اللہ تعالیٰ اس پردے کو ہٹالے تو اس کی مخلوق جہاں تک اس کی نظر پہنچے اس کے چہرے کے انوارات سے جل جائے۔

کلام اللہ کس کے لئے ہادی اور نافع ہے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. (حجر)

بے شک ان (بستیوں) میں اہل ایمان کے لئے بڑی عبرت ہے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ. (نحل)

بے شک اس میں سوچنے والوں کے لئے دلیل ہے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ. (نحل)

بے شک اس میں سمجھ دار لوگوں کے لئے دلیل ہے۔

1۔ صحیح مسلم 1/111

إِنَّ فِي ذَالِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ. (نحل)
بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو سنتے ہیں۔

إِنَّ فِي ذَالِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ. (نحل)
بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو عقل رکھتے ہیں۔

إِنَّ فِي ذَالِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ. (ھود)
بے شک ان (واقعات) میں اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔

إِنَّ فِي ذَالِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ. (روم)
بے شک اس میں دانشمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

إِنَّ فِي ذَالِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ. (زمر)
بے شک اس میں ایمان والوں کے واسطے نشانیاں ہیں۔

إِنَّ فِي ذَالِكَ لَآيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ. (سبا)
بے شک اس (قصہ) میں ہر صابر و شاکر (مومن) کے لئے بڑی عبرتیں ہیں۔

إِنَّ فِي ذَالِكَ لَآيٰتٍ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ. (الم السجدہ)
بے شک اس میں صاف نشانیاں ہیں کیا یہ لوگ سنتے نہیں۔

انسان فرشتوں سے افضل ...... دوہرے اجر کا مالک

حدیث: عَنِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهٗ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَارَبِّ: خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَّهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهٗ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ.[1]

---

[1] شعب الایمان ۱/۳۰۷

ایک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو پیدا کیا تو فرشتوں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ آپ نے ان کو پیدا کیا یہ کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور نکاح کرتے ہیں اور سواری کرتے ہیں سو آپ ان کے (حصے) میں دنیا متعین کر دیجئے اور ہمارے (حصے) میں آخرت، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو میں نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح کو پھونکا میں اس کو نہیں بناؤں گا اس کی طرح جس کو میں نے اپنے امرِ کُن سے پیدا کیا۔

دنیا میں تین قسم کے عابد، صرف مخلص جنتی

حدیث: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا كَانَ اٰخِرُ الزَّمَانِ صَارَتْ اُمَّتِیْ ثَلَاثَ فِرَقٍ (۱) فِرْقَةٌ تَعْبُدُ اللهَ خَالِصًا (۲) وفِرْقَةٌ تَعْبُدُ اللهَ رِيَاءً (۳)وَفِرْقَةٌ يَعْبُدُوْنَ اللهَ لِيَسْتَأْكِلُوْا بِهِ النَّاسَ. فَاِذَا جَمَعَهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ لِلَّذِیْ كَانَ يَعْبُدُ لِيَسْتَأْكِلَ النَّاسَ بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا اَرَدْتَّ بِعِبَادَتِیْ؟ فَيَقُوْلُ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ اَسْتَأْكِلُ بِهِ النَّاسَ. قَالَ لَمْ يَنْفَعْكَ مَا جَمَعْتَ شَيْئًا تَلْجَأُ اِلَيْهِ اِنْطَلِقُوْ بِهِ اِلَى النَّارِ. ثُمَّ يَقُوْلُ لِلَّذِیْ كَانَ يَعْبُدُ رِيَاءً بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا اَرَدْتَّ بِعِبَادَتِیْ قَالَ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ اَرَدْتُّ بِعِبَادَتِكَ رِيَاءَ النَّاسِ قَالَ: لَمْ يَصْعَدْ اِلَیَّ مِنْهُ شَیْءٌ اِنْطَلِقُوْ بِهِ اِلَى النَّارِ ثُمَّ يَقُوْلُ لِلَّذِیْ كَانَ يَعْبُدُ خَالِصًا بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا اَرَدْتَّ بِعِبَادَتِیْ؟ قَالَ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِذَالِكَ مِنِّیْ اَرَدْتُّ بِهِ ذِكْرَكَ وَوَجْهَكَ. قَالَ صَدَقَ عَبْدِیْ اِنْطَلِقُوْا بِهِ اِلَى الْجَنَّةِ[۲]

۱۔ ۱۔ الترغیب والترہیب (۱/ ۳۷)

۲۔ المعجم الاوسط للطبرانی (۵/ ۲۰۹)، وقال الہیثمی: فیہ عبید بن اسحق العطار وقد ضعفہ الجمہور ورضیہ ابوحاتم الرازی ووثقہ ابن حبان وبقیۃ رجالہ ثقات۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب آخری زمانہ آئیگا تو میری امت تین فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک فرقہ خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کریگا دوسرا فرقہ اللہ کی عبادت دکھلاوے کے لئے کریگا تیسرا فرقہ وہ ہوگا جو اللہ کی عبادت کریگا تاکہ اس کے ذریعے لوگوں سے کھائے، پس جب اللہ رب العزت قیامت کے دن ان کو جمع کرینگے تو اس آدمی سے فرمائینگے جو عبادت اس لئے کرتا تھا کہ لوگوں سے کھائے۔ میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم تو نے میری عبادت کے ذریعے کس چیز کا ارادہ کیا؟ وہ کہے گا تیری عزت کی قسم اور تیرے جلال کی قسم میں نے تیری عبادت اس لئے کی تا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے کھاؤں، تو اللہ تعالیٰ فرمائینگے جو کچھ تو نے جمع کیا اس نے تجھے کچھ بھی ایسا نفع نہیں دیا جس کی تو پناہ لے۔ (اے فرشتو) تم اس کو جہنم میں لے جاؤ؛ پھر اللہ تعالیٰ فرمائینگے اس شخص سے جو (لوگوں کو) دکھانے کے لئے اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ میری عزت اور میرے جلال کی قسم تو نے میری عبادت سے کس چیز کا ارادہ کیا؟ وہ کہے گا تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم میں نے تیری عبادت لوگوں کو دکھانے کے لئے کی تو ارشاد ہوگا کہ اس سے میری طرف کوئی عمل نہیں پہنچا اس کو بھی جہنم میں لے جاؤ، پھر اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائینگے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص اس کی رضاء کے لئے کرتا تھا، میری عزت اور میرے جلال کی قسم تو نے میرے عبادت سے کس چیز کا ارادہ کیا؟ وہ کہے گا تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم تو اس کے بارے میں مجھ سے بہتر جانتا ہے، میں نے تیری عبادت سے تیری یاد اور تیری رضاء کا ارادہ کیا ارشاد ہوگا میرے بندے نے سچ کہا (اے فرشتو) تم اس کو جنت میں لے جاؤ۔

حضور ﷺ کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحتیں کرنا

حدیث: عَنْ مَعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ يَامَعَاذُ أُوْصِيْكَ (۱) بِتَقْوَى اللّٰہِ (۲) وَصِدْقِ الْحَدِيْثِ (۳) وَوَفَاءِ الْعَهْدِ (۴) وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ (۵) وَتَرْكِ الْخِيَانَةِ (۶) وَرَحْمِ الْيَتِيْمِ (۷)

وَحِفْظِ الْجِوَارِ (۸) وَ كَظْمِ الْغَيْظِ (۹) وَلِيْنِ الْكَلَامِ (۱۰) وَبَذْلِ السَّلَامِ (۱۱) وَلُزُوْمِ الْاِمَامِ (۱۲) وَالتَّفَقُّهِ فِي الْقُرْآنِ (۱۳) وَحُبِّ الْاٰخِرَةِ (۱۴) وَالْجَزَعِ مِنَ الْحِسَابِ (۱۵) وَقِصَرِ الْاَمَلِ (۱۶) وَحُسْنِ الْعَمَلِ وَاَنْهَاكَ (۱) اَنْ تَشْتِمَ مُسْلِمًا (۲) اَوْ تُصَدِّقَ كَاذِبًا (۳) اَوْ تُكَذِّبَ صَادِقًا (۴) اَوْ تَعْصِيَ اِمَامًا عَادِلًا (۵) وَاَنْ تُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ يَامُعَاذُ اُذْكُرِ اللهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَاَحْدِثْ لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَةً السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ[1]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے معاذ میں تجھے وصیت کرتا ہوں (۱) اللہ سے ڈرنے کی (۲) اور سچ بات کہنے کی (۳) اور عہد پورا کرنیکی (۴) اور امانت اداء کرنیکی (۵) اور خیانت نہ کرنیکی (۶) اور یتیم پر رحم کرنا (۷) اور پڑوسی کا خیال کرنا (۸) اور غصے کو پی جانے کی (۹) اور نرم بات کرنیکی (۱۰) اور کثرت سے سلام کرنے کی (۱۱) اور امام کو لازمی پکڑنے کی (۱۲) اور قرآن میں سمجھ حاصل کرنے کی (۱۳) اور آخرت سے محبت کرنے کی (۱۴) اور حساب سے ڈرنے کی (۱۵) اور امیدوں کو چھوٹا کرنے کی (۱۶) اور اچھا عمل کرنے کی۔ اور میں تجھے منع کرتا ہوں اس بات سے (۱) کہ کسی مسلمان کو گالی دے (۲) یا جھوٹے کی تصدیق کرے (۳) یا سچے کو جھٹلائے (۴) یا منصف امام کی نافرمانی کرے (۵) اور اس سے کہ زمین میں فساد کرے۔ اے معاذ اللہ تعالیٰ کو یاد کر ہر درخت اور پتھر کے پاس اور ہر گناہ سے توبہ کر جو پوشیدہ کیا ہو اس سے توبہ بھی پوشیدہ طور پر کر اور جو علانیہ کیا ہو اس سے توبہ بھی علانیہ کر۔

۱۔ ابو نعیم فی الحلیۃ۔ حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حکمت بھری باتیں

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْسَ الْخَيْرُ أَنْ يَكْثُرَ مَالُكَ وَوَلَدُكَ وَلَكِنَّ الْخَيْرَ أَنْ يَعْظُمَ حِلْمُكَ وَيَكْثُرَ عِلْمُكَ وَأَنْ تُبَارِيَ النَّاسَ فِي عِبَادَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔[1]

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ خیر یہ نہیں کہ تیرا مال اور تیری اولاد زیادہ ہو جائے لیکن خیر یہ ہے کہ تیری بردباری بڑی ہو اور تیرا علم زیادہ ہو اور یہ کہ تو اللہ کی عبادت میں آگے بڑھنے میں لوگوں سے مقابلہ کرے۔

دنیائے سائنس ☆

قدرتِ خداوندی کا مظہر

(الف) **خلیہ** (cell):۔

خلیہ زندہ اجسام کی بنیادی اِکائی کا نام ہے ان ہی سے انسان بنا ہوا ہے۔

ا:...... متوسط قد وقامت کے انسانی جسم میں ان خلیات کی تعداد 1 کروڑ ارب کے قریب ہے۔

۲:...... ہر سیکنڈ میں خون کے 10 لاکھ خلیات ختم ہوجاتے ہیں اور پھر اتنے ہی جنم لیتے ہیں۔

۳:...... ہر خلیہ 70 سے 75 فیصد تک پانی ہوتا ہے۔

ھڈیاں (Bones):۔

ہڈیوں کی حرکات کیلئے پورے جسم میں 539 عضلات (muscies) ہیں۔

☆ ماخوذ از: ''اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی حیرت انگیز بارش''، نیز اس طبی مواد کی حرف بحرف ایک ایف۔سی۔پی۔ایس ڈاکٹر (ڈاکٹر محمد آصف گورمانی صاحب) سے بھی تصدیق کرائی ہے اس دوران انہوں نے بعض مفید اضافہ جات سے بھی آگاہ کیا جنہیں اب اس میں شامل کردیا گیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ عنی احسن الجزاء، وجعلہ فی حرزہ یومَ لا ینفع مالٌ ولا بنون۔

اعصاب / پٹھے (Nerves)

ایک قدم اٹھانے میں 45 پٹھے استعمال ہوتے ہیں۔ اعصاب میں دوڑنے والی رو کی رفتار 4 میل فی سیکنڈ ہے یعنی 1 گھنٹہ میں (4400) میل فاصلہ طے کرتا ہے۔

جلد (Skin)

۱) جلد میں 2 لاکھ 50 ہزار سے زائد خانے ہیں سردی کو محسوس کرنے کیلئے اس پر نالیاں جلد کی کشادہ ہوکر زیادہ خون دوڑانے کا سامان کرتی ہیں تاکہ گرمی پیدا ہو۔

۲) گرمی جسم پر لگنے پر 3 ملین پسینہ کے غدود ٹھنڈا پسینہ خارج کر کے جسم کو راحت پہنچاتے ہیں۔

دماغ: (Brain)

۱) ایک ملین سے زائد خلیوں سے بنا ہوا ہے جنہیں (Neuron) نیوران کہتے ہیں۔

۲) دماغ کے خلیے اپنا کام 1 کھرب سے زائد حساس ریشوں کے ذریعہ کرتے ہیں (التی منتشرۃ من الدماغ الی سائر البدن)

۳) دماغ بیک وقت اپنے اندر (۱۰) کھرب معلومات کو محفوظ کر سکتا ہے۔

آنکھ (Eye)

۱) ایک آنکھ میں 13 کروڑ کیمرے کام کر رہے ہیں، 60 لاکھ رنگوں کی پہچان کے لئے، 12 کروڑ سفید و سیاہ رنگ کی شناخت کیلئے۔

۲) دن کے وقت کام کرنے کیلئے الگ کیمرے ہیں جنہیں "Cons" کہتے ہیں۔

۳) اسی طرح رات کے وقت کام کرنے والے علیحدہ کیمرے ہیں جن کو "Rods" کہتے ہیں جن لوگوں میں راڈز نہیں ہوتے انہیں رات کو نظر نہیں آتا۔

۴) انسانی آنکھ میں 1 کھرب سے زائد روشنی قبول کرنے والے ریشے ہوتے ہیں یہ تعداد میں ان ستاروں کے برابر ہیں جو (Milky way) (ملکی وے) نامی کہکشاں میں ہیں۔

۵) آنکھ کے آخری طبقہ میں 30 لاکھ تہیں (Layers) اور 3 کروڑ ستون ہیں۔

۶) انسانی آنکھ ایک سال میں کم از کم 40 لاکھ دفعہ کھلتی اور بند ہوتی ہے۔

کان (Ear)

۱) کان میں 1 لاکھ ٹیلیفونی سماعتی خانے ہیں۔ یہ خانے آواز کو وصول کر کے دماغ تک پہنچاتے ہیں۔

۲) کان کے اندر پردہ کے آگے تین (3) ہڈیاں باہم پیوست ہیں جو اونچی اور سخت آوازوں کو نرم کر کے آگے پہنچاتی ہیں۔

خون (Blood)

۱) انسانی جسم میں ۷۵۰ کھرب خلیے ہیں جن میں سے صرف 250 کھرب خلیے خون کے سرخ جسیمے ہیں۔

۲) ایک جوان آدمی میں خون کی وہ مقدار جو 1 منٹ میں دل سے گزرتی ہے 5 لیٹر ہے۔ 10 سالہ بچوں میں 4 لیٹر فی منٹ اور 80 سال کی عمر میں یہ 8.2 لیٹر فی منٹ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے آخر عمر میں جسم کی توانائی کم ہو جاتی ہے

۳) ستر کلوگرام آدمی میں خون کی مقدار 5 لیٹر ہوتی ہے اسمیں 3 لیٹر (Plasma) (پانی) ہوتا ہے۔

۴) انسانی بدن میں خون کی شریانوں (Arteries) کو اگر ناپا جائے تو ان کی لمبائی 60 ہزار سے 1 لاکھ میل لمبی ریلوے لائن کے برابر نکلے گی۔

۵) خون ہی زہریلی گیس CO_2 کو جسم سے لے جاتا ہے۔

۶) خون کے اندر موجود سفید ذرات (WBC) جسم کو جراثیم کے حملوں سے

بچاتے ہیں۔

۷) خون کے اندر سرخ ذرات (RBC) ہیں ایک رنگ دار مادہ ہیموگلوبن (Haemoglobin) ہوتا ہے جو آکسیجن کو جذب کرتا ہے یہ پھیپھڑوں کی ہوامیں سے آکسیجن لے کر جسم تک پہنچاتا ہے۔

۸) ہمارے خون میں تقریباً دو 2 چمچ شکر ہوتی ہے اگر اس مقدار سے چند ذرات بھی کم ہو جائیں تو مختلف امراض حملہ آور ہو جاتے ہیں

۹) خون میں موجود (Plasma) خون کو جمنے سے محفوظ رکھتا ہے اگر یہ نہ ہو تو ہمارا خون جم جائے گا۔

۱۰) خون ہی تمام حصوں سے بے کار اور ضائع شدہ مادے مثلاً Urea، Uric Acid اور (Colestrol) وغیرہ لیکر ان اعضاء تک پہنچاتا ہے جو انہیں خارج کرتے ہیں

۱۱) Veins: وہ ساکن رگیں جو تمام بدن کے خون کو اکٹھا کر کے دل تک پہنچاتی ہیں اور Arteries: وہ تڑپنے والی رگیں جو صاف خون کو جس میں آکسیجن ملی ہوتی ہے دل سے لے کر تمام اعضاء تک پہنچاتی ہیں۔

دانت (Teeth)

دودھ کے دانت 20 ہوتے ہیں، 6 سال بعد ایک ڈاڑھ مستقل آجاتی ہے تو یہ ہو گئے 24، پھر سامنے والے گرتے ہیں اور نئے آجاتے ہیں تو یہ 28 ہو گئے، پھر ۱۷، ۱۸ سال کی عمر میں ایک ایک عقل ڈاڑھ آجاتی ہے اس طرح کل دانت ہو گئے 32۔

دل (Heart)

۱) دل جسامت میں مٹھی کے برابر ہے۔

۲) دل کا طول (12cm) چوڑائی (9cm) اور موٹائی (6cm) ہے۔

۳) قلب کا اوسط وزن مردوں میں (300gm) اور عورتوں میں (250gm)

ہے۔

۴) دل 5 لیٹر فی منٹ خون پمپ کر چکا ہوتا ہے۔۔

۵) (۴۵) سال کی عمر تک دل تقریباً 3 لاکھ ٹن خون پمپ کر چکا ہوتا ہے۔

۶) ایک صحت مند انسان کا دل ایک منٹ میں 70 تا 90 بار دھڑکتا ہے۔ دل کی 3 دھڑکنوں میں ایک پیالی خون خارج ہوتا ہے۔

۷) ایک آدمی اگر ۷۰ سال زندہ رہے تو دل 4 کھرب دفعہ دھڑکے گا اور اس دوران 10 کروڑ گیلن خون کا اخراج کرے گا۔

۸) دل (۲۴) گھنٹوں میں اتنی قوت صرف کرتا ہے جو 3 فٹ اونچے پلیٹ فارم پر 20 ٹن کوئلہ چڑھانے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

ساختِ دل:

دل چار خانوں سے بنا ہے دو خانے اوپر (Auricle) اور دو نیچے (Ventricle) ہیں، دائیں (Auricle) میں دو بڑی (Veins) کے ذریعے اوپر اور نیچے والے دھڑ سے ''آکسیجن نکلا ہوا خون'' واپس آتا ہے اور بائیں Auricle میں چار بڑی Veins کے ذریعے پھیپھڑوں سے ''آکسیجن ملا ہوا خون'' آتا ہے۔ پھر یہ خون اپنے متعلقہ (Ventricle) میں انڈیل دیا جاتا ہے، دائیں ventricle سے یہ خون ایک بڑی شریان کے ذریعے پھیپھڑوں کو اور بائیں Ventricle سے تمام جسم کو روانہ کیا جاتا ہے۔

ناک (Nose)

۱) ناک ہوا کو مرطوب بنانے کے لئے چوتھائی (۱/۴) گیلن نمی روزانہ پیدا کرتا ہے۔

۲) ناک کے اندر ایک Microscopic جھاڑو ہے اس جھاڑو کے اندر غیر مرئی روئیں ہیں جو مضر جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہیں نیز ان کے پاس ایک ایسا دفاعی

نظام ہے جسے Lysozium کہتے ہیں۔ اس نظام کے ذریعے ناک آنکھوں کو خطرناک بیماریوں سے بچاتا ہے۔

گلا (Throat)

حلق (Pharynx) میں دو سوراخ کا ہونا۔ آگے والا سوراخ سانس کی اور پیچھے والا خوراک کی نالی میں کھلتا ہے۔ سانس والی نالی پر ایک ڈھکن ہے جس کو "Epi Glottis" کہتے ہیں، کھانا کھاتے وقت یہ سانس والی نالی کے اوپر آ جاتا ہے تاکہ لقمہ سانس والی نالی میں نہ چلا جائے ورنہ موت کا اندیشہ ہے۔

پھیپھڑے (Lungs)

۱)...... ایک آدمی کی اوسط زندگی میں پھیپھڑے 50 کروڑ مرتبہ پھولتے اور سکڑتے ہیں۔

۲)...... ایک منٹ میں آدمی (۱۶ تا ۱۸) مرتبہ سانس لیتا ہے اور پورے دن میں 24000 مرتبہ سانس لیتا ہے۔

۳)...... ہر ایک سانس میں 25 سے 30 انچ ہوا اندر جاتی ہے۔ یہ ہوا پھیپھڑے کی 15 مربع فٹ جگہ میں چکر لگاتی ہے۔ ایک دن میں آدمی سانس کے ذریعے 14400 گیلن ہوا کھینچتا ہی۔

زبان: (Tongue) ذائقے محسوس کرنے کے لئے اس پر 3000 خانے ہیں۔

معدہ: (Stomach) معدہ کے اندر ساڑھے 3 کروڑ کے قریب غدود ہوتے ہیں۔ جن سے خاص کیمیائی مادوں کا اخراج ہوتا ہے جو خوراک کو ہضم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

جگر: (Liver)

۱) اس کا وزن ڈیڑھ سے ۲ کلو ہوتا ہے۔

۲) جگر میں شکر، لحمیات، نمکیات، وٹامن وغیرہ بنتے ہیں۔ جگر کے افعال اس قدر ہیں کہ سائنسدان اس کا نعم البدل نہیں پیش کر سکتے۔

۳) جگر کا ایک خاص کیمیکل مادہ ''ہیپارین'' (Heparin) بناتا جو خون کو رگوں میں جمنے سے روکتا ہے۔

لبلبہ: (Pancreas)

لبلبہ میں ایک مادہ (Insulin) کا پیدا ہو کر خون میں شامل ہوتے رہتا ہے۔ اگر یہ صحیح مقدار میں پیدا ہو کر خون میں شامل نہ ہو تو شوگر کا مرض ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے شوگر کے مریض کا علاج مصنوعی انسولین سے کیا جاتا ہے۔

گردہ: (Kidney)

۱) گردے کا سب سے بڑا اور اہم کام خون کو صاف رکھنا ہے یہ زہریلے اجزاء کو جسم سے پیشاب کی صورت میں خارج کرتے ہیں۔ گویا کہ یہ (Filterplant) کا کام کرتے ہیں۔ نیز دونوں گردوں میں (۲۴) لاکھ فلٹر پلانٹ لگے ہوتے ہیں اور ہر پلانٹ پیشاب بنا سکتا ہے۔ ان پلانٹس کو Nephrons کہتے ہیں۔

۲) انسانی جسم میں ایک حد تک (Potassium,calcium,megnesium salt&Sugar,Iron,Sodium) وغیرہ کی ایک خاص مقدار انسان کی نشوونما کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ لیکن جب ان ضروری اجزاء کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے تو (Filterplant) یعنی گردے ان کو پیشاب کی صورت میں خارج کر دیتے ہیں۔

۳) ہر روز انسانی گردوں سے 200 لیٹر Plasma (خون کا مائع جزو) فلٹر ہوتا ہے۔

۴) اگر گردے کام کرنا چھوڑ دیں تو جسم میں زہریلے مادے مثلاً Creatinine, Urea کی مقدار بڑھ جاتی ہے جس سے انسان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

زمین

۱) زمین کی سطح 19 کروڑ 70 لاکھ مربع میل ہے۔

۲) 29 فی صد خشکی، 71 فی صد پانی ہے۔

خشکی:

۱) براعظم ایشیاء: وسعت (۱۷۰۰۰۰۰۰) ایک کروڑ ستر لاکھ مربع میل ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔

۲) براعظم افریقہ: (۱۱۶۰۰،۰۰۰) ایک کروڑ سولہ لاکھ مربع میل ہے۔

۳) براعظم یورپ: (۳۸۰۰،۰۰۰) اڑتیس لاکھ مربع میل ہے۔

۴) براعظم جنوبی امریکہ: (۷۰،۰۰،۰۰۰) ستر لاکھ مربع میل ہے۔

۵) براعظم شمالی امریکہ: (۹۰،۰۰،۰۰۰) نوے لاکھ مربع میل ہے۔

۶) براعظم آسٹریلیا: (۳۵،۰۰،۰۰۰) پینتیس لاکھ مربع میل ہے۔

۷) براعظم انٹارکیٹکا: (۵۰،۰۰،۰۰۰) پچاس لاکھ مربع میل ہے

سمندر

۱) بحرالکاہل: وسعت ۶۴۰،۰۰،۰۰۰ (چھ کروڑ چالیس لاکھ) مربع میل ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔

۲) بحراوقیانوس:۔ ۳۱۵۰۰،۰۰۰ (تین کروڑ پندرہ لاکھ مربع میل)

۳) بحرہند:۔ ۲۸۰،۰۰،۰۰۰ (دو کروڑ اسی لاکھ مربع میل)

۴) بحرمنجمد شمالی:۔ ۵۵۰۰،۰۰۰ (پچپن لاکھ مربع میل)

۶) بحرمنجمد جنوبی:۔ ۵۷۰۰،۰۰۰ (ستاون لاکھ مربع میل)

سمندر میں سب سے گہری جگہ فلپائن کے قریب ہے جو کہ ۳۴،۴۳۰ فٹ ہے۔ یعنی ساڑھے چھ میل سے کچھ زیادہ۔

بادل وبارش:۔

زمین سے بادل کی بلندی زیادہ سے زیادہ (۸) ہزار گز ہے۔ بخارات فضائی سرد طبقہ میں جا کر بادل اور مزید سردی پہنچنے پر بارش میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

چاند:۔ سطح ناہموار۔ ٹیلے۔ اونچے پہاڑ نوک دار۔ زمین سے چاند کی دوری ۲۴۰،۰۰۰ یعنی دو لاکھ چالیس ہزار میل۔ اس کا وزن زمین کے وزن کا ۸۱/ ۱حصہ ہے

سورج:۔

۱) اس کا قطر ۸۶۵۳۸۰ میل اور زمین سے دوری 9 کروڑ 30 لاکھ میل ہے۔

۲) یہ (۱۳) لاکھ زمینوں کے برابر ہے۔

۳) آفتاب کی گرمی جو چاروں طرف پھیلتی ہے اس کا بہت تھوڑا حصہ ۱/۲۱۳۹۰۰۰۰۰ (یعنی دو ارب تیرہ کروڑ نوے لاکھواں حصہ) زمین کو ملتا ہے۔

ہوا:۔ (۱) ۲۵ میل سے اوپر ہوا کا احساس نہیں ہو سکتا۔

۲) کرہ ارض کے ارد گرد ہوائی موٹا کمبل ہمارے جسم کے ہر مربع انچ پر تقریباً (۱۵) پونڈ کا دباؤ ڈالتا ہے۔ ہمارے اندر کی ہوا اور دیگر قوتیں باہر اتنا ہی دباؤ ڈالے ہوئے ہیں۔ اسلئے بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔

۳) مچھلی کی طرح ہم ہوا کے گہرے سمندر میں پھر رہے ہیں جس کی گہرائی تقریبا (۳۶) فٹ ہے۔

۴) ہمارے سر پر ہوا کا جو لمبا ستون ہر وقت کھڑا رہتا ہے اسکا وزن (۶۲۲۴) پونڈ ہے

آواز:۔ آواز کی رفتار فی 5 سیکنڈ 1 میل، فی منٹ 12 میل، فی گھنٹہ 720 میل ہے۔

روشنی:۔ روشنی کی رفتار فی سیکنڈ 1 لاکھ 86 ہزار میل ہے۔

روٹی کا درخت:۔

یہ درخت بحرالکاہل (Pecific Ocean) کے جزائر میں پایا جاتا ہے۔
اس میں کروی شکل کے پھل لگتے ہیں جسمیں سب سے چھوٹے پھل کا قطر (۴) قیراط اور بڑے سے بڑے پھل کا قطر (۷) قیراط تک ہوتا ہے اس کا وزن (۴۲۰) درھم یعنی (۱۴۷۰) ماشہ ہوتا ہے۔ ان جزائر کے لوگ اسی قدرتی روٹی کو بطور مکمل غذا کے استعمال کرتے ہیں۔

دیگر منافع:۔ (۱) ان کے خوان اس لکڑی کے ہوتے ہیں (۲) اس کی چھال سے وہ اپنے کپڑے بناتے ہیں (۳) اس کے تنا سے ان کی ڈونگیاں بنتی ہیں۔

دودھ کا درخت:۔

اسی قبیل سے دودھ کا درخت ہے۔ اس کے اختتام میں جو قسم "ہیا ہیا" کہلاتی ہے ھند میں بھی جاتی ہے۔ اس کے تنا میں شگاف دیتے ہیں۔ اس سے بہت عمدہ دودھ (گائے سے ذرا گاڑھا) نکلتا ہے۔

۲) برازیل میں ایک دودھ کا درخت ہوتا ہے۔ جس کا نام مارساندویا ہے۔ وہ ماہ شباط (شباط ایک رومی مہینے کا نام ہے قریب مارچ) میں پھولتا ہے اور اسمیں پھل لگتے ہیں جن کا ذائقہ شربت لیموں کا ہوتا ہے اور اس کے تنے سے سفید رنگ کا دودھ نکلتا ہے جو مرغوب الطبع ہوتا ہے اور بکری کے دودھ سے اچھا ہوتا ہے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

شان و عظمت اور

مجمل سوانح حیات وغیرہ

ہمارا نبی مجموعۂ صفاتِ انبیاء

قوله تعالیٰ: أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰاهُمُ اقْتَدِهْ[1]
الاشارة بأولئك الى المشار اليهم باولئك الأولى وهم الانبياء السابق ذكرهم وأمره تعالىٰ ان يقتدى بهداهم۔
قَالَ فِي رَبِّيِ الظَّمْآنِ: اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَاَمَرَ بِتَوْبَةِ اٰدَمَ وَشُكْرِ نُوْحٍ وَوَفَاءِ اِبْرَاهِيْمَ وَصِدْقِ وَعْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَحِلْمِ اِسْحَاقَ وَحُسْنِ ظَنِّ يَعْقُوْبَ وَاحْتِمَالِ يُوْسُفَ وَصَبْرِ اَيُّوْبَ وَاِنَابَةِ دَاوٗدَ وَتَوَاضُعِ سُلَيْمَانَ وَاِخْلَاصِ مُوْسٰى وَعِبَادَةِ زَكَرِيَّا وَعِصْمَةِ يَحْيٰى وَزُهْدِ عِيْسٰى، وَهٰذِهِ الْمَكَارِمُ الَّتِيْ فِيْ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ اِجْتَمَعَتْ فِي الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔[2]

ترجمہ:۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰاهُمُ اقْتَدِهْ (یہ حضرات ایسے تھے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی ان ہی کے طریق پر چلئے) اس آیت مبارکہ میں اولٰئک سے انبیاء کرام مراد ہیں۔

ربی الظمآن میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو اس آیت میں مکارمِ اخلاق کا حکم دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی صفات و اخلاق کو گویا جمع کرنے کا امر دیا ہے بایں طور کہ آدم علیہ السلام کی توبہ، نوح علیہ السلام کا شکر، ابراہیم علیہ السلام کی وفائی، اسماعیل علیہ السلام کے وعدے کی سچائی، اسحاق علیہ السلام کا حلم، یعقوب علیہ السلام کا حسنِ ظن،

۱۔ سورۃ الانعام (۹۰)

۲۔ تفسیر البحر المحیط (۱۸۰،۱۷۹/۴)

یوسف علیہ السلام کی برداشت، ایوب علیہ السلام کا صبر، داؤد علیہ السلام کا رجوع الی اللہ، سلیمان علیہ السلام کی تواضع، موسیٰ علیہ السلام کا اخلاص، زکریا علیہ السلام کی عبادت، یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی اور عیسیٰ علیہ السلام کے زہد (دنیا سے بے رغبتی) کو اپنے اندر جمع کرلو۔ الغرض وہ صفاتِ محمودہ جو تمام انبیاء کرام میں فرداً فرداً موجود تھیں وہ سب کی سب امام الانبیاء ﷺ کی ذاتِ واحد میں جمع ہوگئیں۔

اشعار

لِكُلِّ نَبِيٍّ فِي الْأَنَامِ فَضِيلَةٌ
وَجُمْلَتُهَا مَجْمُوعَةٌ لِمُحَمَّدٍ

(مخلوق میں ہر نبی کو کوئی نہ کوئی فضیلت حاصل ہے، اور وہ تمام فضائل حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی میں جمع کردیے گئے ہیں)

حسنِ یوسف علیہ السلام دَمِ عیسیٰ علیہ السلام یدِ بیضاء داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری!

مردہ گوہ کی گواہی نبوت

ایک بدو دربارِ نبوت میں مردہ گوہ کو لے کر آیا اور کہا کہ اگر یہ آپ کے نبی ہونے کی گواہی دے تو نبی مان لوں گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: يَا ضَبُّ

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے گوہ

گوہ بولی: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا زَيْنَ مَنْ وَافَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

گوہ بولی: میں حاضر ہوں اور آپ کی تابعدار ہوں اے قیامت کے دن آنے والوں کی زینت کا سبب۔

پھر سوال کیا: مَنْ تَعْبُدُ

پھر سوال کیا تو کس کی عبادت کرتی ہے؟ گوہ نے جواب دیا آسمان میں جس کا عرش ہے اور زمین میں جس کی بادشاہت ہے اور سمندر میں جس کا راستہ

جواب: مَنْ فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ وَفِي الْأَرْضِ سُلْطَانُهُ وَفِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِي النَّارِ عِقَابُهُ۔

ہے اور جنت میں جس کی رحمت ہے اور جہنم میں جس کا عذاب ہے۔

دوسرا سوال: مَنْ اَنَا؟

دوسرا سوال کیا: میں کون ہوں؟

جواب وعرض: اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَكَ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ لَا اَتَّبِعُ اَثَرًا بَعْدَ عَیْنٍ وَاللّٰهِ لَقَدْ جِئْتُكَ وَمَا عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْكَ وَاَنَّكَ الْیَوْمَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ وَالِدِیْ وَنَفْسِیْ وَاِنِّیْ لَاُحِبُّكَ بِدَاخِلِیْ وَخَارِجِیْ وَسِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ۔

جواب وعرض: آپ عالمین کے رب کے رسول اور انبیاء علیہم السلام کی نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔ کامیاب ہوگیا جس نے آپ کی تصدیق کی اور ناکام ہوا جس نے آپ کی تکذیب کی۔ اعرابی نے کہا: میں اس کے بعد کسی کی تابعداری نہیں کروں گا خدا کی قسم میں آپ کے پاس آیا اس حال میں کہ زمین میں آپ سے زیادہ مجھے کوئی مبغوض نہیں تھا اور آج آپ مجھے اپنے والدین اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اور میں آپ سے محبت کرتا ہوں ظاہر و باطن سے اور پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر بھی،

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔[1]

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

۱۔ ا۔ کنز العمال (۱۲/ ۳۵۶)، رقم (۳۵۳۶۴)

۲۔ المعجم الصغیر للطبرانی (۲/ ۱۵۳)، رقم (۹۴۸)، وقال الہیثمی: رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط عن شیخہ محمد بن علی بن الولید البصری، قال البیہقی: والحمل فی ہذا الحدیث علیہ، قلت: وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح

عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ستونِ حنانہ کا واقعہ:

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِسْتَنَدَ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَۃِ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَہُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰی اِلَیْہِ صَاحَتِ النَّخْلَۃُ الَّتِیْ کَانَتْ یَخْطُبُ عِنْدَھَا حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخَذَھَا فَضَمَّھَا اِلَیْہِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتّٰی اِسْتَقَرَّتْ قَالَ بَکَتْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ستونوں میں سے کھجور کے تنے پر سہارا لیتے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھ گئے اور وہ کھجور کا تنا رونے لگا جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دیتے قریب تھا کہ وہ تنا پھٹ جائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور اس کو گلے لگا لیا وہ تنا اس بچے کے رونے کی طرح رو رہا تھا جس کو چپ کرایا جا رہا ہو یہاں تک کہ وہ ٹھہر گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تنا اس ذکر کی وجہ سے رویا جو وہ سنا کرتا تھا۔

1۔ سنن النسائی ۱/۵۳۰، صحیح البخاری ۲/۷۳۸

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عشق وسوزِ فراق

اشعار

۱) إِذَا اشْتَدَّ شَوْقِي زُرْتُ قَبْرَكَ بَاكِيًا أَنُوحُ وَأَشْكُو لَا أَرَاكَ مُجَاوِبِي
فَيَا سَاكِنَ الصَّحْرَاءِ عَلَّمْتَنِي الْبُكَاءَ وَذِكْرُكَ أَنْسَانِي جَمِيعَ الْمَصَائِبِ
فَإِنْ كُنْتَ عَنِّي فِي التُّرَابِ مُغَيَّباً فَمَا كُنْتَ عَنْ قَلْبِي الْحَزِيْنِ بِغَائِبٍ[1]

جب میرا شوق بڑھ جاتا ہے تو ماں تیری قبر کی زیارت کرتی ہوں شکوہ شکایت کی حالت میں روتی ہوں، میں آپ کو جواب دینے والا نہیں دیکھتی اے صحراء میں رہنے والے آپ نے مجھے رونا سکھایا، آپ کی یاد نے مجھے ساری تکالیف بھلادیں اگر آپ مجھ سے مٹی میں چھپے ہوئے ہیں، مگر آپ میرے غمگین دل سے غائب نہیں ہوسکتے۔

۲) صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيًا[2]

مجھ پر ایسی مصیبتیں ڈال دی گئیں کہ اگر یہ مصیبتیں دنوں پر آتیں تو وہ راتیں بن جاتے۔

(۳) حضور ﷺ کے انتقال کے بعد ایک عورت آئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے انتقال کی خبر دی اور اس کے پوچھنے پر قبر کی طرف راہنمائی کر دی وہ عورت قبر دیکھ کر حضور ﷺ کے فراق اور عشق میں تڑپنے لگی حتیٰ کہ جان نکل گئی۔

(۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ہانپتے ہوئے آئے یارسول اللہ آپ کا خیال آگیا میں نے کہا آپ کی زیارت نہ کرلوں تو شاید جان نکل جائے......

جب لگتی نہیں آنکھ ہماری آتا ہے خیال تمہارا
دل دھڑکتا ہے ہروقت تیری صورت کو دیکھنے کیلئے

۱۔ حاشیہ سبل الہدیٰ والرشاد (۱۲/۲۹۰)

۲۔ ۱۔ نہایۃ الأرب فی فنون الادب (۱۸/۲۶۵)، ۲۔ دیوان علی بن ابی طالب ۱/۱۸۰

شانِ نبی خود خدا کی زبانی

حدیث قدسی

یَاسَمَاءُ اَنْصِتِیْ وَیَااَرْضُ اِسْمَعِیْ اِنَّ اللّٰہَ یُرِیْدُ اَنْ یُدَبِّرَ اَمْرًا وَیَقْضِیَ شَأْنًا یُرِیْدُ اَنْ یُحَوِّلَ الرِّیْفَ اِلَی الْفَلَاۃِ وَالنِّعْمَۃَ فِی الصَّحْرَاءِ وَالْمُلْکَ فِی الرُّعَاۃِ یُرِیْدُ اَنْ یَبْعَثَ نَبِیًّا مِنَ الْاُمِّیِّیْنَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَاغَلِیْظٍ وَسَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ لَوْیَمُرُّ اِلٰی جَنْبِ السِّرَاجِ لَمْ یُطْفِ مِنْ سَکِیْنَتِہٖ وَلَوْیَمْشِیْ عَلَی الْقَصَبِ الْیَابِسِ لَمْ یُسْمَعْ مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْہِ اَبْعَثُہٗ بَشِیْرًا وَنَذِیْرًا لَا یَقُوْلُ الْخَنَا اَفْتَحُ بِہٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا اَھَبُ لَہٗ کُلَّ خُلُقٍ کَرِیْمٍ وَاُسَدِّدُہٗ بِکُلِّ اَمْرٍ جَمِیْلٍ اَجْعَلُ السَّکِیْنَۃَ لِبَاسَہٗ وَالْبِرَّ شِعَارَہٗ وَالتَّقْوٰی ضَمِیْرَہٗ وَالْحِکْمَۃَ مَنْطِقَہٗ وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ طَبِیْعَتَہٗ وَالْعَفْوَ وَالْمَعْرُوْفَ خُلُقَہٗ وَالْحَقَّ شَرِیْعَتَہٗ وَالْعَدْلَ سِیْرَتَہٗ وَالْھُدٰی اِمَامَہٗ وَالْاِسْلَامَ مِلَّتَہٗ وَاَحْمَدَ اِسْمَہٗ اَھْدِیْ بِہٖ بَعْدَ الضَّلَالَۃِ وَاُعَلِّمُ بِہٖ بَعْدَ الْجَھَالَۃِ وَاَرْفَعُ بَعْدَ الْخَمَالَۃِ وَاُعَرِّفُ بَعْدَ النَّکِرَۃِ وَاُکَثِّرُ بِہٖ بَعْدَ الْقِلَّۃِ وَاَغْنِیْ بِہٖ بَعْدَ الْعَیْلَۃِ اَجْمَعُ بِہٖ بَیْنَ اُمَمٍ مُخْتَلِفَۃٍ وَاَعْضَاءٍ مُتَشَتِّتَۃٍ وَقُلُوْبٍ مُتَفَرِّقَۃٍ وَاَسْتَنْقِذُبِہٖ فِئَامًا عَظِیْمَۃً مِنَ الْھَلَکَۃِ (ابن کثیر) وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاَجْعَلُ اُمَّتَہٗ خَیْرَاُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ تَوْحِیْدًا لِیْ وَاِیْمَانًا وَاِخْلَاصًا لِیْ یُصَلُّوْنَ قِیَامًا وَقُعُوْدًا وَرُکَّعًا وَسُجُوْدًا وَیُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِیْ صُفُوْفًا وَزُحُوْفًا وَیَخْرُجُوْنَ

مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ اِبْتِغَاءَ رِضْوَانِي أُلْهِمُهُمْ
التَّكْبِيْرَ وَالتَّوْحِيْدَ وَالتَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالْمِدْحَةَ
وَالتَّمْجِيْدَ فِيْ مَسِيْرِهِمْ وَمَجَالِسِهِمْ وَمَضَاجِعِهِمْ وَمَنَاقِبِهِمْ
وَمَثْوٰهُمْ يُكَبِّرُوْنَ وَيُهَلِّلُوْنَ وَيُقَدِّسُوْنَ عَلٰى رُؤُسِ الْأَشْرَافِ
وَيُطَهِّرُوْنَ لِيَ الْوُجُوْهَ وَالْأَطْرَافَ يَعْقِدُوْنَ لِيَ الثِّيَابَ عَلَى
الْأَنْصَافِ قُرْبَانُهُمْ دِمَاؤُهُمْ وَأَنَاجِيْلُهُمْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ رُهْبَانٌ
بِاللَّيْلِ لَيُوْثٌ بِالنَّهَارِ ذٰلِكَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاءُ
وَأَنَا ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ[1]

اے آسمان خاموش ہو جا اور اے زمین سن لے اللہ کسی کام کی تدبیر کا ارادہ کرتا ہے اور کسی معاملہ کے پورا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور ارادہ کرتا ہے کہ آبادی کو جنگل کی طرف پھیر دے اور نعمت کو صحراء میں اور بادشاہت چرواہوں میں اور اللہ تعالیٰ ارادہ کرتے ہیں کہ نبی کو امیین میں سے بھیج دے جو سخت نہ ہو اور بدگو نہ ہو اور نہ بازاروں میں چیخنے والا اگر وہ چراغ کے پاس سے گذرے تو اس کے سکون واطمینان سے چلنے کی وجہ سے چراغ نہ بجھے اگر وہ خشک لکڑی پر چلے تو اس کے قدم کی آواز سنائی نہ دے میں اس کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بھیجوں گا وہ فضول باتیں نہیں کرے گا میں اس کے ذریعے سے اندھوں کو بینا کروں گا اور بہروں کو شنوائی دوں گا اور غافل دلوں کو آگاہی دوں گا میں اس کو کریمانہ اخلاق عطاء کروں گا اور میں اس کی ہر اچھے معاملے میں راہنمائی کروں گا میں وقار کو اس کا لباس بنا دوں گا اور نیکی کو اس کی علامت اور تقوی کو اس کا راز اور حکمت کو اس کا بول اور سچائی اور وفاداری کو اس کی طبیعت اور معافی اور نیکی کرنے کو اس کے اخلاق اور حق کو ان کی شریعت اور انصاف کو ان کی سیرت اور ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بنا دوں گا اور احمد ان کا نام رکھوں گا اور میں اس کے ذریعے سے گمراہی کے بعد لوگوں کو ہدایت دوں گا اور جاہل کو علم دوں گا اور میں اس کے ذریعے سے

1۔ تفسیر ابن کثیر ۲/۶/۷ والخصائص الکبری للسیوطی ۱/۲۱

پست اور کمزور کو بلند مرتبہ دوں گا اور میں اس کے ذریعے سے بھولے ہوئے لوگوں کو پہچان کراؤں گا اور میں ان کے ذریعے سے قلت کو کثرت میں تبدیل کروں گا اور میں ان کے ذریعے سے غریبوں کو مالدار بناؤں گا اور میں ان کے ذریعے سے مختلف امتوں کو جمع کروں گا اور منتشر اعضاء کو اور متفرق دلوں کو جمع کروں گا اور میں ان کے ذریعے بہت بڑی جماعت ہلاکت سے بچاؤں گا (ابن کثیر) اور ایک روایت میں ہے میں ان کی امت کو بہترین امت بناؤں گا جو لوگوں کی نفع رسانی کے لئے نکالی گئی ہوگی وہ نیک کاموں کا حکم کرے گی اور برے کاموں سے روکے گی وہ میری توحید کا اقرار کرے گی اور مجھ پر ایمان لائے گی اور خالص میرے لئے عمل کریگی ان کی نمازوں میں قیام، قعود، رکوع، اور سجدے ہوں گے اور وہ لشکروں کی صورت میں صف بستہ ہو کر میرے راستے میں قتال کرے گی، وہ لوگ اپنے گھر سے مال واسباب چھوڑ کر میری رضامندی کو ڈھونڈنے کے لئے نکلیں گے خرچ کریں گے اور میں ان کے دلوں میں تکبیر اور توحید اور تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور مدح اور تمجید کو ڈالوں گا جو اپنے چلنے میں اپنی مجالس میں اور اپنی خواب گاہوں میں اور اپنے راستوں میں اور اپنے ٹھکانوں میں کریں گے اور وہ بڑے بڑے لوگوں کے سامنے میری عظمت اور توحید و تقدیس کی دعوت دیں گے اور وہ میری خوشنودی کے لئے چہروں کو اعضاء وضو کو دھوئیں گے اور وہ میری رضا کے لئے اپنی پشتوں پر کمر بند کو باندھیں گے وہ قربانی اپنے خون کی دیں گے اور ان کی کتاب ان کے سینوں میں ہوگی اور وہ رات میں عبادت کرنے والے اور دن میں شیروں کی طرح لڑنے والے ہوں گے اور یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں اور میں بڑے فضل والا ہوں۔

امام الانبیاء ﷺ کی دیگر انبیاء پر فضیلت

(۱) عن اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ علیہ وسلم:
اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ نَبِیٌّ قَبْلِی اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ

تَحِلَّ لِنَبِیٍّ قَبْلِی (وَفِی رِوَایَةٍ: وَکَانَ مَنْ قَبْلِی یُعَظِّمُوْنَ اَکْلَهَا کَانُوْا یُحْرِقُوْنَهَا[1]) وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا وَکَانَ مَنْ قَبْلَنَا یُصَلُّوْنَ فِی الْمَحَارِیْبِ وَبُعِثْتُ اِلٰی کُلِّ اَسْوَدَ وَاَحْمَرَ وَکَانَ الرَّجُلُ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ بَیْنَ یَدَیَّ (وَفِی رِوَایَةٍ: وَلَمْ یُنْصَرْ بِهٖ اَحَدٌ قَبْلِی[2]) یُسْمَعُ بِیَ الْقَوْمُ بَیْنِی وَبَیْنَهُمْ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ فَیُرْعَبُوْنَ مِنِّی وَجُعِلَ لِیَ الرُّعْبُ نَصْرًا وَقِیْلَ لِی سَلْ تُعْطَهْ فَجَعَلْتُهَا شَفَاعَةً لِاُمَّتِی وَهِیَ نَائِلَةٌ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا[3]

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں:

۱۔ میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا اور مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہیں تھا۔ (مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مجھ سے پہلے والے لوگ اس مالِ غنیمت کے کھانے (اور اس کو استعمال کرنے) کی تعظیم کرتے تھے لہٰذا اسے (کھا جانے کی بجائے) جلا دیا کرتے تھے)

۲۔ میرے لیے ساری زمین کو مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) بنا دیا گیا جبکہ ہم سے پہلے والے لوگ (مخصوص) بالا خانوں میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔

۳۔ مجھے ہر کالے، گورے کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے اور پہلے نبی صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا۔

۴۔ ایک مہینے کی مسافت پر رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی (اور ایک روایت میں

۱۔ مسند احمد (۶۳۹/۱۱)

۲۔ إتحاف الخيرة المهرة (۵۰/۷)

۳۔ المعجم الاوسط للطبرانی (۲۶۹/۷)

ہے کہ مجھ سے قبل کسی نبی کی اس طرح مدد نہیں کی گئی) اور میری قوم تک میری آواز پہنچا دی جاتی ہے (اگرچہ) میرے اور ان کے درمیان ایک ماہ کا فاصلہ ہو پھر ان پر میرا رعب ڈال دیا جاتا ہے (الغرض) رعب کو میرے لیے مدد و نصرت بنا دیا گیا۔

۵۔ مجھ سے کہا گیا: آپ مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا، میں نے (ابھی کچھ مانگنے کی بجائے) اس سوال کو آئندہ کے لئے اپنی امت کے واسطے شفاعت بنا کر رکھ لیا اور میری یہ شفاعت ہر اس شخص کو پہنچے گی جس نے لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) کی شہادت دی اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔

(۲) عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم: اَلْجَنَّةُ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتِيْ۔[1]

حضور اقدس ﷺ کا فرمان ہے: جنت اس وقت تک تمام انبیاء پر حرام ہے جب تک میں داخل نہ ہو جاؤں اور اسی طرح تمام امتوں پر بھی حرام ہے جب تک میری امت اس میں داخل نہ ہو جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان ☆

ازواجِ مطہرات:

۱) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (خدمت گار)

۲) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا (آرام والی)

۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (زندہ رہنے والی)

۴) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (رات کو قیام کرنے والی)

۵) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا (بختوں والی)

۶) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (پیار کرنے والی)

۷) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (استغفار کرنے والی)

۸) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (منتخب ہونے والی)

۹) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا (پڑوس والی)

۱۰) حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا (یہ باندی تھیں)

۱۱) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

۱۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

☆...... انظر لجمیع ما یتعلق بہ فی ذیلہ:

۱۔ الطبقات الکبری لابن سعد۔ بدایۃ الجزء الاول ط: دار صادر۔ بیروت

۲۔ تاریخ دمشق لابن عساکر: بدایۃ الجزء الثالث ط: دار الفکر۔ بیروت

صاحبزادے:

۱) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ (تقسیم کرنے والا)

۲) حضرت طاہر طیب رضی اللہ عنہ (پاک)

۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (بزرگی والا)

صاحبزادیاں:

۱) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا (خاوند کی خدمت گار)

شادی: پہلے عتبہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ اولاد: عبداللہ ایک لڑکا۔

۲) حضرت زینب رضی اللہ عنہا، ولادت ۳۰ میلادالنبی

وفات: سنہ ۸ھ، شادی: حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ۔ اولاد: علی، امامہ

۳) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا،

وفات سنہ ۹ھ، شادی: پہلے عتیبہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، اولاد نہ ہوئی

۴) حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا:

ولادت سنہ ۳۵ میلادالنبی، وفات سنہ ۱۱ھ، شادی: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ،

اولاد: تین لڑکے حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت محسن رضی اللہ عنہم، تین لڑکیاں:

حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت زینب رضی اللہ عنہن

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچے:

۱) عبدالعزیٰ ۲) عبدمناف (ابوطالب)

۳) عبدالحارث ۴) عبدالشمس

۵) عبداللات ۶) نوفل ۷) کراحہ

۸) حارث ۹) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (سخت جگہ)

۱۰) حضرت عباس رضی اللہ عنہ (پتھریلی جگہ) ۱۱) ربیعہ

پھوپھیاں:

۱)صفیہ ۲)ام حکیم البیضاء ۳)عاتکہ

۴)امیمہ ۵)اروٰی ۶)برہ

دادی کا نام...... فاطمہ بنت عمرو بن عائذ

نانی کا نام...... برّہ بنت عبد العزیٰ

پرنانی کا نام...... ام حبیب بنت اسد

آپ ﷺ کی شان قرآن کی زبانی

۱) آپ کے چہرے کا ذکر...... وَالضُّحٰی

۲) زلفوں کا ذکر...... وَاللَّیْلِ

۳) سینے کا ذکر...... اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

۴) دانتوں کا ذکر...... یٰسٓ

۵) زبان کا ذکر...... لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ

۶) زمانہ...... وَالْعَصْرِ

۷) شہر...... لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ

۸) اخلاق...... اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

۹) رحمت...... رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

۱۰) کردار...... لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

۱۱) عظمت...... اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا

۱۲) صداقت...... وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

۱۳) شفقت...... لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ

۱۴) آنکھ:...... مَازَاغَ الْبَصَرُ. لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ

۱۵) جبین...... وَالْقَمَرِ

۱۶) کملی کا ذکر ...... یَآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

۱۷) کمبل کا ذکر ...... یَآ اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ

۱۸) ہاتھ، گردن کا ذکر ...... وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ ۶

۱۹) کپڑے ...... وَثِیَابَكَ فَطَھِّرْ

۲۰) پشت ...... اَلَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَكَ

۲۱) خاموشی کا ذکر ...... لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

۲۲) دل ...... نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِكَ ۹

۲۳) گفتار، بولنے کا ذکر ...... وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی

۲۴) نہر کوثر کا ذکر ...... اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ

۲۵) غار ...... اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ

۲۶) دن ...... اِنَّ لَكَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا

۲۷) رات ...... قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا

۲۸) یار کا ذکر ...... اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ (یہ واحد صدیق رضی اللہ عنہ کی ہستی ہے جس کو قرآن نے صحابی کہہ کر پکارا)۔

الفرق بین الحبیب والخلیل

اَلشَّیْخُ الْفَقِیْهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ حَامِدٍ تَكَلَّمَ عَلٰی مَقَامِ الْخُلَّةِ بِكَلَامٍ طَوِیْلٍ اِلٰی اَنْ قَالَ،

۱) یُقَالُ الْخَلِیْلُ الَّذِیْ یَعْبُدُ رَبَّهٗ عَلَی الرَّغْبَةِ وَالرَّھْبَةِ وَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ یَعْبُدُ رَبَّهٗ عَلَی الرُّؤْیَةِ وَالْمَحَبَّةِ

۲) یُقَالُ الْخَلِیْلُ الَّذِیْ یَكُوْنُ مَعَهٗ اِنْتِظَارُ الْعَطَاءِ وَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ یَكُوْنُ مَعَهٗ اِنْتِظَارُ اللِّقَاءِ۔

۳) یُقَالُ الْخَلِیْلُ الَّذِیْ یَصِلُ بِالْوَاسِطَةِ مِنْ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ نُرِیْ

اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ وَالْحَبِيْبُ الَّذِیْ يَصِلُ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ مِنْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى

۴) قَالَ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِیْ خَطِيْئَتِیْ يَوْمَ الدِّيْنِ. وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِحَبِيْبِهٖ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

۵) قَالَ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام لَا تُخْزِنِیْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ. وَقَالَ تَعَالٰى لِحَبِيْبِهٖ عَلَيْهِ السَّلَام يَوْمَ لَا يُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ.

۶) قَالَ الْخَلِيْلُ حِيْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. قَالَ لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ يٰاَيُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

۷) اَلْخَلِيْلُ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى لِحَبِيْبِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى

۸) الخليل. وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِيْنَ قَوْلُهٗ لَهٗ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

۹) اَلْخَلِيْلُ "وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ" قَوْلُهٗ لَهٗ "اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ"[1]

الشیخ فقیہ ابو محمد عبداللہ بن حامد نے ''خلت'' کے مقام پر طویل بحث چھیڑی ہے یہاں تک کہ فرمایا:

۱) خلیل وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے شوق رغبت اور ڈر کے ساتھ اور حبیب وہ ہوتا ہے جو کہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اللہ کے نظارے کے ساتھ اور اللہ کی محبت کے ساتھ۔

۱۔ البدایہ والنہایہ (۲/۳۰۱)

۲) خلیل وہ ہوتا ہے جو عطا کا انتظار کرتا ہے محبوب کی طرف سے اور حبیب وہ ہوتا ہے جس کو محبوب کی ملاقات کا انتظار ہو

۳) خلیل وہ ہوتا ہے جو اپنے محبوب تک واسطے کے ساتھ پہنچ جائے اور یہ بات کی گئی اللہ تعالی کے ارشاد ''وکذلک نری ابراھیم الآیة'' میں کہ خلیل کو اس طرح ہم آسمانوں اور زمینوں کی ملکوت ونظام دکھائیں گے (تاکہ) وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے اور حبیب وہ ہوتا ہے جو اپنے محبوب تک بغیر واسطہ کے پہنچ جائے'' کقولہ فکان قاب قوسین الآیة'' کہ پھر وہ دو کمانوں کے قریب ہو گیا یا اس سے بھی زیادہ قریب ہوا

۴) خلیل کے بارے میں ہے ''والذی اطمع الآیة'' کہ اللہ وہ ذات ہے جس سے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے گناہوں کو معاف فرمادینگے قیامت کے دن (بدلہ کے دن) اور اللہ اپنے حبیب سے فرماتا ہے ''لیغفر لک اللہ الآیة'' تاکہ اللہ تعالی آپ کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرمائے

۵) خلیل نے کہا ''لا تخزنی الآیة'' کہ اے اللہ آپ مجھے رسوا نہ کریں اس دن جس دن کہ لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور اللہ نے اپنے حبیب سے فرمایا ''یوم لا یخزی اللہ النبی الآیة'' جس دن کہ اللہ تعالی رسوا نہیں کرے گا نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ہیں ایمان والوں میں سے

۶) خلیل نے کہا تھا اس وقت کہ جب آپ کو آگ میں ڈال دیا گیا ''حسبی اللہ ونعم الوکیل الآیة'' کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور اللہ تعالی نے نبی ﷺ سے خود فرمایا: ''یاایھا النبی حسبك الآیة'' کہ اے نبی علیہ السلام اللہ تعالی آپ کے لئے کافی ہے اور ان مومنوں کے لئے جنہوں نے آپ کی اتباع کی ہے

۷) خلیل نے کہا ''انی ذاھب الآیة'' کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں عنقریب کہ وہ میری راہنمائی کریں گے اور اللہ تعالی نے اپنے حبیب سے فرمایا ''ووجدك ضالا فھدی'' کہ اللہ نے آپ کو ناواقف پایا تو آپ کو سیدھا راہ دکھایا

۸) خلیل نے دعا کے طور پر کہا تھا ''واجعل لی لسان الآیة'' کہ بعد میں آنے

والوں میں میرا اچھا تذکرہ کردے (یعنی بعد کے لوگوں میں میری اچھی تعریف ہو جیسا کہ درود ابراہیمی میں ہے) اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے فرمایا "ورفعنالك ذكرك" کہ آپ کے تذکرہ کو ہم نے بلند کیا

۹) خلیل نے کہا "واجعلنی الآیۃ" کہ نعمتوں والی جنت کا وارث مجھے بنادے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے فرمایا "انا اعطیناك الكوثر الآیۃ" کہ بے شک ہم نے آپ کو حوض کوثر عطا کیا ہے۔

سراج منیر سے تشبیہ دی نہ کہ آفتاب و ماہتاب سے......کیوں؟

دو وصفوں (یعنی خود روشن ہونا، اور دوسروں کو منور کرنا) میں یہ تینوں برابر ہیں مگر ایک وصف میں چراغ ان دونوں سے ممتاز ہے وہ ہے مُنَوِّر بنانا تو آپ علیہ السلام نے دوسروں کو منور بنایا امت کو بھی اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی کہ انہوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔[1]

بت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی آواز

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایام جاہلیت میں اپنے بتوں کے پاس تھا ایک شخص نے آکر بت پر نذر و نیاز کے لئے گائے ذبح کی تو اس بت سے یہ آواز اس قدر بلند ہوئی کہ سب نے سنی وہ کہتا تھا یاجلیح اے جلیح یا اے گنجا آدمی امر نجیح کامیابی والا معاملہ ظاہر ہو گیا ہے رجل یصیح یقول لا الٰہ الا اللہ ایک آدمی پکار کر کہہ رہا ہے لا الٰہ اِلّا اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آواز کو سن کر لوگ بھاگ گئے مگر میں وہیں بیٹھا رہا تاکہ اس آواز کی حقیقت معلوم ہو دوبارہ سہ بارہ پھر بلند ہوئی میں حیران تھا کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے؟ کہ اتنے میں لوگوں نے مجھے یہ خبر دی کہ یہاں ایک پیغمبر ظاہر ہوئے ہیں اور

[1] اشرف التفاسیر ۳/۳۲۰

لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین فرماتے ہیں۔[1]

جنگل سے آپ کی صداقت کی غیبی آواز

حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ بعثت سے قبل میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا اور ان کے ضروری کام پورے کرتا تھا جب آپ کی بعثت ہوئی تو ہم سب اپنے قبیلے سمیت بھاگ نکلے ایک بیابان میں ہمیں شام ہوگئی ہمارے قبیلے کے سردار کا یہ طریقہ تھا کہ (وہ قیام اور پڑاؤ ڈالنے کے وقت) یوں کہتا کہ ہم اس جنگل کے سردار کی پناہ پکڑتے ہیں چنانچہ حسب معمول ایسا ہی کیا غیب سے آواز آئی اب اس پناہ کا راستہ لا الہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ کا اقرار ہی ہے چنانچہ ہم واپس آکر مسلمان ہو گئے۔[2]

ایک کاہن جنّ کا خواب میں آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر دینا

امام بیہقی نے حضرت سواد بن قارب کا واقعہ نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں ایک جن میرا دوست تھا آئندہ کی خبریں مجھے بتایا کرتا تھا میں لوگوں کو وہ خبریں بتاتا جن سے خوب چڑھاوے اور نذرانے آتے تھے ایک رات اس نے میرے خواب میں آکر کہا کہ اٹھ ہوشیار ہوجا اگر کچھ شعور ہے تو بیدار ہوجا ایک پیغمبر لوی بن غالب کی نسل سے پیدا ہوگیا ہے پھر اس نے یہ چند اشعار پڑھے:

عَجِبْتُ الْجِنَّ وَاِرْهَاسِهَا
وَشَدِّهِنَّ الْعِيْسَ بِاَحْلَاسِهَا

1۔ درسی تفسیر ص ۱۸۶
2۔ درسی تفسیر ص ۱۷۹

تَهْوِیْ اِلٰی مَکَّۃَ تَبْغِی الْھُدٰی
مَامُؤمِنُوْھَا مِثْلَ اَرْجَاسِھَا
فَانْفَضْ اِلٰی صَفْوَۃٍ مِنْ ھَاشِمٍ
وَاسْمُ بِعَیْنَیْكَ اِلٰی رَاْسِھَا

میں نے جنوں سے اور ان کی بے قراری سے تعجب کیا اور مجھے تعجب ہوا جنوں کے اونٹوں پر لکڑیوں کے کسنے سے وہ جن مکہ کی طرف جا رہے ہیں ھدایت کو تلاش کرتے ہوئے جنوں میں ایمان لانے والے بے ایمان جنوں کی طرح نہیں ہیں لہٰذا تو بنی ھاشم کے برگزیدہ شخص کے پاس جا اور اپنی نگاہوں کو بنو ہاشم کے سردار کی طرف اٹھا کر دیکھ

تین رات برابر مجھے یہ معاملہ پیش آیا آخر میں مکہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوا۔[1]

حضرت رافع بن عمیر رضی اللہ عنہ کا جنات کی رہنمائی سے قبولِ اسلام

تفسیر مظہری میں ہے کہ کتاب ھواتف الجن میں سند کے ساتھ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رافع بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے قبولِ اسلام کا واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ میں ایک رات مقامِ عالج کے ریگستان میں سفر کر رہا تھا اچانک نیند کا غلبہ ہوا تو میں اپنی اونٹنی سے اُترا اور سو گیا اور سونے سے پہلے میں نے اپنی قوم کی عادت کے مطابق یہ الفاظ کہہ لئے:

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعَظِیْمِ ھٰذَا الْوَادِیْ مِنَ الْجِنِّ

(میں پناہ لیتا ہوں اس جنگل کے جنات کے سردار کی)

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں ایک ہتھیار ہے وہ اس کو میری اونٹنی کے سینہ پر مارنا چاہتا ہے۔ میں گھبرا کر بیدار ہوا اِدھر اُدھر دیکھا مگر کچھ نظر نہ آیا۔ تو میں نے دل میں سوچا کہ یہ شیطانی خیال ہے دوبارہ پھر غافل ہو کر سو گیا تو وہی خواب

[1] دری تفسیر ص ۱۸۷

دیکھا اور بیدار ہو کر اونٹنی کے چاروں طرف گھوم کر دیکھا کچھ نہ پایا۔ مگر اونٹنی کو دیکھا کہ وہ بری طرح کانپ رہی ہے۔ میں پھر سو گیا اور ویسا ہی خواب پھر دیکھا بیدار ہوا تو دیکھا کہ اونٹنی تڑپ رہی ہے اور پھر یہ دیکھا کہ خواب والے آدمی کی طرح کا ایک جوان ہاتھ میں ایک چھوٹا سا نیزہ لئے کھڑا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی اس جوان کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے اور اس کو اونٹنی پر حملہ کرنے سے روک رہا ہے۔ وہ دونوں اسی کشاکش میں تھے کہ تین گورخر سامنے آ گئے۔ بوڑھے نے جوان سے کہا ان تینوں میں سے جس کو تو پسند کرے لے لے اور اس آدمی کی اونٹنی کو چھوڑ دے۔ وہ جوان ایک بڑے گورخر کو لے کر رخصت ہو گیا۔ میں نے بوڑھے کی طرف رخ کیا تو اس نے میری طرف دیکھ کر کہا "او بے وقوف جب تو کسی جنگل میں ٹھہرے اور وہاں کے جنات و شیاطین سے خطرہ ہو تو یہ کہا کر:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ رَبِّ مُحَمَّدٍ مِنْ هَوْلِ هٰذَا الْوَادِيْ

"میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ کی جو محمد ﷺ کا رب ہے اس وادی کے خطرہ سے"

اور کسی جن کی پناہ نہ مانگا کر۔ کیونکہ وہ زمانہ ختم ہو گیا جب انسان جنوں کی پناہ لیتے تھے۔

میں نے پوچھا یہ محمد کون ہیں؟

بوڑھے نے کہا یہ عرب کے رہنے والے ایک نبیؐ ہیں۔ نہ مشرقی ہیں نہ مغربی۔ پیر کے دن ان کی بعثت ہوئی ہے۔

میں نے پوچھا وہ کہاں رہتے ہیں؟

اس نے کہا یثرب میں رہتے ہیں جو کھجوروں کی بستی ہے۔

میں صبح ہوتے ہی سوار ہوا اور تیز چل کر مدینہ پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو میرا سارا واقعہ خود ہی مجھے سنا دیا۔ میرے ذکر کرنے کی نوبت بھی نہ آئی۔ پھر آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور میں مسلمان ہو گیا۔ [1]

---

[1] دری تفسیر ص ۱۷۹ پارہ نمبر ۲۹

حلیہ مبارک

(ملخص از حیاۃ الصحابہ ونفحۃ العرب وغیرہ)

قد مبارک:۔ كَانَ مَرْبُوعَ قَدٍ لٰكِنْ يُطَاوِلُ جَارَهُ درمیانہ قد تھا لیکن کسی قدر لمبائی کی طرف مائل تھے

رنگ:۔ اَزْهَرَ اللَّوْنِ سفید سرخی مائل

بدن کی ساخت:۔ لَيْسَ الْهُزَالُ وَلَا شَحْمٌ نہ دبلے پتلے نہ موٹے نیز گٹھا ہوا بدن تھا

سر مبارک:۔ عَظِيْمُ الْهَامَةِ اعتدال کے ساتھ بڑا سر تھا

چہرۂ انور:۔ يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَفِيْهِ تَدْوِيْرٌ آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا اور اس میں کسی قدر گولائی تھی۔

بال مبارک:۔ رَجِلَ الشَّعْرِ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال خم دار تھے نہ زیادہ گھنگریالے نہ بالکل سیدھے۔

دانت مبارک:۔ اَسْنَانُهُ قَدِ انْفَرَجَ اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ ثَنَايَاهُ آپ کے دانت مبارک کھلے کھلے تھے جب بات کرتے تو ایک نور سا دکھائی دیتا جو آپ کے دانتوں سے نکلتا تھا۔

پیشانی مبارک:۔ وَاسِعُ الْجَبِيْنِ کشادہ پیشانی والے تھے

ناک مبارک:۔ اَقْنَى الْعِرْنِيْنِ لَهُ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ آپ کی ناک بلندی مائل تھی اس پر ایک چمک اور نور تھا۔

آنکھیں مبارک:۔ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ خوب سیاہ

ابرو مبارک:۔ اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ كَاَنَّ حَوَاجِبَهُ كَالْقَوْسِ ابرو خم دار باریک اور جدا جدا تھے۔

پلکیں مبارک:۔ اَھْدَبُ الْاَشْفَارِ لمبی لمبی پلکوں والے تھے

رخسار مبارک:۔ سَھْلُ الْخَدَّیْنِ نہ زیادہ ابھرے ہوئے نہ پچکے ہوئے

داڑھی مبارک:۔ کَثُّ اللِّحْیَۃِ گنجان داڑھی والے

گردن مبارک:۔ کَاَنَّ عُنُقَہٗ جِیْدُ دُمْیَۃٍ ایسی خوب صورت اور باریک تھی جیسے مورتی کی گردن

کندھے اور سینہ مبارک:۔ اَلْمَنْکَبَانِ وَصَدْرُہٗ عَرِضَتْ بَیْنَ کَتِفِہٖ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ عَرِیْضُ الصَّدْرِ دونوں کندھے اور آپ کا سینہ چوڑا تھا دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی، آپ کا سینہ چوڑا تھا۔

بطن مبارک:۔ سَوَاءُ الْبَطْنِ ذُوْ مَسْرُبَۃٍ سینہ اور پیٹ برابر تھا بالوں کی دھاری ناف تک تھی۔

ہاتھ کی کلائیاں:۔ طَوِیْلُ الزَّنْدَیْنِ اَشْعَرُ الذِّرَاعَیْنِ، لمبے گٹوں والے فراخ ہتھیلوں والے۔

ہتھیلی مبارک:۔ رَحْبُ الرَّاحَۃِ شَثْنُ الْکَفَّیْنِ؛ کشادہ ہتھیلیاں بھری ہوئی ہتھیلیاں

قدم مبارک:۔ شَثْنُ الْقَدَمَیْنِ قَدَمَاہُ وُسِّعَا؛ قدم مبارک سخت کشادہ تھے

اعضاء کے جوڑ:۔ فَخْمُ الْکَرَادِیْسِ جَلِیْلُ الْمَشَاشِ؛ جوڑوں کے ملنے کی ہڈیاں مضبوط اور بڑی تھیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور شمس وقمر سے بھی زیادہ حسین تھا

۱۔ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَاِلَی الْقَمَرِ فَلَھُوَ اَحْسَنُ فِیْ عَیْنِیْ مِنَ الْقَمَرِ[1]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے سرخ جوڑا زیب تن فرمایا ہوا تھا اِدھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے چہرۂ انور) کی طرف دیکھنے لگا اور اُدھر (چاندنی رات کے چمکتے دمکتے) چاند کی طرف، پھر (ہوا یہ کہ) بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور میری آنکھ میں اس (چمکتے دمکتے) چاند سے بھی

۱۔ المستدرک للحاکم باسناد صحیح ۴/۲۰۶، رقم: ۷۳۸۳

کہیں زیادہ حسین تھا۔

۲۔ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ: صِفِي لِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ! لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً۔[1]

حضرت ابوعبیدہ کہتے ہیں میں نے ربیع (بنت معوذ) سے کہا کہ مجھے ذرا حضور ﷺ کے بارے میں تو بتاؤ، تو وہ کہنے لگیں: ''میرے منے! اگر تم ان (کے چہرے) کو دیکھ لیتے تو تمہیں وہ ایسے لگتا کہ جیسے سورج (اپنی آب و تاب کے ساتھ) رونما ہو کر نکل چکا ہے۔''

۳۔ عن أبي هريرة قال: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي جَبْهَتِهِ۔[2]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسن و جمال میں کسی چیز کو نہیں دیکھا آپ تو ایسے تھے کہ گویا سورج آپ کی پیشانی میں چل رہا ہو۔

۴۔ سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔[3]

وَفِي رِوَايَةِ ابن حبان فی صحیحه: مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُسْتَدِيرِ۔[4]

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (چمکدار) تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ چاند کی طرح حسین تھا اور ابن حبان کی روایت میں ہے، بلکہ سورج (کی طرح چمکدار) اور (چودہویں رات کے) گول چاند کی طرح (حسین) تھا''...... اللہ اکبر

۱۔ شعب الایمان ۳/ ۱۷، رقم: ۱۳۵۴

۲۔ مسند احمد بن حنبل ۲/ ۳۵۰، رقم: ۸۵۸۸

۳۔ صحیح البخاری (۳/ ۱۳۰۴)، رقم (۳۳۵۹)

۴۔ صحیح ابن حبان (۱۴/ ۲۰۶)، رقم (۶۲۹۷)

آپ ﷺ کا حسن و جمال (اشعار کی صورت میں)

شعر

یَاصَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَاسَیِّدَ الْبَشَرِ مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَایُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

''اے حسن والے اور انسانیت کے سردار، آپ کے منور چہرے سے چاند روشن ہوا، آپ کی تعریف ممکن نہیں جیسا کہ آپ کی تعریف کا حق ہے، مختصر یہ کہ خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ ہے۔''

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَیْبٍ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ [1]

جہاں میں اُن سا چہرہ ہے نہ ہے خندہ جبیں کوئی
ابھی تک جن سکیں نہ عورتیں اُن سا حسیں کوئی
نہیں رکھی ہے قدرت نے مرے آقا کمی تجھ میں
جو چاہا آپ نے مولیٰ وہ رکھا ہے سبھی تجھ میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

لَنَا شَمْسٌ وَلِلْاٰفَاقِ شَمْسٌ شَمْسِیْ خَیْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَآءِ
فَاِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَشَمْسِیْ طَالِعٌ بَعْدَ الْعِشَاءِ
اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَاتَغْرُبُ

1۔ دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (۱/۲)

ایک میرا سورج ہے ایک آسمان کا، میرا سورج آسمان کے سورج سے بہتر ہے اس لئے کہ وہ سورج تو فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میرا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے پہلوں کے سورج تو غروب ہو گئے اور ہمارا سورج آسمانوں کی بلندی پر رہتا ہے کبھی غروب نہیں ہوتا۔

حسنِ یوسفؑ پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

حُبّ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یَارَاکِبًا قِفْ بِالْمُحَصَّبِ مِنْ مِنیٰ   وَاھْتِفْ بِقَاعِدِ خَیْفِھَا وَالنَّاھِضِ
سَحَرًا اِذَا اَفَاضَ الْحَجِیْجُ اِلیٰ مِنیٰ   فَیْضًا کَمُلْتَطِمِ الْفُرَاتِ الْفَائِضِ
اِنْ کَانَ رَفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ   فَلْیَشْھَدِ الثَّقْلَانِ اَنِّیْ رَافِضِی
وَاَخْبِرْھُمْ اَنِّیْ مِنَ النَّفَرِ الَّذِیْ
لِوَلَاءِ اَھْلِ الْبَیْتِ لَیْسَ بِنَاقِضٍ[1]

اے سوار منیٰ کی وادی محصب میں ذرا ٹھہر جا اور خیف بنی کنانہ میں ہر قاعد و قائم کو آواز دے سحری کے وقت جب کہ حاجی لوٹ رہے ہوں منیٰ کی طرف دریا فرات کی ٹھاٹھیں مارتی ہوئی موجوں کی طرح اگر آل محمد سے محبت کرنا رفض ہے تو جن وانس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں اور انہیں بتادے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اہل بیت کی محبت کے عہد کو توڑ نہیں سکتا

حب آل النبی (ذریعۂ نجات)......

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

آلُ   النَّبِیِّ   ذَرِیْعَتِیْ
وَھُمُوْا   اِلَیْہِ   وَسِیْلَتِیْ

۱۔ ادب الخواص (۱/۱۶)

اَرْجُوْا بِهِمْ اُعْطٰی غَدًا
بِیَدِیْ الْیَمِیْنِ صَحِیْفَتِیْ[1]

نبی کریم ﷺ کی پاک اولاد میری نجات کا ذریعہ ہیں اور انہی کو حق تعالیٰ کے حضور میں اپنا وسیلہ مانتا ہوں میں امید کرتا ہوں کہ کل قیامت کے دن انہی کے وسیلہ سے مجھے میرا نامہ عمل داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

معجزات

۱) کھانے میں برکت

عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ[2]

حضرت ابن العلاء رحمۃ اللہ علیہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے ہاں ایک پیالے سے صبح سے شام تک باری باری کھاتے رہے دس کھا کر اٹھتے اور مزید دس کھانے کو بیٹھ جاتے ہم نے عرض کیا کہ یہ کھانا بڑھتا کہاں سے تھا؟ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں کس بات سے تعجب ہو رہا ہے کھانا تو یہاں سے بڑھتا تھا اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی جانب اشارہ کیا۔

۲) بارش کا اترنا:

عَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلَى

۱۔ دیوان الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (۱/ ۲۵)

۲۔ سنن النسائی (۴/ ۱۷۰)، سنن الترمذی (۵/ ۵۹۳)

عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنهَا فَقَالَتْ اُنْظُرُوا قَبرَ النَّبِیِّ عَلَیهِ السَّلَامُ فَاجعَلُوا مِنهُ كُوىً اِلَی السَّمَاءِ حَتّٰی لَا یَكُونَ بَینَهُ وَبَینَ السَّمَاءِ سَقفٌ فَفَعَلُوا فَمُطِرُوا مَطَرًا حَتّٰی نَبَتَ العَشبُ وَسَمُنَتِ الاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَت مِنَ الشَّحمِ فَسُمِّیَ عَامُ الفَتقِ ۔[1]

حضرت ابوالجوزاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں شدید قحط پڑا اہل مدینہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قحط کی شکایت کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ علیہ السلام کی قبر مبارک پر جا کر قبر سے ایک سوراخ آسمان کی جانب یوں کھولو کہ اس سوراخ اور آسمان کے مابین کوئی آڑ چھت وغیرہ نہ ہو اہل مدینہ نے یوں ہی کیا تو بڑی زبردست بارش برسی حتی کہ سخت زمین نے بھی سبزہ اگایا اور اونٹ مویشی اتنے موٹے ہو گئے کہ چربی کی زیادتی سے پھٹنے کو ہو گئے اور پھر اس سال کا نام بھی عام الفتق (یعنی کشادگی والا سال) رکھا گیا۔

۳) ستونِ حنانہ کا واقعہ:

چند صفحات قبل یہ واقعہ گزر چکا ہے۔

۴) مردہ گوہ کا گواہی دینا

سطرت فی بدایة هذا الباب.

اس باب کے شروع میں زیب قرطاس ہو چکا

۵) اشجار کا گواہی دینا

عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ فَاَقبَلَ اَعرَابِیٌّ فَلَمَّا دَنٰی قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ تَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحدَهُ لَا شَرِیكَ لَهُ وَاَنَّ

---

[1] سنن الدارمی (۱/۵۶)، رجالہ ثقات

مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ؟ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: "هٰذِهِ السَّمُرَةُ. فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُرُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلٰثًا فَشَهِدَتْ ثَلٰثًا كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم ایک مرتبہ نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک دیہاتی سامنے آیا اور قریب ہوا آپ نے اس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ اللہ وحدہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں تو دیہاتی نے کہا آپ کی اس بات پر آپ کے حق ہونے میں آپ کا گواہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کیکر کا درخت! تو آپ نے اس درخت کو جو وادی کے پرلے کنارے پر لگا ہوا تھا اپنی جانب کو بلایا تو وہ زمین کو چیرتا ہوا آیا اور حضرت کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین بار گواہی طلب کی اور اس درخت نے تین بار گواہی دی اس طرح جس طرح آپ نے مانگی اور پھر لوٹ کر اپنی جگہ واپس چلا گیا۔

٦) کھجور کے خوشہ کی گواہی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِرْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ اَعْرَابِيٌّ۔[2]

۱۔ صحیح ابن حبان (۱۴/ ۴۳۴)، رقم (۶۵۰۵)

۲۔ سنن الترمذی (۵/ ۵۹۴)، رقم (۳۶۲۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں کس نشانی سے آپ کو پہچان لوں کہ آپ واقعی نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا اس میں کھجور کے درخت کی اس خوشہ دار ٹہنی کو بلاتا ہوں یہ آکر گواہی دے گی کہ میں اللہ کا رسول ہوں چنانچہ وہ ٹہنی درخت سے جدا ہوکر چلتی ہوئی حضور ﷺ کے قدموں میں آگری پھر آپ نے اس سے فرمایا جا دوبارہ اپنی جگہ پر چلی جا تو وہ ٹہنی لوٹ گئی یہ معجزہ دیکھ کر دیہاتی بھی ایمان لے آیا۔

۷) بھیڑیئے کا عجیب واقعہ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان: بھیڑیئے کا چرواہے کی بکری لے جانا۔ چرواہا نے بکری چھڑالی۔ بھیڑیئے نے ٹیلہ پر جاکر انسانی زبان میں کہا تو نے میرا رزق چھین لیا۔ چرواہے کا کہنا: یہ عجیب بات ہے۔ بھیڑیا بولا: زیادہ عجیب یہ ہے کہ ان کھجوروں کے درختوں میں دو پتھریلی زمینوں کے درمیان (مدینہ میں) ایک شخص تمہیں اگلی پچھلی باتوں کی خبر دیتا ہے اور تم پھر بھی اسلام قبول نہیں کرتے۔ چرواہا یہودی۔ حاضرِ خدمت۔ بیانِ قصہ۔ مسلمان ہوجانا۔[1]

۸) اشجار کا سلام کرنا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔[2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ میں مکہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا ہم مکہ کی ایک جانب کو باہر نکلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی حضرت ﷺ کے سامنے آتا تو کہتا: السلام علیک یارسول اللہ۔

۱۔ شرح السنۃ للبغوی (۵/ ۱۰۳)

۲۔ سنن الترمذی (۵/ ۵۹۳)، المستدرک للحاکم (۲/ ۶۷۷)

۹) براق کا پسینہ سے شرابور ہونا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اُتِیَ بِالْبُرَاقِ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ جِبْرَائِیْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ ھٰذَا فَمَا رَکِبَ اَحَدٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنْہُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معراج کی شب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے براق سواری کو لایا گیا جس کو لگام لگی ہوئی اور زین چڑھی ہوئی تھی۔ تو براق شوخی (نخرے) کرنے لگا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوار کرنے پر بھی تو نخرے کر رہا ہے حالانکہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ مکرم ہستی تجھ پر آج تک سوار نہیں ہوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ سن کر براق پسینہ سے شرابور ہو گئی۔

۱۰) ٹہنی کا تلوار بننا

اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ جَحْشٍ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ وَقَدْ ذَھَبَ سَیْفُہٗ. فَاَعْطَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَسِیْبًا مِّنْ نَخْلٍ فَرَجَعَ فِیْ یَدِ عَبْدِ اللّٰہِ سَیْفًا۔[2]

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی غزوۂ اُحد میں جب تلوار ٹوٹ گئی، یہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی جو ان کے ہاتھ میں جا کر تلوار بن گئی۔

۱۱) بوقت ولادت پورا گھر منور ہو گیا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّھَا شَھِدَتْ

۱۔ سنن الترمذی (۵/۳۰۱) وصحیح ابن حبان (۱/۲۳۴)

۲۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (۳/۲۷۴)، رقم (۱۱۰۹)

وِلَادَةَ اٰمِنَةَ بنتِ وَهبٍ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لیلۃً وَلَدَتْہُ قالت: فَمَا شَیْءٌ أَنْظُرُ اِلَیْہِ فِی الْبَیْتِ اِلَّا نُوْرٌ وَاِنِّیْ لَأَنْظُرُ اِلَی النُّجُوْمِ تَدْنُوْ حَتّٰی اِنِّیْ لَأَقُوْلُ: لَیَقَعْنَ عَلَیَّ "[1]

حضرت عثمان بن ابی العاص کی والدہ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت موجود تھیں، وہ کہتی ہیں: جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو پورا گھر منور ہوگیا، مجھے گھر میں ہر طرف نور ہی نور نظر آتا تھا۔ میں ستاروں کو دیکھ رہی تھی وہ جھک کر اتنے قریب ہو چکے تھے کہ مجھے گمان ہونے لگا وہ یہیں ابھی میرے اوپر گر پڑیں گے۔

۱۲) ٹوٹی ہوئی ٹانگ کا جڑ جانا

ابورافع یہودی بدبخت سرکارِ دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا اور آپ ﷺ کو ایذا پہنچانے میں پیش پیش رہتا تھا۔ صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ جب اس ملعون کو قتل کر کے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے تو اندھیرے کی وجہ سے نیچے گر گئے، نتیجتاً پنڈلی کی جگہ سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ تو جب یہ آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں یہ کارنامہ سرانجام دینے کے بعد حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کو پورا قصہ کہہ سنایا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

"اُبْسُطْ رِجْلَكَ"......(اپنی ٹانگ سیدھی پھیلاؤ)

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

فَبَسَطْتُّ رِجْلِیْ فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ۔

پھر میں نے اپنی ٹانگ سیدھی پھیلادی، سرکار ﷺ نے اس ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر اپنا دست مبارک پھیرا تو وہ ایسے ہوگئی کہ گویا مجھے اس میں ٹوٹنا تو درکنار کبھی تکلیف ہی نہیں ہوئی۔[2]

۱۔ دلائل النبوۃ لہ (۱/۳۸)، رقم (۲۹)

۲۔ صحیح البخاری (۴/۱۴۸۲)، رقم (۳۸۱۳)

۱۳) انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹنا

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال:

عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ: ''مَا لَكُمْ؟'' قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا. قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً[1]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیاس لگی اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چھوٹا سا ڈول تھا، آپ نے اس کے پانی سے وضو فرمایا، صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دکھی چہرے لے کر حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یارسول اللہ! ہم سب پیاسے ہیں اور) ہمارے پاس وضو اور پینے کے لئے صرف اتنا ہی پانی ہے جو آپ کے پاس (اس چھوٹے سے ڈول میں رکھا) ہے، یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا دست مبارک اس ڈول میں ڈالا تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ایسے پھوٹنے لگا جیسے چشمے بہہ رہے ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پھر ہم سب نے اسی پانی سے وضو بھی کیا اور نوش بھی کیا۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ اس وقت کل کتنے افراد تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہم ڈیڑھ ہزار تھے اور اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو بھی وہ پانی ہمیں کافی ہو جاتا۔

۱۴۔۱۶) ایک ہی سفر میں تین معجزات

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

۱۔ صحیح البخاری (۳/۱۳۱۰)، رقم (۳۳۸۳)

سَفرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ تَبَاعَدَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحدٌ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ وَلَا شَجَرٌ فقال لى: يَا جَابِرُ خُذِ الْإِدَوَاةَ وَانْطَلِقْ بِنَا فَمَلَأْتُ الْإِدَوَاةَ مَآءً فَانْطَلَقْنَا فَمَشَيْنَا حَتّٰى لَا نَكَادُ نَرَى فَإِذَا شَجَرَتَانِ بَيْنَهُمَا أَذْرُعٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاجَابِرُ اِنْطَلِقْ فَقُلْ لِهٰذِهِ الشَّجَرَةِ: يَقُوْلُ لَكِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْحَقِيْ بِصَاحِبَتِكِ حَتّٰى أَجْلِسَ خَلْفَكُمَا. فَفَعَلْتُ، فَرَجَعَتْ حَتّٰى لَحِقَتْ بِصَاحِبَتِهَا فَجَلَسَ خَلْفَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ رَجَعْنَا فَرَكِبْنَا رَوَاحِلَنَا فَسِرْنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ يُظِلُّنَا فَإِذَا نَحْنُ بِإِمْرَأَةٍ قَدْ عَرَضَتْ لِرَسولِ الله صلى الله عليه وسلم مَعَهَا صَبِيٌّ تَحْمِلُهٗ فَقَالَتْ يارسولَ الله اِنَّ اِبْنِيْ هٰذا يَأْخُذُهُ الشَّيْطَانُ كُلَّ يومٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا يَدَعُهٗ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَاوَلَهٗ، فَجَعَلَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مُقَدَّمَةِ الرَّحْلِ. فقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم "اِخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ أَنَا رَسُوْلُ اللهِ" قَالَ فَأَعَادَ رَسُوْلُ الله صلى الله عليه وسلم ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَاوَلَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا رَجَعْنَا فَكُنَّا بِذَالِكَ الْمَاءِ عَرَضَتْ لَنَا الْمرأَةُ مَعَهَا كَبْشَانِ تَقُوْدُهُمَا وَالصَّبِيُّ تَحْمِلُهٗ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ الله صلى الله عليه وسلم اِقْبَلْ مِنِّيْ هَدِيَّتِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ عاد اِليه فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم "خُذُوْا أَحَدَهُمَا مِنْهَا وَرُدُّوْا الْآخَرَ" ثُمَّ سِرْنَا ورسول الله صلى الله عليه وسلم بَيْنَنَا فَجَاءَ جَمَلٌ نَادٍ فَلَمَّا كَانَ بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ خَرَّ سَاجِدًا فَقَالَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ صَاحِبُ هٰذَا الْجَمَلِ

فَقَالَ فِتْيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ هو لنا يا رسول الله. قال: "فَمَا شَأْنُهُ"
قال: سَنَوْنَا عَلَيْهِ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً. فَلَمَّا كَبِرَتْ سِنُّهُ وَكَانَ
عَلَيْهِ شَحِيْمَةٌ وَأَرَدْنَا نَحْرَهُ لِنَقْسِمَهُ بَيْنَ غِلْمَتِنَا. فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم "تَبِيْعُوْنِيْهِ؟" قَالُوْا يا رسول الله.
هُوَ لَكَ. قال: "فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ" قَالُوْا يارسول
الله. نَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم "لَا يَنْبَغِيْ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ كَانَ
ذَالِكَ كَانَ النِّسَآءُ لِأَزْوَاجِهِنَّ" [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو اتنا دور جاتے کہ کوئی ان کو دیکھ نہ پاتا تھا، پھر ہم نے ایک ایسی جگہ پڑاؤ ڈالا جہاں کوئی پہاڑ و درخت نہ تھا۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لو اور میرے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ کو پانی سے بھرا، پھر ہم چلے اور چلتے رہے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اتنے میں دو درخت نظر آئے۔ ان دونوں کے درمیان کچھ ہاتھ کا فاصلہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! جاؤ اور اس درخت کو کہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دے رہے ہیں کہ تم اپنے ساتھ والے درخت کے ساتھ مل جاؤ تا کہ میں تمہارے پیچھے بیٹھ سکوں۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کہا اور واپس آ گئے اتنی دیر میں وہ درخت اپنے ساتھ والے درخت کے ساتھ مل چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آڑ میں تشریف فرما ہو کر قضاء حاجت فرمائی۔ پھر ہم واپس لوٹے اور

ا۔ ۱:۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (۶/۱۴۶)، ورجالہ ثقات کما قال ابن کثیر فی البدایہ (۶/۱۵۶) والصالحی الشامی فی سبل الھدی (۹/۵۱۱)۔
۲:۔ السیرۃ النبویہ لابن اسحاق (۱/۹۷)
۳:۔ الاعتقاد للبیہقی (۱/۳۱۳)، رقم (۲۸۳)
۴:۔ البدایہ والنہایۃ (۶/۱۵۵)
۵:۔ التمہید لابن عبدالبر (۱/۲۲۴)

اپنی سواریوں پر بیٹھے اور روانہ ہو گئے ہمیں ایسے محسوس ہوا کہ ہمارے اوپر پرندے سایہ کئے ہوئے ہیں۔ اچانک ایک عورت نظر آئی اس نے اپنے ساتھ بچہ اٹھایا ہوا تھا (قریب پہنچنے پر) اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے۔ ایک جن روزانہ تین مرتبہ اس میں ایسا تصرف کرتا ہے کہ اسے چھوڑتا ہی نہیں۔" تو آپ ﷺ ٹھہرے اور اسے اپنے کجاوے کے درمیان لے لیا اور کہا "اے اللہ کے دشمن میری نظروں سے دور ہو جاؤ میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ کہا اور بچہ عورت کے حوالے کر دیا۔ پھر جب ہم واپس آئے اور اسی پانی کے قریب تھے کہ ایک عورت ہمارے پاس آئی اس کے پاس دو مینڈھے تھے جنہیں وہ آگے سے پکڑے ہوئے تھی اور اس نے ایک بچہ کو اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ میرا یہ ہدیہ قبول فرمائیں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک لے لو اور دوسرا واپس کر دو پھر ہم چل پڑے آپ ﷺ ہمارے آگے تھے۔ کہ ایک اونٹ سر ہلاتا ہوا آیا جب وہ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان پہنچا تو آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نے کہا یارسول اللہ ﷺ یہ ہمارا اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا: کہ ہم بیس سال سے اس کے ذریعے پانی لاتے رہے۔ جب یہ بوڑھا ہو گیا۔ اور اس پر چربی چڑھ گئی تو ہم نے اسے ذبح کرنے کا ارادہ کیا تا کہ اس کا گوشت اپنے غلاموں میں بانٹیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اسے مجھے بیچتے ہو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ تو آپ کا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: موت تک اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمیں جانوروں سے اس بات کا زیادہ حق حاصل ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔ اگر انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورتیں زیادہ حق دار ہیں کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ومرتبہ

۱) قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِیِّهٖ مِنْ اَجْلِكَ اَبْطَحُ الْبَطْحَاءَ وَاُمَوِّجُ الْمَوْجَ وَاَرْفَعُ السَّمَاءَ وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ۔[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا اے میرے نبی! تیری ہی وجہ سے میں نے زمین کو ہموار بنا کر بچھایا ہے اور تیرے ہی واسطے سمندر کو موجیں عطا کی ہیں اور تیرے ہی واسطے آسمان کو بلند کیا ہے اور بدلہ دینے اور سزاء دینے کا نظام چلایا ہے۔

۲) قَالَ عُرْوَةُ ... اَیْ قَوْمِ! وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُّ عَلَی الْمُلُوْكِ وَوَفَدْتُّ عَلٰی قَیْصَرَ وَکِسْرٰی وَالنَّجَاشِیِّ۔ وَاللّٰهِ اِنْ رَاَیْتُ مَلِکًا قَطُّ یُعَظِّمُهٗ اَصْحَابُهٗ مَا یُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنْ یَّتَنَخَّمُ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ کَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ۔ وَاِذَا اَمَرَهُمْ اِبْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ۔ وَاِذَا تَوَضَّاَ کَادُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وَضُوْئِهٖ۔ وَاِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا یُحِدُّوْنَ النَّظَرَ اِلَیْهِ تَعْظِیْمًا لَّهٗ۔[2]

حضرت عروہ ابن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے کفار مکہ سے کہا اے میری قوم اللہ کی قسم میں بڑے بڑے بادشاہوں کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں میں قیصر و کسریٰ و نجاشی کے درباروں میں گیا ہوں لیکن اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی (درباری) اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد کے ساتھی (صحابہ) ان کی تعظیم کرتے ہیں اللہ کی قسم اگر وہ تھوکتے ہیں تو ان کا تھوک ان کے صحابہ میں سے کسی ایک کی ہتھیلی پر پڑتا ہے اور وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے اور جب کسی کام کا حکم دیتے ہیں تو صحابہ میں سے ہر ایک

۱۔ سبل الهدیٰ والرشاد (۱/۷۵)

۲۔ صحیح البخاری (۲/۹۷۴)۔ رقم (۲۵۸۱)

اس کی تعمیل کی کوشش کرتا ہے اور جب وضو کرتے ہیں تو صحابہ ان کے وضو سے بچا ہوا پانی لینے پر لڑتے ہیں اور جب وہ بات کرتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر دیتے ہیں اور ان کی تعظیم کی وجہ سے کوئی ان کو گھور کر غور سے دیکھ نہیں سکتا۔

۳) بیت المقدس میں آپ ﷺ کی امامت کا مقصود

وَالْغَرَضُ مِنْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ الْاِعْلَامُ بِعُلُوِّ مَقَامِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔[۱]

"آپ ﷺ کی امامت میں نماز پڑھوانے کا مقصود آپ کی بلند مرتبت کا اظہار تھا۔"

۴) رحمت اللعالمین

غزوہ احد میں مظالم کی تاب نہ لا کر بعض صحابہ کرام نے کفار مشرکین پر لعنت کرنے کی درخواست کی، مگر ارشاد فرمایا۔

اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔[۲]

مجھے لعن طعن کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

۵) طائف کا واقعہ

ملک الجبال حاضر خدمت ہوا اور پوچھا اگر آپ اجازت دیں تو دونوں پہاڑوں (والطائف بینھما) کو ملا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔[۳]

نہیں بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت ان کی نسلوں میں ایسے لوگ پیدا فرما دیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں۔

۱۔ السیرۃ الحلبیہ ۲ / ۸۳

۲۔ صحیح مسلم (۸ / ۲۴)، رقم (۶۷۷۸)

۳۔ صحیح البخاری (۳ / ۱۱۸۰)، رقم (۳۰۵۹)

۶) صفاتِ حمیدہ میں لوگوں سے بلند و برتر

وَكَانَ رسول الله صلى الله عليه وسلم أَحْلَمَ النَّاسِ. وأَشْجَعَ النَّاسِ. وأَعْدَلَ النَاسِ. وأَعَفَّ النَّاسِ. لَمْ تَمَسُّ قَطُّ يَدُهُ اِمْرَأَةً لَا يَمْلِكُ رِقَّهَا أَوْ عِصْمَةَ نِكَاحِهَا أو تَكُونُ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ وَكَانَ عليه الصلاة والسلام أَسْخَى النَاسِ لَا يَثْبُتُ عِنْدَهُ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَإِنْ فَضُلَ وَلَمْ يَجِدْ مَنْ يُعْطِيهِ وَيُجِنُّهُ اللَّيْلُ لَمْ يَأْوِ مَنْزِلَهُ حَتَّى يَتَبَرَّأَ مِنْهُ إِلَى مَنْ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ [1]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار، بہادر، عادل اور پاک دامن تھے یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ نے اپنی باندی، بیوی اور قریبی محرم عورتوں کے علاوہ کسی عورت کو نہیں چھوا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے آپ کے پاس کوئی درھم و دینار ٹھہرتا نہیں تھا اگر کوئی درھم وغیرہ بچ بھی جاتا تھا اور آپ کو کوئی مستحق شخص نہ ملتا اسی حال میں رات ہوجاتی تو آپ اس وقت تک گھر تشریف نہ لے جاتے جب تک اسے کسی ضرورت مند شخص کو دے کر اس سے سبکدوش نہ ہو جاتے۔

۷) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ عطر سے بھی بڑھ کر

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ [2]

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور (دوپہر کا) قیلولہ فرمایا دوران استراحت آپ کو پسینہ آیا، میری والدہ

۱۔ جوامع السیرہ (۱/۴۰)

۲۔ صحیح مسلم ۷/۸۱، رقم: ۶۲۰۱

صاحبہ ایک بوتل لائیں اور اس میں آپ کا پسینہ مبارک سونت کر اکٹھا کرنے لگیں اتنے میں آپ ﷺ کو جاگ آ گئی یہ دیکھ کر آپ نے ان سے دریافت فرمایا: ''ام سلیم! یہ تم کیا کر رہی ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: یہ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک ہے اس کو ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گی تو وہ سب عطریات میں سے اچھی خوشبو بن جائے گی۔

(۸) ایک جگہ تحریر کیا ہے۔

فَمِنۡ طِیۡبِہٖ طَابَتۡ لَهٗ طُرُقَاتُهٗ ؎

آپ کی خوشبو سے سب راستے خوشبودار ہو گئے۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے جس راہ چل دیئے کوچے بسا دیئے
ان کے نثار کوئی کیسے رنج میں ہو جب یاد آ گئے سب غم بھلا دیئے
جب آ گئی جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے روتے ہنسا دیئے

اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت پر انعام واجر

آیات:

۱) قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔ (آل عمران)

آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑے رحم فرمانے والے ہیں

ا۔ سبل الہدیٰ والرشاد (۲/۸۷)

۲) قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ۔ (نساء) — آپ فرما دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کرو۔

۳) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُو اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ (نساء) — اور اگر جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھتے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی چاہتے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے اور رحمت والا پاتے

۴) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ۔ (انفال) — اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دو

۵) وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللهَ وَيَتَّقْهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ۔ (نور) — جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور تقوی اختیار کریں یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں

۶) قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ ...وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا۔ (نور) — آپ کہہ دیجئے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اگر اطاعت کرو گے ھدایت پاؤ گے

۷) مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ — جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

۸) مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الی آخرہ (حشر) — رسول ﷺ جو کچھ تمہیں دیں اسے قبول کرو۔ اور جس سے منع کریں رک جاؤ

احادیث:

۱) عن ابی ہریرۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى۔ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ يَاْبٰى؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى[۱]

۱۔ صحیح البخاری ۶/ ۲۶۵۵۔ رقم: ۶۸۵۱

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! انکار کرنے والے سے کون مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تحقیق اس نے انکار کیا۔

۲) حدیث مرفوع: مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ[۱]

جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

معصیتِ رسول پر عتاب

آیات:

۱) وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ۔ (نساء)

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور ان کی حدود سے تجاوز کرے اللہ اس کو دوزخ میں داخل کرے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیگا اور اس کیلئے ذلت کا عذاب ہے

۲) وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا۔ (نساء)

اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو حق امر ظاہر ہو چکا تھا اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر ہو جائے گا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

۱۔ ا۔ المعجم الصغیر للطبرانی (۲/۱۰۰)، رقم (۷۵۶) وان تفرد فی ہذا الاسناد مسلم الانصاری ولکن کان ثقہ

۲۔ سنن الترمذی (۵/۴۶)، رقم (۲۶۷۸)

۳) وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا ۔ (احزاب)

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو وہ گمراہ ہو گیا کھلے طور پر۔

۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۔ (حجرات)

اے ایمان والو تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں کھل کر بولا کرتے ہو کبھی تمہارے اعمال برباد نہ ہو جاویں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا ۔ (بقرہ)

اے ایمان والو تم ”راعنا“ نہ کہو بلکہ ”انظرنا“ کہو۔

احادیث:

۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قِيلَ وَمَنْ يَأْبَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى [1]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا ہر امتی جنت میں داخل ہو گا مگر جس نے انکار کیا صحابہ نے پوچھا انکار کون کرے گا یا رسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

۲) عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۔ [2]

تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اپنی اولاد اور اپنے والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۱۔ صحیح البخاری ۶/ ۲۶۵۵۔ رقم: ۶۸۵۱

۲۔ صحیح مسلم (۱/ ۴۹)، رقم (۱۶۸)

٣) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبِعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ۔[1]

حضور ﷺ نے فرمایا تم سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس دین کے موافق نہ جس کو میں لے کر آیا ہوں۔

٤) اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا یَعْنِیْ کَدُعَاءِ اَحَدِکُمْ اَخَاهُ بِاِسْمِهٖ وَلٰکِنْ عَظِّمُوْهُ وَوَقِّرُوْهُ قُوْلُوْا لَهٗ یَارَسُوْلَ اللهِ وَیَانَبِیَّ اللهِ وَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ (قَبْلَهٗ) یَامُحَمَّدُ یَا اَبَا الْقَاسِمِ۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول لا تجعلوا دعاء الرسول کدعاء بعضکم بعضا کے بارے میں منقول ہے یعنی تم انہیں اپنے بھائی کو اس کے نام کے ساتھ پکارنے کی طرح نہ پکارو بلکہ تم تعظیماً یہ کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ جب کہ صحابہ اس سے پہلے یا محمد اور یا ابا القاسم کہا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان...... میرا نبی سچا ہے

(قصہ بوڑھے محدث یحییٰ بن اکثم کا)

حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ نِ الْخَوَّاصِ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ قَالَ رَاَیْتُ یَحْیٰی بْنَ اَکْثَمَ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ قَالَ اَوْقَفَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَقَالَ یَاشَیْخَ السُّوْءِ لَوْلَا شَیْبَتُكَ لَاُحَرِّقَنَّكَ بِالنَّارِ فَاَخَذَنِیْ مَا یَاْخُذُ الْعَبْدَ بَیْنَ مَوْلَاهُ فَلَمَّا اَفَقْتُ قَالَهَا ثَانِیَةً وَثَالِثَةً فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ یَارَبِّ مَا هٰکَذَا حُدِّثْتُ عَنْكَ فَقَالَ

١۔ ١۔جامع العلوم والحکم (١/٣٨٦) باسناد صحیح، ٢۔شرح السنۃ للبغوی (١/٩٨)

٢۔ الخصائص الکبریٰ ٢/ ٢٨٣۔فی معناہ

مَاحُدِّثْتَ عَنِّی قُلْتُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍعَنِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِیْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَائِیْلَ عَنْكَ یَاعَظِیْمُ اِنَّكَ قُلْتَ مَاشَابَ لِیْ عَبْدٌفِی الْاِسْلَامِ شَیْبَةً اِلَّااسْتَحْیَیْتُ مِنْهُ اَنْ اُعَذِّبَهُ بِالنَّارِ فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ صَدَقَ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَصَدَقَ مَعْمَرٌوَصَدَقَ الزُّهْرِیُّ وَصَدَقَ اَنَسٌ وَصَدَقَ نَبِیٌّ وَصَدَقَ جِبْرَائِیْلُ اَنَاقُلْتُ لَهُ اِنْطَلِقُوْا بِهِ اِلَی الْجَنَّةِ۔[1]

مسلم بن خواص کوایک نیک شخص نے بتایا کہ میں نے قاضی بن یحییٰ بن اکثم کوخواب میں دیکھاتومیں نے ان سے پوچھا کہ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیامعاملہ فرمایا قاضی یحییٰ نے فرمایا کہ پروردگار نے مجھے اپنے سامنے کھڑاکردیااورفرمایا کہ اے بدکردار بوڑھے میاں اگرتیرے بڑھاپے کالحاظ نہ ہوتاتومیں تجھے جہنم میں جلاتا یہ سن کر مجھے اس حال نے لے لیاجوکسی غلام کواس کے آقاکے سامنے لے لیتاہے (چنانچہ میں بیہوش ہوگیا) پھرجب میں ٹھیک ہوگیاتویہی ارشاددوبارہ اورسہ بارہ فرمایاجب مجھے افاقہ ہواتومیں نے عرض کی اے میرے پروردگاریہ اس طرح کامعاملہ کیوں مجھے توآپ کی طرف سے یہ حدیث بتائی گئی تھی اللہ پاک نے استفسارا فرمایاکہ تجھے کون سی بات میری طرف سے بتائی گئی تھی تومیں نے عرض کیاکہ مجھے عبدالرزاق نے اپنی سند سے یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایاہے: اے بزرگی والے آپ نے ارشادفرمایاہے کہ میراکوئی بھی بندہ حالت اسلام میں بوڑھایعنی سفیدریش نہیں ہوتامگرمجھے اس سے حیاآتی ہے کہ میں اس کوآگ کے ذریعہ عذاب دوں۔اللہ پاک نے فرمایاعبدالرزاق نے سچ کہاہے میں نے یہ بات کہی ہے (لہٰذا اے فرشتو!) اس کوجنت میں لے جاؤ۔

1۔ ا۔المعجم للقضاعی (۱/ ۲۷۸)۔۲۔تاریخ بغداد (۱۴/ ۲۰۳) ۳۔تہذیب الکمال (۳۱/ ۲۲۲)

صفات ومراتب

۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْہَرَاللَّوْنِ کَانَ عَرَقُہُ اللُّؤْلُؤَ اِذَا مَشٰی تَکَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِیْبَاجَۃً وَلَاحَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلَاشَمَمْتُ مِسْکًا وَلَا عَنْبَرًا اَطْیَبَ مِنْ رَائِحَۃِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی علیہ السلام خوشنما رنگ والے تھے آپ علیہ السلام کا مبارک پسینہ گویا موتی تھا جب چلتے تو آگے کو جھک کر چلتے میں نے کسی ریشم یا کسی ململ کے ایسے کپڑے کو نہ چھوا جو آپ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کوئی مشک وعنبر ایسا نہیں سونگھا جو نبی علیہ السلام کے جسد اطہر کی مہک سے زیادہ خوشبودار ہو۔

۲) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطُھُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلَاۃُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا مجھے بطور خاص پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں ایک ماہ کی مدت کی دوری سے میرے رعب پڑ جانے کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور میرے لئے ساری دنیا (زمین) کو سجدہ گاہ اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا پس میری امت کے جس آدمی کو جدھر کہیں

۱۔ صحیح مسلم (۷/۸۱)، رقم: (۶۲۰۰)

۲۔ صحیح البخاری (۱/۱۲۸)، رقم: (۳۲۸)

نماز کا وقت آجائے تو اسے وہیں پڑھ لینی چاہئے اور غنیمت کے ہر قسم کے مال میرے لئے حلال کر دیئے گئے میرے سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کیا گیا تھا اور مجھے شفاعت کرنے کا شرف عطاء کیا گیا ہے اور ہر نبی خاص اپنی ہی قوم کے لئے بھیجا جاتا اور میں تمام انسانیت کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

۳) عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَکَاَنَّہٗ سَمِعَ شَیْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ: اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ وَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ وَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ بَیْتًا فَاَنَا خَیْرُھُمْ نَفْسًا وَخَیْرُھُمْ بَیْتًا[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور منظر ایسا تھا کہ) گویا نبی علیہ السلام نے (اپنی تکذیب کے متعلق) کوئی ناگوار بات سنی تھی چنانچہ نبی علیہ السلام نے منبر پر کھڑے ہو کر پوچھا میں کون ہوں؟ عرض کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ میرا نام محمد میں عبد المطلب کا پوتا (مجازی بیٹا) ہوں بے شک اللہ پاک نے اپنی مخلوق پیدا فرمائی تو مجھے مخلوق میں سے سب سے بہتر نوع (انسانیت) میں رکھا۔ پھر اس بہتر نوع کو دو حصہ میں کر دیا تو مجھے دونوں میں سے بہترین حصہ میں رکھا۔ (عرب میں) پھر ان (قریش کو) دو خاندانوں میں تقسیم کیا پس مجھے ان میں سے خاندان کے اعتبار سے بہتر خاندان (بنی ھاشم میں) رکھا چنانچہ میں ان (بنی ھاشم یا پورے عرب یا پوری انسانیت) میں سب سے بہتر ہوں اور بہترین خاندان والا ہوں۔

۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی

۱۔ سنن الترمذی ۵/ ۵۸۴۔ رقم: ۳۶۰۸

وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ [1]

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو نبوت کب ملی ارشاد فرمایا میں تو اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام بھی روح اور جسم کی درمیانی حالت میں تھے۔

۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ ۔ [2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا میں سردار ہوں گا۔ مجھے اس پر کوئی فخر نہیں (اللہ کی عطاء ہے) لواء الحمد ''اللہ کی تعریف کا جھنڈا'' میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے کوئی فخر نہیں ہے اس دن کوئی نبی آدم علیہ السلام ہو یا کوئی اور نبی ہوں۔ سب کے سب میرے جھنڈے کے سائے تلے ہوں گے اور میں سب سے اوّل ہستی ہوں جس پر سے زمین پھٹے گی (قبر سے نکلوں گا) اور مجھے کوئی فخر نہیں۔

۶) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فَاُكْسٰی حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذَالِكَ الْمَقَامَ غَيْرِیْ ۔ [3]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چنانچہ مجھے جنت کے جوڑوں میں سے ایک لباس فاخرہ کا جوڑا زیب تن فرمایا جائے گا، پھر میں عرش عظیم کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ مخلوق میں سے کوئی میرے علاوہ اس جگہ کھڑا نہ ہوگا۔

۱۔ سنن الترمذی (۵/۵۸۵)، رقم: (۳۶۰۹) باسناد صحیح
۲۔ سنن الترمذی (۵/۳۰۸)، رقم (۳۱۴۸)
۳۔ سنن الترمذی (۵/۵۸۵)، رقم (۳۶۱۱)

حضرت آدم وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت (ضمناً غریب مسلمانوں کی فضیلت)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ آخَرُ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُهٗ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهٗ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللهِ وَلَا فَخْرَ۔[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک جگہ بیٹھے تھے۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ سے نکل کر تشریف لائے یہاں تک کہ جب ان کے بالکل قریب آگئے تو ان کا سنا کہ وہ آپس میں کوئی تذکرہ کر رہے تھے۔ چنانچہ کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا گہرا دوست بنایا ہے۔ دوسرے نے کہا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلامی فرمائی اور ایک اور بولے کہ

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح (۳/۵۲۵۴) عن الترمذی (۵/۵۸۷)

عیسیٰ علیہ السلام اللہ پاک کے کلمہ (امر کن سے پیدا شدہ ہے) اور ان کی روح ہے۔ کوئی اور بولے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا تھا چھانٹ لیا تھا تو آقا علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میں نے تمہاری بات سنی تمہارے تعجب کو بھی سنا اس بات پر کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہے اور واقعی وہ اللہ کے دوست ہیں اور موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہے اور واقعی وہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے اور واقعی وہ اللہ کے کلمہ (اور امر کن سے پیدا شدہ ہیں) غور سے سنو، میں اللہ کا محبوب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں (کہ اتراؤں اللہ کی دین ہے) اور میں ہی قیامت کے دن لواء الحمد اٹھانے والا ہوں۔ جب آدم علیہ السلام اور دیگر سب حضرات اس کے نیچے ہوں گے، اور مجھے کوئی فخر نہیں ہے اور میں ہی سب سے اولین شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی اولین شخصیت ہوں گا جس کی سفارش قبول ہوگی۔ قیامت کے دن ولا فخر۔ اور میں ہی سب سے پہلے جنت کے کواڑ کو حرکت دوں گا پس اللہ تعالیٰ جنت کے دروازوں (کواڑ) کو میرے لئے کھول دیں گے پس اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دیں گے میرے ساتھ مؤمن فقراء ہوں گے ولا فخر۔ اور میں اگلے پچھلے تمام لوگوں میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ باعزت ہوں ولا فخر۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ آپ نے ہر نبی کو کوئی فضیلت بخشی اور مجھے......؟

یَارَبِّ! اِنَّهٗ لَمْ یَكُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا وَقَدْ كَرَّمْتَهٗ، جَعَلْتَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا وَمُوْسٰی كَلِیْمًا سَخَّرْتَ لِدَاوٗدَ الْجِبَالَ وَلِسُلَیْمَانَ الرِّیَاحَ وَالشَّیٰطِیْنَ وَاَحْیَیْتَ لِعِیْسٰی الْمَوْتٰی فَمَا جَعَلْتَ لِیْ قَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ اَعْطَیْتُكَ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ

اَنِّیْ لَا اُذْکَرُ اِلَّا ذُکِرْتَ مَعِیَ۔[1]

ترجمہ:۔ حضور ﷺ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ! تو نے مجھ سے پہلے ہر نبی کو کوئی نہ کوئی فضیلت بخشی ہے، تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو گہرا دوست بنایا اور موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلام ہونے والا اور داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں کو تابعدار بنایا حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہواؤں اور جنات کو ماتحت بنادیا اور عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر مردے زندہ کردیئے۔ تو آپ نے میرے لئے کیا شرف رکھا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا آپ کو سب سے بہتر اور اونچا شرف نہیں بخشا گیا ہے کہ میرا ذکر کہیں بھی ہو ساتھ تیرا ذکر کیا جائے گا۔

اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا اور گھر والوں کا ہاتھ بٹانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيُخِيْطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِیْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِیْ بَيْتِهٖ[2] كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِیْ ثَوْبَهُ وَيَحْلِبُ شَاتَهُ وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ۔[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور ﷺ اپنے جوتے خود ہی گانٹھ لیا کرتے تھے اور کپڑے خود ہی سی لیتے تھے اور اپنے گھر کا کام کاج کر لیتے تھے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر میں خود کام کر لیتا ہے اور فرمایا آقا ﷺ انسانوں میں سے ایک انسان ہیں۔ اپنے کپڑوں پر سے (کسی اور کی گری ہوئی) جوئیں نکال لیتے۔ اپنی بکری کا دودھ دوہتے تھے اور اپنا کام خود ہی کر لیتے تھے۔

۱۔ تفسیر ابن کثیر (۸/۴۳۰) فی اسنادہ غرابۃ ولکن لہ شاہد من طریق خر

۲۔ ۱۔ صحیح ابن حبان (۱۴/۳۵۱)، رقم (۲۴۴۰)

۲۔ مصنف عبدالرزاق (۱۱/۲۶۰)، رقم (۲۰۴۹۲)

۳۔ ۱۔ مسند احمد بن حنبل (۶/۲۵۶)، رقم (۲۶۲۳۷)

۲۔ مسند ابی یعلی (۸/۲۸۶) رقم (۴۸۷۳)

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ[1]

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر کے کام کاج میں لگے رہتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ گھر والوں کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹاتے تھے پھر جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

شبِ معراج کا مفصل واقعہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ وَنَزَلَ جِبْرَائِيْلُ فَفَرَّجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَشْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهُ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَائِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ اِفْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرَائِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى عَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا اِفْتَحْ فَقَالَ لَهٗ

1۔ صحیح البخاری (۱/۲۳۹)، رقم (۶۴۴)

خَازِنُهَا مِثْلَ مَاقَالَ الاَوَّلُ فَفُتِحَ (وفی روایة) فَاِذَا فِيهَا اَبْنَاءَ الْخَالَةِ عِيْسٰى وَيَحْيٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِىْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَافِيهَا يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِىْ اِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاِذَافِيهَاهَارُونُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِىْ اِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاِذَا فِيهَا اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِىْ اِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاِذَافِيهَامُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِىْ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا فِيهَا اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِىْ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ فَاَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَتْنِىْ ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِيلَ لِىْ اِنِّىْ يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ.

وَفِىْ رِوَايَةٍ :فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَافَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلَاةً قَالَ اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَايُطِيقُونَ ذٰلِكَ فَاِنِّىْ قَدْ بَلَوْتُ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ وَخَبَّرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّىْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ! خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِىْ فَحَطَّ عَنِّىْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَبَيْنَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى قَالَ عَزَّوَجَلَّ يَامُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلٰوةً.[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں مکہ میں تھا تو میرے گھر کی چھت کھول دی

۱۔ القصة معروفة معتمدة عليها، انظر لها الصحيحين والنسائى والاحاديث

گئی اور حضرت جبریل علیہ السلام اتر آئے اور میرے سینے کو کھولا پھر میرے دل کو آبِ زمزم سے دھویا پھر دین کی پوری سمجھ اور ایمان سے لباب بھرا ہوا ایک سونے کا طشت لائے اور وہ طشت میرے سینے میں انڈیل دیا پھر میرے سینے کو جوڑ دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے لیکر پہلے آسمان پر چڑھے پھر جب میں پہلے آسمان پر آیا تو حضرت جبرائیل نے آسمان کے نگران فرشتے سے کہا کہ وہ دروازہ کھول دیں تو فرشتے نے پوچھا کہ کون ہے (کھلوانے والا) جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا میں جبریل ہوں انہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے فرمایا ہاں میرے ساتھ جناب محمد ﷺ بھی ہیں فرشتے نے پوچھا کیا ان کے پاس بلاوہ بھیجا گیا ہے؟ (یہ ترجمہ بھی ہوسکتا ہے: کیا یہ رسول ہیں) پھر جبرئیل نے فرمایا، ہاں! پھر جب فرشتے سے دروازہ کھلوایا گیا تو ہم آسمان دنیا سے اوپر چلے گئے میں نے اچانک ایک منظر دیکھا کہ ایک شخص تشریف رکھتے ہیں ان کے دائیں طرف کچھ لوگوں کی جماعتیں ہیں اور ان کے بائیں طرف بھی کچھ لوگوں کی جماعتیں تھی تو اس صاحب نے کہا کہ نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید ہو تو میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے۔ تو جبرئیل نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام ہے پھر جبرئیل دوسرے آسمان کے دروازے تک چڑھے اس داروغہ سے کہا کہ دروازہ کھول اس داروغہ نے بھی پہلے فرشتے کی طرح بات کی پھر دروازہ کھول دیا گیا تو اس دوسرے آسمان پر دو خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام بھی موجود تھے پھر مجھے تیسرے آسمان پر چڑھایا گیا تو اس میں یوسف علیہ السلام موجود تھے پھر مجھے چوتھے آسمان پر چڑھایا گیا تو دیکھا کہ ادھر حضرت ھارون علیہ السلام تشریف فرما تھے پھر مجھے پانچویں آسمان پر چڑھایا گیا تو اس میں حضرت ادریس علیہ السلام تھے پھر چھٹے آسمان پر چڑھایا گیا تو میں نے دیکھا ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف رکھتے تھے پھر مجھے ساتویں آسمان پر چڑھایا گیا تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے پھر مجھے ساتویں آسمان سے اوپر لے جایا گیا، ہم سدرۃ المنتہیٰ پہنچے تو مجھے ابر نما چیز نے ڈھانپ لیا تو میں سجدے میں گر پڑا۔ پھر مجھے ارشاد فرمایا گیا کہ زمین آسمان کی پیدائش کے دن سے میں نے آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض کر دی ہیں۔ چنانچہ آپ اور آپ کی امت ان نمازوں کو قائم کریں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا میں نے کہا پچاس نمازیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس لوٹ جائیں اور نمازوں میں کمی کا مطالبہ کریں کیونکہ آپ کی امت یہ نہیں پڑھ سکے گی۔ اس لئے کہ میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا تو میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ گیا اور عرض کیا اے میرے رب میری امت پر کمی کر دیجئے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پانچ نمازیں ہٹادیں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکتی آپ اپنے رب کی طرف لوٹ جائیں اور کمی کی درخواست کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا اپنے رب اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آنا جانا رہا یہاں تک کہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ اے محمد فرض تو پانچ نمازیں ہیں اور روزانہ کی نماز پر اجر دس گناہ ہے۔ پس درجہ میں یہ پچاس نمازیں ہوئیں۔

قبل از ولادت آثارِ عظمت

عن العرباض بن سارية السلمي قال: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقول: إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وأن آدمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِ ذٰلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَىٰ قَوْمَهُ وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِي رَأَتْ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ [1]

ترجمہ:۔ حضرت عرباض بن ساریہ سلمی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اول کتاب میں بھی خاتم النبیین تھا۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام اپنے گارے کی مٹی میں تھے۔ اور میں تمہیں اس کا مطلب بتاتا ہوں۔ یہ سب کچھ میرے والد ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری اور میری ماں کا وہ خواب ہے جو انہوں نے دیکھا تھا کہ ان سے ایسا نور نکلا جس سے شام

1۔ المستدرک للحاکم (۲/۶۵۶)، رقم (۴۱۷۵)، وقال الذہبی فی التلخیص: صحیح

کے محلات روشن ہو گئے۔

بوقتِ ولادت عجیب انکشافات ☆

۱) قصہ ایک یہودی کا (شرق وغرب میں سرکار ﷺ کا چرچا)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَهُودِیٌّ قَدْ سَكَنَ مَكَّةَ يَتَّجِرُ بِهَا فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِی وُلِدَ فِيهَا رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی مَجْلِسٍ مِنْ قُرَيْشٍ "يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ هَلْ وُلِدَ فِيكُمُ اللَّيْلَةَ مَوْلُودٌ: فَقَالُوا وَاللہِ مَا نَعْلَمُهُ قَالَ اللہُ اَكْبَرُ أَمَّا إِذَا أَخْطَأَكُمْ فَلَا بَأْسَ فَانْظُرُوا وَاحْفَظُوا مَا اَقُولُ لَكُمْ وُلِدَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ نَبِیُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْاٰخِيرَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عَلَامَةٌ فِيهَا شَعَرَاتٌ مُتَوَاتِرَاتٌ كَأَنَّهُنَّ عُرُفُ فَرَسٍ لَا يَرْضَعُ لَيْلَتَيْنِ وَذَالِكَ أَنْ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ أَدْخَلَ أَصْبَعَيْهِ فِی فَمِهِ فَمَنَعَهُ الرَّضَاعَ فَتَصَدَّعَ الْقَوْمُ مِنْ مَجْلِسِهِمْ وَهُمْ مُتَعَجِّبُونَ مِنْ قَوْلِهِ وَحَدِيثِهِ فَلَمَّا صَارُوا اِلٰى مَنَازِلِهِمْ أَخْبَرَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ أَهْلَهُ فَقَالُوا قَدْ وُلِدَ لِعَبْدِ اللہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ غُلَامٌ سَمَّوْهُ مُحَمَّدًا فَالْتَقَى الْقَوْمُ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتُمْ حَدِيثَ الْيَهُودِیِّ وَهَلْ بَلَغَكُمْ مَوْلِدُ هٰذَا الْغُلَامِ؟ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى جَاءُ وْا الْيَهُودِیَّ فَاَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ قَالَ: فَاذْهَبُوا مَعِی حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ فَخَرَجُوا بِهٖ حَتّٰى اَدْخَلُوْهُ عَلٰى اٰمِنَةٍ فَقَالَ: اَخْرِجِی اِلَيْنَا

☆...... کتب سیر و تاریخ میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے متعلقہ کئی روایات نقل کی ہیں جو بظاہر بہت دلچسپ اور فرحتِ قلوب کا سبب ہیں مگر اسنادی حیثیت سے وہ بہت کمزور ہیں کما وقع فی بعض المواضع فی الدلائل للاصبہانی و تاریخ الامم للطبری والتاریخ لابن عساکر وغیرہا لہٰذا قبل از نقل و بیان، ایسے واقعات کی تحقیق لازمی ہے۔

فَاَخْرَجَتْهُ وَ كَشَفُوْا لَهُ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَأَىٰ تِلْكَ الشَّامَةَ فَوَقَعَ الْيَهُوْدِيُّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالُوْا وَيْلَكَ مَا لَكَ؟ قَالَ: ذَهَبَتْ وَاللّٰهِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرِحْتُمْ بِهٖ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَيَسْطُوَنَّ بِكُمْ سَطْوَةً يَخْرُجُ خَبَرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔[1]

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مکہ میں ایک یہودی تجارت کیا کرتا تھا۔ پھر جب وہ رات آئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو وہ قریش کی ایک مجلس میں گیا اور اعلان کیا" اے قریشیو! کیا اس رات تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا: واللہ! ہمیں پتہ نہیں ہے۔ تو یہودی نے کہا اگر اس جواب میں تم سے غلطی ہوگئی ہے تو کوئی بات نہیں۔ دیکھو جو میں کہہ رہا ہوں اسے یاد کرلو۔ اس رات اس آخری امت کا نبی پیدا ہوچکا ہے، جس کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک علامت ہے۔ اس میں تھوڑے تھوڑے بال ہیں جیسے گھوڑے کی گردن پر (خوبصورت) بال ہوتے ہیں۔ وہ دو راتیں دودھ نہ پئے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک طاقتور جن نے اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ڈال کر اسے دودھ پینے سے روک دیا ہے۔ (یہ سن کر) اہل مجلس میں اختلاف وانتشار پیدا ہوگیا۔ اس کی باتوں نے لوگوں کو تعجب میں ڈال دیا۔ پھر جب لوگ گھروں کو لوٹ چکے تو ہر کسی نے اپنے گھر والوں کو یہ بات بتائی۔ پھر (تحقیق کے بعد) لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں ایک بچہ کی پیدائش ہوئی ہے۔ اس کا نام انہوں نے محمد رکھا ہے۔ پھر قوم والے ایک دوسرے سے ملے اور کہنے لگے کیا تم نے یہودی کی بات سنی تھی اور تمہیں اس بچے کی پیدائش کا پتہ چلا؟ پھر وہ چلتے چلتے اس یہودی کے پاس آگئے اور اسے بتایا۔ یہودی نے کہا میرے ساتھ چلو تاکہ میں بھی دیکھوں۔ چنانچہ لوگ اسے وہاں سے حضرت آمنہ کے پاس لے آئے۔ یہودی نے کہا کہ بچے کو میرے پاس لاؤ۔ تو جناب آمنہ نے بچہ ان کے سامنے کیا جب لوگوں نے پیٹھ پر سے کپڑا ہٹایا اور اس علامت پر نظر پڑی تو یہودی

۱۔ المرجع السابق (۲/۶۵۷)، رقم (۴۱۷۷)، ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

بے ہوش ہو کر گر پڑا جب اسے ہوش آیا تو لوگ کہنے لگے، تمہارا ناس ہو تمہیں کیا ہو گیا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم بنی اسرائیل میں نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اے قریشیو! تم خوشیاں مناؤ۔ اللہ کی قسم تمہیں اتنا غلبہ واقتدار حاصل ہو گا جس کا چرچا مشرق ومغرب میں عام ہو جائے گا۔

۲۔ناف بریدہ وختنہ کردہ:

قد تواترت الاخبار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وُلِدَ مَخْتُوْنًا مَسْرُوْرًا۔[۱]

ترجمہ:۔ اس بارے میں احادیث تواتر کو پہنچ گئی ہیں کہ آپ پیدائشی طور پر ختنہ شدہ تھے اور ناف کٹی ہوئی تھی۔

۳۔آلائشوں سے پاک، صاف ستھری ولادت

رُوِیَ عَنْ اُمِّہٖ اٰمِنَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ وَلَدْتُّہٗ نَظِیْفًا مَا بِہٖ قَذَرٌ۔[۲]

ترجمہ:۔ آپ ﷺ کی والدہ جناب آمنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ "میں نے حضور کو ہر قسم کی نجاست وآلائش سے پاک جنا۔

۴۔سارا گھر نور سے منور، ستاروں کا سلام عظمت:

عن عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ، قَالَ : حَدَّثَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّھَا شَھِدَتْ وِلَادَۃَ اٰمِنَۃَ بِنْتِ وَھْبٍ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْلَۃَ وَلَدَتْہُ قالت "فَمَا شَیْئٌ اَنْظُرُ اِلَیْہِ فِی الْبَیْتِ اِلَّا نُوْرٌ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَی النُّجُوْمِ تَدْنُوْ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ لَیَقَعْنَ عَلَیَّ۔[۳]

۱۔ المستدرک للحاکم () ۲/۶۵۷ اس روایت کی اسنادی حیثیت متعین کرنے میں نقاد کا اختلاف وارد ہوا ہے، حق بات یہ ہے کہ اسناداً یہ روایت صالح للاحتجاج والاستدلال ہے اور علامہ ذھبی کا تلخیص میں اس پر تعقب تشدد پر مبنی ہے اگرچہ حاکم کا اسکو تواتر سے تعبیر کرنا بھی تساہل ہے الا ان یراد بالتواتر، الاشتہار تاہم ابن صلاح نے تو صراحۃً یہاں تک لکھا ہے کہ اس مستدرک کی کوئی روایت حسن درجہ سے کم نہیں ہے۔

۲۔ الشفا للقاضی عیاض (۲/۶۶) ۳۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۳۸)

ترجمہ:۔ حضرت عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میری ماں نے یہ بات بتائی کہ وہ اس رات موجود تھیں جب جناب آمنہ بنت وہب نے آپ ﷺ کو جنا۔اس وقت گھر کی ایک ایک چیز نور سے منور ہو چکی تھی۔اور میں نے ستاروں کی طرف نظر دوڑائی تو وہ اتنے قریب آچکے تھے کہ مجھے ڈر ہونے لگا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔

ترکِ سنت کی سزا

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنی تفسیر عزیزی میں لکھا ہے:

مَنْ تَهَاوَنَ بِالْاٰدَابِ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِ السُّنَّةِ

جو آداب اور مستحبات کی رعایت میں کمی کرے گا تو اس کو سنت سے محروم ہونے کی سزا ملے گی۔

وَمَنْ تَهَاوَنَ بِالسُّنَّةِ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِ الْفَرَائِضِ

جو سنت میں سستی کرے گا تو اس کو فرائض سے محرومی کی سزا ملتی ہے۔

وَمَنْ تَهَاوَنَ بِالْفَرَائِضِ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِ الْمَعْرِفَةِ

اور جو فرائض میں سستی کرے گا تو اس کو معرفت خداوندی سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا قوم کو حضور علیہ السلام کے اوصاف بتانا اور تعریف کرنا

عَنْ مُقَاتِلَ بن حیان قَالَ اَوْحَى اللهُ اِلٰى عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ... فَبَيِّنْ لِاَهْلِ سُوْرَانَ اِنِّیْ اَنَا الْحَقُّ الْقَائِمُ الَّذِیْ لَا اَزُوْلُ صَدِّقُوْا بِالنَّبِيِّ الْعَرَبِيِّ صَاحِبِ الْجَمَلِ وَالْمِدْرَعَةِ وَالْعِمَامَةِ وَالنَّعْلَيْنِ وَالْهِرَاوَةِ الْجَعْدِ الرَّأْسِ الصَّلْتِ الْجَبِيْنِ الْمَقْرُوْنِ الْحَاجِبَيْنِ الْاَدْعَجِ الْعَيْنَيْنِ الْاَقْنٰى الْاَنْفِ الْوَاضِحِ الْخَدَّيْنِ الْكَثِّ اللِّحْيَةِ

عِرْقُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ كَاللُّؤْلُؤِ رِيْحُهُ الْمِسْكُ يَنْفَحُ مِنْهُ كَانَ عُنُقَهٗ اِبْرِيْقُ فِضَّةٍ وَكَانَ الذَّهَبُ يَجْرِيْ تَرَاقِيْهِ لَهٗ شَعَرَاتٌ مِنْ لَبَّتِهٖ اِلٰى سُرَّتِهٖ تَجْرِيْ كَالْقَضِيْبِ لَيْسَ عَلٰى صَدْرِهٖ وَلَا بَطْنِهٖ شَعْرٌ غَيْرُهٗ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمِ اِذَا جَامَعَ النَّاسَ غَمَرَهُمْ وَاِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا يَنْقَلِعُ مِنَ الصَّخْرِ وَيَنْحَدِرُ فِيْ صَبَبٍ ذُوا النَّسْلِ الْقَلِيْلِ۔[1]

حضرت یعقوب بن سفیان سے مروی ہے اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ آپ اھل سوران کو واضح بتادیجئے کہ بلاشبہ میں حق ذات ہوں برتر ہوں میں نے کبھی فنا نہیں ہونا تم اس نبی عربی کو سچا سمجھو، جو اونٹ پر سوار ہونے والے، کوٹ کو استعمال فرمانے والے، پگڑی والے اور جوتے پہننے والے، عصا ساتھ رکھنے والے، سر کے گھنگریالے بال، سخت کشادہ ماتھا، دونوں ابروئیں ملی ہوئی ہونگی۔ بڑی اور بہت سیاہ آنکھوں والے ہیں، جن کی ناک کا بانسہ درمیان سے اٹھا ہوا ہوگا اور نتھنے زیادہ کھلے نہیں ہوں گے، صاف روشن رخسار والے، گھنی داڑھی والے ہیں۔ ان کے چہرہ مبارک پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح لگیں گے ان کی مہک مشک والی ہے جو ان سے مہکتی ہوگی ان کی گردن گویا کہ چاندی کی صراحی ہے اور ان کی ہنسلی کی ہڈی پر گویا سونا بہہ رہا ہے، ان کے سینے سے لے کر ناف تک کچھ ہلکے سے بال ایسے خط کشیدہ گویا کہ کوئی شاخ / چھڑی ہیں ان کے سینے اور پیٹ مبارک پر اس کے سوا کوئی بال نہیں ہیں ہتھیلی اور قدم مبارک پُر گوشت ہیں جب لوگوں کے ساتھ مل جل کر چلتے تھے تو اپنے رعب کی وجہ سے لوگوں پر چھائے رہتے ہیں جب چلتے تھے تو گویا کہ چٹان پر سے قدم اکھاڑ اکھاڑ کر رکھے جا رہے ہیں اور آگے کو جھک کر چل رہے ہوں۔ اور ڈھلوان کی طرف اتر رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد بہت کم ہوگی۔

۱۔ البدایہ والنھایہ (۶/۷۰) نقلا عن دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۳۸۱)

ملک الموت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر

عَنْ جعفرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى اَبِيهِ عَلِّي بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ !قَالَ بَلٰى حَدِّثْنَا عَنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاهُ جِبْرَائِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللهَ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْئَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُنِي يَا جِبْرَائِيلُ مَغْمُومًا وَاَجِدُنِي يَاجِبْرَائِيلُ مَكْرُوبًا ثُمَّ جَائَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَارَدَّ اَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمُ الثَّالِثُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ، وَجَاءَ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ عِزْرَائِيلُ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَائِيلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلٰى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلٰى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ اِئْذَنْ لَهُ فَاَذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ!اِنَّ اللهَ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ فَاِنْ اَمَرْتَنِي اَنْ اَقْبِضَ رُوحَكَ قَبَضْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِي اَنْ اَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ وَتَفْعَلُ يَامَلَكَ الْمَوْتِ؟ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِيعَكَ قَالَ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ!اِنَّ اللهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ: اِمْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ

رُوْحَهُ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اِنَّ فِي اللهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابُ. فَقَالَ عَلِيٌّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا؟...هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [1]

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش کا ایک آدمی ان کے والد علی بن حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کیا میں تم کو اللہ کے رسول اللہ علیہ السلام کی حدیث نہ سنادوں تو اس نے عرض کیا ضرور آپ ہمیں ابوالقاسم علیہ السلام کی حدیث سنادیں پھر فرمایا کہ جب حضور علیہ السلام کو بیماری لاحق ہوئی تو آپ علیہ السلام کی خدمت میں جبرائیل حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد علیہ السلام یقینا اللہ تعالی نے مجھے آپ کی خدمت میں خاص طور پر بھیجا ہے اور آپ کی عزت افزائی کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں آپ سے آپ کی صحت کے بارے میں حال احوال پوچھوں۔ جس کو اللہ تعالی آپ سے بہتر جانتے ہیں آپ کا کیا حال ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تو بہت غمزدہ اور دردمند ہوں۔ پھر جبرائیل دوسرے دن خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور وہی سب کچھ کہا جو پہلے دن کہا تھا اور حضور علیہ السلام نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا اسی طرح تیسرے دن بھی اسی طرح سلام وکلام ہوا اور ساتھ ہی ایک فرشتہ آیا جس کو عزرائیل کہا جاتا ہے جس کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے ایسے تھے کہ جن میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک لاکھ فرشتے تھے اس نے حضور علیہ السلام سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اس کے بارے میں پوچھا پھر جبرائیل نے عرض کیا کہ روح کو قبض کرنے والا فرشتہ

1۔ اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۲/۵۲۵_۵۲۶) ورجالہ ثقات وکذافی دلائل النبوۃ للبیہقی (۸/۲۳۱) رقم (۳۲۵۰) والسیرۃ النبویۃ لابن کثیر (۴/۵۴۹) وسلوۃ الکئیب بوفاۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم (۱/۱۶) واللفظ للبیہقی علیہ رحمۃ اللہ

ہے آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتا ہے حالانکہ اس نے آپ سے پہلے اولاد آدم میں سے کسی سے اجازت نہیں لی ہے۔ اور نہ ہی آپ کے بعد کسی سے لیں گے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اجازت ہے تو انہوں نے اجازت دیدی اس فرشتے نے آکر سلام کیا پھر عرض کیا اے محمد! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اب اگر آپ اجازت دیں تو میں روح مبارک قبض کروں اور اگر آپ نہ چاہیں تو چھوڑ دوں فرمایا کیا تو ایسا کر سکتا ہے عرض کیا جی ہاں اسی طرح مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس معاملے میں آپ کی اطاعت کروں، اس کے بعد حضور علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جبرائیل نے عرض کی اے محمد! بے شک اللہ تعالی آپ سے ملاقات کا شوق رکھتے ہیں تو پھر حضور علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا پھر تو وہی کر جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے بعد حضور علیہ السلام کی روح مبارک قبض کر لی گئی جس وقت رسول علیہ السلام کی وفات ہوئی تو تسلی دینے کی آواز آئی تو صحابہ نے گھر کے ایک کونے سے ایک سنی: اے گھر والو! تم پر اللہ کی سلامتی ہو اور رحمت ہو اور برکت ہو بے شک اللہ ہی کے لئے ہے ہر مصیبت میں صبر کرنا اور ہر جانے والا اپنا خلیفہ چھوڑ جاتا ہے اور ہر فوت شدہ چیز کا ادراک ہو سکتا ہے پس تم اللہ ہی پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو، مصیبت زدہ وہ ہے جس کو ثواب سے محروم رکھا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جانتے ہو وہ کون تھے؟ وہ خضر علیہ السلام تھے!!

انتقالِ پُرملال

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللهِ عَلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَنَّ اللهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَیَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ. فَقُلْتُ

آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ "فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى/ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ"[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کے اللہ پاک کے مجھ پر خصوصی احسانات میں سے یہ بھی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے انتقال فرمایا میرے حجرے میں، اور میری باری کے دن اور میرے حلق اور میرے سینے کے درمیان، اور بے شک اللہ پاک نے بوقت وصال میرے اور ان کے لعاب کو آپس میں جمع کر دیا (تفصیل یہ ہے) کہ میرے پاس عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہارا دئے ہوئے تھی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کو دیکھ رہے ہیں، تو میں سمجھ گئی۔ کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں میں نے پوچھا آپ کے لئے مسواک لے لوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذریعہ سر اشارہ کیا کہ ہاں تو میں نے مسواک کو نرم کیا پھر آپ نے مسواک کو دانتوں پر پھیرا۔ اور آپ کے سامنے پانی کا چھوٹا برتن (چھاگل) رکھا تھا اس میں پانی تھا تو نبی علیہ السلام اپنے ہاتھ پانی میں ڈبوتے اور دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرتے اور یوں فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے بے شک حالت مرگ میں کئی سختیاں آتی ہیں پھر آپ نے اپنا دست مبارک اوپر اٹھایا اور فرمانے لگے۔ اونچے درجے کے رفیقکے پڑوس میں/ اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں حتی کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ

[1] صحیح البخاری (۴/ ۱۶۱۶)، رقم (۴۱۸۴)

جھک گیا۔

حضور علیہ السلام کی وفات پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا شدتِ غم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَتَغَشَّاہُ الْکَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ وَا کَرْبَ اَبَاہُ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَیْسَ عَلٰی اَبِیْکِ کَرْبٌ بَعْدَ الْیَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ یَا اَبَتَاہُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاہُ یَا اَبَتَاہُ مِنْ جَنَّۃِ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاہُ یَا اَبَتَاہُ اِلٰی جِبْرِیْلَ نَنْعَاہُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ یَا اَنَسُ! اَطَابَتْ اَنْفُسُکُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہو گئے تو آپ پر شدت درد چھانے لگی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: ہائے میرے والد بزرگوار کی تکلیف تو ان سے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کے بعد تمہارے ابا پر کوئی تکلیف نہیں ہے۔ پھر جب حضور علیہ السلام کا وصال ہو چکا تو حضرت فاطمہ بولیں۔ اے میرے ابا جنہوں نے اپنے رب کے بلاوے پر لبیک کہا۔ جن کا جنت الفردوس ٹھکانہ ہے۔ اے میرے پدر بزرگوار ہم جبرائیل کو آپ کی خبرِ موت دیتے ہیں۔ پھر جب آپ کو دفن کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے انس کیا تمہارے جیوں نے گوارہ کرلیا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈال دو۔

اشعار:

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَتَ اَحْمَدَ
اَنْ لَّا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

ا۔ المرجع السابق (۴/۱۶۱۹)۔ رقم (۴۱۹۳)

ترجمہ: کوئی حرج نہیں اس شخص پر جس نے احمد ﷺ کی قبر مبارک کی خوشبو سونگھ لی کہ وہ زمانہ بھر تک کوئی خوشبو نہ سونگھے۔

صُبَّتْ عَلَيَّ ، مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ لَيَالِيَا [1]

مجھ پہ وہ مصائب پڑے کہ اگر وہ دنوں پر پڑتے تو وہ سیاہ راتیں ہو جاتیں۔

اِذَا اشْتَدَّ شَوْقِيْ زُرْتُ قَبْرَكَ بَاكِيًا، الخ

یہ اشعار پہلے گزر چکے ہیں۔

حضرت انس وغیرہ کا غم

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ (رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ اَيْدِيْنَا التُّرَابَ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا۔ [2]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وہ دن ہوا کہ جس میں آقا علیہ السلام انتقال فرما گئے تو اس دن ہر چیز اس حادثہ کی وجہ سے سیاہ تاریک ہو گئی۔ اور ہم نے ابھی اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی نہیں جھاڑی تھی حالانکہ ہم آپ کی تدفین میں مشغول ہی تھے کہ اپنے دلوں میں فرق پایا/ بدلہ ہوا پایا۔

روضۂ اقدس پر فرشتوں کا نزول

عَنْ نَبِيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى

1۔ مرقاۃ المفاتیح (۱۷/ ۲۴۳)

2۔ مسند ابی یعلی (۶/ ۵۱) رقم (۳۲۹۶) واسنادہ صحیح

يَحُفُّوا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ۔[1]

نبیہ بن وہب سے روایت ہے حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے۔ تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر طلوع ہونے والے دن ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور حضور علیہ السلام کے روضہ اقدس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پر مارتے ہیں اور آپ علیہ السلام کے لئے دعا رحمت کرتے ہیں پھر شام ہو جاتی ہے تو آسمانوں کو واپس چلے جاتے ہیں اور اتنے اور اترتے ہیں پھر وہ بھی اسی طرح کرتے ہیں (یہ ہوتا رہتا ہے) یہاں تک کہ جب نبی علیہ السلام پر سے زمین پھٹ پڑے گی۔ (قبر مبارک کھلے گی) تو نبی علیہ السلام ستر ہزار ملائکہ کے جلو (معیت) میں نکل چلیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا مجمل خاکہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری ماہ صفر کے آخر میں ۲۹ صفر کو شروع ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ دن (۱۳) بیمار رہے لیکن اشتداد مرض کا وہ زمانہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکلنا بند ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں رہے ۷ دن ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں سوموار کو آئے اور دوسرے سوموار کو انتقال فرمایا۔

(۲) ابتداء مرض: دردسر سے ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع سے ایک صحابی کے جنازے سے فارغ ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آئے اور فرمایا (بَلْ اَنَا وَارَاْسَاہُ) یعنی عائشہ میرے سر میں شدید درد ہے۔

(۳) شدت مرض: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں مرض بڑھ کر شدید بخار کی شکل اختیار کر گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے مخضب (بڑا ٹب) میں بٹھا کر مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ آپ شدت بخار میں قطیفہ (بہت موٹی چادر) اوڑھے ہوئے تھے۔ ہاتھ رکھنے پر بخار کی شدت اس چادر کے اوپر سے محسوس ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا بخار تمہارے دو شخصوں کے بخار کے برابر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پانی میں ہاتھ ڈالتے۔ پھر منہ پر ملتے اور کہتے تھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٌ (سختیاں)

شہادت:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے خیبر میں جو (زہر ملا) کھانا کھایا تھا اس کی تکلیف ہمیشہ محسوس کرتا ہوں مگر اب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میری رگ ''اَبْھَرِی'' (قلب سے متصل

رگ جس کے انقطاع پر موت واقع ہو جاتی ہے) منقطع ہو گئی ہے اس وجہ سے حضرت ابن مسعود وغیرہ سمجھتے تھے کہ حضور ﷺ شہید فوت ہوئے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت

آپ ﷺ کا سترہ وقت کا امامت کرنے کا قول صحیح نہیں ہے بلکہ اکیس مرتبہ امامت کی ہے۔ بدھ کے دن عشاء کی نماز سے لے کر سوموار کی صبح تک جمعرات کی ظہر کو چھوڑ کر اکیس نمازیں ہوتی ہیں۔

رحلت:

۱۲ ربیع الاول بروز سوموار کی صبح سورج ڈھلتے ہی (دھوپ کی تیزی کے وقت) آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔

غسل:

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ذکر کیا ہے کہ غسل کے وقت صحابہ کو تردد ہوا کہ کپڑے اتار کر غسل دیا جائے یا انہی پہنے ہوئے کپڑوں میں۔ وہاں موجود سب لوگوں پر اتنے میں نیند کا غلبہ ہوا اسی حالت میں سب نے ایک آواز سنی کہ حضور ﷺ کو کپڑوں کے ساتھ غسل دو لہٰذا آپ کو غسل دیا گیا اس حال میں کہ آپ قمیص پہنے ہوئے تھے۔

غسل دینے والے حضرات:

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے غسل دیا۔

(۲) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کروٹ بدلنے میں مدد دیتے تھے۔

(۳) حضرت قثم بن عباس اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور شقران مولی رسول ﷺ پانی دیتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے آنکھوں پر پٹیاں باندھ رکھی تھیں تاکہ کھلے ہوئے جسد اطہر پر نظر نہ ٹھہر جائے۔

تکفین:

آپ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا اس میں قمیص وعمامہ نہ تھا۔ (ایک روایت میں قمیص بھی ہے)۔

نماز جنازہ:

منگل کے روز جب لوگ تجہیز وتکفین سے فارغ ہوئے تو آپ کو ایک تخت پر گھر میں ہی رکھا، پھر جماعتیں یکے بعد دیگرے جاتی گئیں اور نماز پڑھتے گئے۔ مرد فارغ ہو گئے تو عورتیں گئیں عورتوں کے بعد لڑکے گئے لیکن آپ کے جنازہ میں بالاتفاق کسی نے امامت نہیں کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ تمہارے امام تھے اور اب بھی وہی امام ہیں۔

نماز جنازہ کا طریقہ:

لوگ جاتے تھے اور الگ الگ تکبیر کہہ کر دعا پڑھتے پھر واپس آجاتے۔

تدفین:

اختلاف ہوا کہ دفن کہاں کیا جائے بعض نے کہا کہ منبر کے پاس بعض نے کہا بقیع میں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے نبی کا جہاں انتقال ہوتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔

قبر مبارک:

حضور ﷺ کے لئے لحد والی قبر بنائی گئی جسے ابوطلحہ زید بن سہیل انصاری نے کھودا اور آپ کو قبر میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور قثم بن عباس رضی اللہ عنہ نے داخل کیا آپ ﷺ کی قبر میں نو اینٹیں بچھائی گئی۔ آپ ﷺ کو منگل اور بدھ کے درمیان والی رات دفن کیا گیا۔[1]

ا۔ ماخوذ از اصح السیر

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی و مدنی زندگی کا مجمل خاکہ ☆

مکی زندگی:

ا نبوی (ا) سورہ اقراء کی ابتدائی ایات کا نزول (اقراء باسم...)

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبل حراء اور مکہ کے درمیان تھے، جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی ملکوتی شکل میں فضاء کے اندر معلق کرسی پر بیٹھے نظر آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رعب وہیبت کی وجہ سے کپکپی طاری ہوگئی۔ گھر واپسی کی اور حضرت خدیجہ سے فرمایا دثّرونی، دثّرونی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کپڑا اوڑھا دو۔ کپڑا اوڑھا طبیعت میں سکون ہوگیا۔ سورہ مدثر کی پہلی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔ (یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَاَنْذِرْ، وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے خدیجہ! اِطْوِیْ الْفِرَاشُ لَارَاحَۃَ لِیْ بَعْدَ الْیَوْمِ او کما قال علیہ السلام

ترجمہ: اے خدیجہ رضی اللہ عنہا بسترہ لپیٹ دو آج کے بعد آرام کے دن نہ رہے۔

اسلام لانے والے اس سال مندرجہ ذیل ہیں

(ا) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (۳) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اس سال حضرت عثمان، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ (۴) حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ (۵) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جن کا نام جندب بن عبادہ تھا، (۶) حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا (۷) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

☆...... ماخوذ از "عہد نبوت کے ماہ و سال" مصنفہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ (۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (۱۰) حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ۔

۲ نبوی: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

۳ نبوی: آیت فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (حجر ۹۴) نازل ہوئی۔ اس سے پہلے دعوت خفیہ دیتے تھے۔

۴ نبوی: آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (شعراء ۲۱۴) نازل ہوئی۔ اس آیت کے بعد آپ نے رشتہ داروں کو صفا پر چڑھ کر یعنی قبائل قریش کو ایک ایک قبیلہ کا نام لیکر دعوت دی۔ اس پر ابولہب نے کہا تَبًّا لَكَ يَا مُحَمَّدُ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا۔ ابولہب نے کہا تیرا ناس ہو، اے محمد! کیا اس کے لئے ہمیں جمع کیا ہے۔ ابولہب کے اس قول پر سورہ اللہب نازل ہوئی۔

۵ نبوی: (۱) رجب میں کفار کی ستم راہوں سے آ کر مکہ چھوڑا اور حبشہ کی طرف پہلی ہجرت کی۔

(۲) سورہ النجم نازل ہوئی۔ آپ نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی، مسلم کافر جن و انس جو وہاں موجود تھے، سب نے سجدہ کیا سوائے امیہ بن خلف کے کہ اس نے کنکریوں کی مٹھی اٹھا کر پیشانی کو لگائی۔ اور کہا مجھے یہی کافی ہے۔ بالآخر اس کے علاوہ سب مسلمان ہو گئے۔

(۳) سال کے آخر میں حبشہ کی دوسری ہجرت کی جس میں ۸۳ مرد ۱۸ عورتیں تھیں۔

۶ نبوی: قریش کے ظلم وستم کی وجہ سے آپ حضرت ارقم بن ابی الارقم کے گھر میں رہتے اور چھپ کر نماز پڑھتے (۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم) مسلمان ہوئے۔

۷ نبوی: قریش مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی معیت میں بنو ھاشم اور بنو مطلب کو شعب ابی طالب میں بند کر دیا۔

(۲) ۳ سال بعد قریش کا یہ تحریر شدہ معاہدہ جو دیوار کعبہ سے آویزاں کیا گیا تھا دیمک کی

نظر ہوا اور رہائی حاصل ہوئی۔

۸ نبوی: (۱) شق قمر معجزہ رونما ہوا۔ ۱۴ ویں کے چاند کا ایک ٹکڑا جبل حراء کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف سب کو دکھائی دیا۔

۹ نبوی: عبداللہ بن ثعلبہ کی ولادت ہوئی۔

۱۰ نبوی: (۱) ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

(۲) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد نکاح ہوا۔

(۳) ۲۷ شوال کو طائف کو تبلیغی سفر ہوا وہاں بنوثقیف آباد تھے ۲۶ دن وہاں قیام فرمایا ان تین سرداروں کے نام۔ لیل، خبیب، اور مسعود تھے۔

۱۱ نبوی: عقبہ کی پہلی بیعت ہوئی جس میں چھ آدمی تھے۔ وہ اس طرح کہ مدینہ سے آمدہ حجاج کو جمرہ عقبہ کے پاس اسلام کی دعوت دی۔

۱۲ نبوی: معراج کا واقعہ پیش آیا۔ نماز پنجگانہ فرض ہوئی۔ عقبہ کی دوسری بیعت ہوئی جس میں ۱۲ آدمی تھے۔

۱۳ نبوی: عقبہ کی تیسری بیعت ہوئی۔ جس میں ۷۳ مرد اور ۲ عورتیں تھیں۔

عقبہ اول کے مشہور صحابی...... معوذ، معاذ رضی اللہ عنہما

عقبہ ثانیہ کے مشہور صحابی...... ابی بن کعب عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما

عقبہ ثالثہ کے مشہور صحابی...... کعب بن مالک رضی اللہ عنہ (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے) عمرو بن جموح، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما۔

مشہور غزوات:

۱ھ کوئی غزوہ نہیں ہوا۔ ۲ھ غزوہ بدر۔ ۳ھ غزوہ احد و حمراء الاسد۔ ۴ھ غزوہ بنونضیر۔ ۵ھ غزوہ خندق ۶ھ غزوہ حدیبیہ۔ ۷ھ غزوہ خیبر۔ ۸ھ فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ طائف (غزوہ طائف میں آپ نے چالیس (۴۰) دن طائف کا محاصرہ کیا اور پہلی بار یہیں منجنیق نصب کی بالآخر فتح ہوئی) ۹ھ غزوہ تبوک ۱۰ھ

کوئی غزوہ نہیں ہوا۔

مدنی زندگی

اھ (۱) ہجرت ہوئی (۲) غارِ ثور میں عبادت کی (۳) مسجد قباء کی تعمیر ہوئی (۴) مسجد نبوی اور صفہ کی تعمیر ہوئی (۵) زکوۃ فرض ہوئی (۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی۔

۲ھ (۱) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی (۲) تحویل قبلہ ہوا (۳) روزہ رمضان کی فرضیت ہوئی (۴) قتال کی اجازت ہوئی (۵) غزوہ بدر ہوا (۶) ابولہب کی موت واقع ہوئی (۷) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عقد نکاح اور رخصتی ہوئی۔

۳ھ (۱) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا عقد نکاح ہوا (۲) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح ہوا (۳) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح (۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی (۵) غزوہ احد پیش آیا

۴ھ (۱) غزوہ بنو نضیر کا واقعہ ہوا (۲) حرمت شراب (۳) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی (۴) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا (۵) بیرِ معونہ کا واقعہ نیز ۷۰ قراء کی شہادت اور قنوت نازلہ

۵ھ (۱) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح ہوا (۲) غزوہ خندق پیش آیا (۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا واقعہ

۶ھ (۱) غزوہ حدیبیہ (۲) بادشاہوں کے نام تبلیغی دعوت نامے بھیجنا (۳) اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی سے ظہار (۴) کیکر کے درخت کے نیچے بیعت رضوان

۷ھ (۱) یہودی عورت (زینب بنت حارث) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے گوشت میں زہر دیا (۲) جعفر بن ابی طالب اور ان کے رفقاء کی حبشہ سے واپسی (۳) حضرت ام حبیبہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہما سے عقد نکاح (۴) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح اور ان کی وفات (۵) غزوہ خیبر۔ (۶) لیلۃ التعریس (خیبر سے واپسی پر راہ میں پڑاؤ۔ قضا فجر

وادائی (۷) صحابہ رضی اللہ عنہم کی بھوک اور سمندر سے مچھلی نکلنے کا واقعہ (۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اونٹ کا قصہ (ذات الرقاع اونٹنی کمزور اور پھر قوی ہوگئی) (۹) پرویز شاہ ایران کا قتل

سنہ ۸ ھ (۱) کھجور کے تنا کو چھوڑ کر منبر نبوی بنایا گیا اور اس ستون حنانہ کے رونے کا واقعہ پیش آیا (۲) صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت وعقیقہ (۳) حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال (۴) فتح مکہ، غزوہ حنین (۵) سراقہ بن مالک کا قبول اسلام

سنہ ۹ ھ (۱) نجاشی شاہ حبشہ کا انتقال (۲) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا انتقال (۳) غزوہ تبوک (۴) تبوک میں مسجد کی تعمیر

سنہ ۱۰ ھ (۱) حجۃ الوداع کے واقعات (۲) عرفات کے خطبہ میں الیوم اکملت لکم کا نزول (۳) مزدلفہ ومنیٰ میں خطبہ (۴) ۶۳ اونٹوں کی اپنے دست (ہاتھ) سے قربانی (۵) مسلیمہ کذاب کی آمد (۶) اسود عنسی کا دعوائے نبوت (۷) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابوموسی اشعری اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنا (۸) صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات

سنہ ۱۱ ھ (۱) مرض الوفات کا آغاز اور سانحہ ارتحال (۲) ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ھج کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت خلافت ہوئی (۳) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال (۴) اسود عنسی کذاب کا قتل حضرت فیروز کے ہاتھوں۔ اس کے مکان کو نقب لگا کر ۱۰۰۰ پہرہ داروں کے باوجود قتل کیا (۵) جنگ یمامہ میں فتح اور مسیلمہ کذاب کا حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل۔

شفاعتِ نبوی ﷺ

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰی رَبِّنَا حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَکَانِنَا فَیَاتُوْنَ آدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ الَّذِیْ خَلَقَکَ اللهُ بِیَدِهٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِکَةَ فَسَجَدُوْا لَکَ (فی روایة) وَعَلَّمَکَ اَسْمَاءَ کُلِّ شَیْءٍ

فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَیَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ وَیَقُوْلُ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللهُ (وفی روایة) (اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنَّهُ قَدْ نَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَیْتُهُ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی نُوْحٍ) فَیَاتُوْنَهُ فَیَقُوْلُ ’’لَسْتُ هُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ ائْتُوْا اِبْرَاهِیْمَ الَّذِی اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِیْلًا‘‘

(وفی روایة اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ... نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ)

فَیَاتُوْنَهُ فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ ائْتُوْا اِلٰی مُوْسٰی الَّذِیْ کَلَّمَهُ اللهُ (وفی روایة) وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰةَ خَطِیْئَتَهُ فَیَاتُوْنَهُ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاکُمْ فَیَذْکُرُ ائْتُوْا اِلٰی عِیْسٰی (وفی روایة) عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهٗ وَکَلِمَةَ اللهِ فَیَاتُوْنَهُ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاکُمْ ائْتُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ

مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَاتَاَخَّرَ فَيَاتُوْنِىْ فَاسْتَاْذِنَ عَلٰى رَبِّىْ فَاِذَارَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ يَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ. سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَاَرْفَعُ رَاْسِىْ فَاَحْمَدُرَبِّىْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِىْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيُحَدُّ لِىْ حَدًّا ثُمَّ اُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهٗ. فِى الثَّالِثَةِ اَوِالرَّابِعَةِ حَتّٰى مَابَقِىَ فِى النَّارِ اِلَّامَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ (وفی روایۃ) وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی قیامت کے دن تمام دنیا کے انسانوں کو جمع فرمائیں گے تو وہ آپس میں کہیں گے کہ کیوں نہ ہم اپنے رب سے سفارش کروائیں تا کہ ہمیں اس پریشانی سے راحت میں کر دیں چنانچہ وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ وہ ہستی ہیں جس کو اللہ تعالی نے اپنے دست مبارک سے پیدا فرمایا اور آپ کے جسم میں اپنی قدرت سے روح پھونکی پھر فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا، اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے تھے تو لہذا آپ سے گذارش ہے کہ آپ ہمارے رب کے ہاں ہمارے لئے سفارش کریں تو وہ فرمائیں گے کہ میں تو اس کا اہل نہیں ہوں اور وہ اپنی غلطی کا ذکر کریں گے پھر فرمائیں گے کہ تم نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ پہلے نبی اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالی نے مبعوث فرمایا ایک روایت میں ہے کہ میرا رب آج اتنے غصے میں ہے کہ اس طرح نہ پہلے غصے ہوئے اور نہ ہی بعد میں ہوں گے جبکہ مجھے درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا اور میں نہ رک سکا پس آج میری جان بچ جائے میری پکڑ نہ ہو یہ تین مرتبہ فرمائیں گے کہ تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ سب ان کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ یہی فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی غلطی کا ذکر کر دیں گے اور فرمائیں گے کہ تم ابراہیم

۱۔ صحیح البخاری (۵/۲۴۰۱) رقم (۶۱۹۷)

علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالی نے خاص دوست بنایا ایک روایت میں ہے کہ بے شک میرا رب آج اتنا سخت غضبناک ہے نہ اس سے پہلے کبھی ہوئے اور نہ آج کے بعد کبھی ہوں گے آج کے دن تو میری جان بچ جائے تو بڑی غنیمت ہے تین مرتبہ یہی فرمائیں گے پھر فرمائیں گے کہ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ تم ابراہیم کے پاس جاؤ تو وہ لوگ ان کے پاس آئیں گے تو ابراہیم فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں وہ اپنی غلطی کا ذکر کر دیں گے پھر فرمائیں گے کہ تم موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ جو کلیم اللہ ہیں اور جن کو اللہ تعالی نے تورات دی پھر وہ سارے ان کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی غلطی کا تذکرہ کریں گے پھر فرمائیں گے کہ تم عیسی علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خاص بندے اور رسول اور کلمہ ہیں وہ ان کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا قابل نہیں ہوں تم سارے محمد ﷺ کے پاس جاؤ جن کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کئے گئے ہیں پس وہ لوگ آخر میں میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا اور جب میں سامنے آؤں گا تو سجدہ کروں گا پھر جتنا اللہ چاہیں گے میں سجدے میں رہوں گا اس کے بعد کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے جو کچھ مانگو گے دیا جائے گا، جو کہو گے سنا جائے گا، سفارش کیجیے قبول کی جائے گی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا پھر اللہ کی تعریف کروں گا جو اللہ مجھے سکھائے گا پھر میں سفارش کروں گا پھر میرے لئے ایک مقدار مقرر کی جائے گی جن کو میں جہنم سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا پھر میں لوٹ کر دوبارہ سجدہ میں جاؤں گا پہلے کی طرح پھر تیسری مرتبہ پھر چوتھی مرتبہ یہاں تک کہ دوزخ میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن روکے گا اور ایک روایت میں ہے اور وہ لوگ جن پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہو چکا ہوگا۔

شفاعت کو اختیار کرنا:

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَتَانِيْ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِيَ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ

الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا[1]

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے دو باتوں میں اختیار دیا کہ یا تو اللہ تعالیٰ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کردے یا آپ ﷺ کی شفاعت ان کے بارے میں قبول کرے تو میں نے شفاعت کرنے کو اختیار کیا، اور میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جسے اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو۔

بذریعہ شفاعت جہنم سے نکلنے کی درجہ بندی:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَايَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَايَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَايَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً[2]

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جہنم سے ہر اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھلائی ہو پھر اس شخص کو بھی نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہو اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر خیر ہو پھر اس کے بعد ہر اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہو۔

نیک مسلمان کا اپنے گناہ گار ساتھیوں کی شفاعت کرنا:

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي

۱۔ سنن الترمذی (۴/ ۶۲۷)، رقم (۲۴۴۱)

۲۔ صحیح البخاری (۶/ ۲۶۹۵) رقم (۶۹۷۵)

الدُّنْيَا بِأَشَدِّ مُجَادَلَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِيْ إِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! إِخْوَانَنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: اِذْهَبُوْا فَأَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ فَيَأْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ: فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ وَيَقُوْلُ: أَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ دِيْنَارٍ مِنَ الْإِيْمَانِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ حَتَّى يَقُوْلَ: مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ

قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى إِثْمًا عَظِيْمًا (النساء ۴۷)[1]

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا حق پر جھگڑا دنیا کے اندر اتنا سخت نہیں ہوگا جتنا سخت جھگڑا مومنین کا آخرت میں اپنے رب کے ہاں ہوگا اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جن کو دوزخ میں داخل کیا گیا ہوگا، چنانچہ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے ہمارے ساتھ حج کرتے تھے اور آپ نے ان کو جہنم میں داخل کر دیا ہے، اللہ تعالی ارشاد فرمائیں گے جاؤ! ان میں سے جن کو پہچانتے ہو جہنم سے نکالو، وہ آکر ان کے چہروں سے پہچانیں گے ان میں سے بعض کو آگ نے آدھی پنڈلیوں تک پکڑا ہوگا اور بعض کو ٹخنوں تک پھر ان کو نکالنے کے بعد عرض کریں گے ہمارے رب جن کا آپ نے حکم دیا ان کو نکال دیا تو اللہ تعالی فرمائیں گے اب جاؤ ان کو آگ سے نکال دو جن کے دل میں دینار کے وزن کے بقدر ایمان ہو۔ پھر فرمایا جن کے دل میں آدھے دینار کے وزن کے بقدر ایمان ہو، حتی کہ

۱۔ سنن النسائی (۶/ ۵۳۳)۔ رقم (۱۱۷۴۱)

فرمان ہوگا کہ جن کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کا دل تصدیق نہ کرے تو وہ یہ آیت پڑھے لے ترجمہ: (بے شک اللہ تعالی اس بات کو نہیں بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا اور جتنے گناہ ہیں جس کے لئے منظور ہو گا وہ گناہ بخش دیں گے اور جو اللہ تعالی کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ بڑے جرم کا مرتکب ہوا۔)

شفاعت سے محرومی حوض کوثر پر...... کس کی؟

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونَنِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ. فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ (أَيْ مِنَ الْمَعْصِيَةِ الْمُوْجِبَةِ لِطَرْدِهِمْ وَبُعْدِهِمْ) فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي [1]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ میں تم سے پہلے حوض کوثر پر جا کر تمہارا منتظر رہوں گا جو میرے پاس پہنچے گا وہ اس سے پئے گا اور جو ایک دفعہ پیئے گا پھر اس کو کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جن کو میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے لیکن میرے اور ان کے درمیان آڑ بنادی جائے گی میں کہوں گا کہ یہ میرے امتی ہیں کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا چیزیں گھڑ لی تھیں (یعنی ایسے گناہ کئے ہیں جو ان کے دھتکارے جانے اور ان کے دور کئے جانے کو واجب کرنے والے ہیں) پھر میں کہوں گا دور ہی رہے مجھ سے وہ شخص جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔

۱۔ صحیح البخاری (۵/۲۴۰۶) رقم (۶۲۱۲)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مملوکہ اور زیر استعمال اشیاء کے نام

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھوڑوں کے نام (جو کہ سات تھے):

۱) مُرتَجِز:۔ سہل بن حثمہ کہتے ہیں یہ وہی گھوڑا تھا جس کے اعرابی سے خرید نے پر خزیمہ بن ثابت نے گواہی دی تھی۔

۲) لَحِیف:۔ مصر کے بادشاہ مقوقس نے یہ گھوڑا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ بھیجا تھا اکثر غزوات کا سفر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی پر کیا ہے۔

۳) وَرد:۔ تمیم داری نے آپ کو یہ گھوڑا ھدیہ دیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہدیہ دے دیا تھا۔

۴) سَکب:۔ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرید کر سب سے پہلے مالک ہوئے اس کا نام ضرس تھا بدل کر سکب نام رکھ دیا جنگ پر سواری بھی کی۔

۵) سَبحَة:۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس گھوڑے پر دوڑ لگائی یہ جیت گیا تھا۔

(۶) ظَرِب

(۷) مَزاز ...... (شمائل کبری ص ۱۷۸ ج ۲)

(ا) وہ اونٹنیاں جن پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری فرمائی:

۱) قَصواء: اس پر آپ نے ہجرت مبارک کا سفر فرمایا۔

۲) صَھباء: حج کے موقع پر اس اونٹنی پر جمرہ کی رمی کی۔

۳) سَھرِیا: یہ ابو جہل کا اونٹ تھا غزوہ بدر میں بطور غنیمت آپ کو ملا تھا۔ ایک موقع پر آپ نے اسے ''ھدی'' بنایا تھا تا کہ کفار مکہ دیکھ کر غصے ہوں۔

۴) جَدعاء: حضرت ابوامامہ کی روایت ہے آپ ﷺ نے جدعاء پر حجۃ الوداع کا سفر فرمایا۔

۵) ثَعلَب: ابواسحاق نے لکھا ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ نے حضرت عثمان کی جانب اسی اونٹنی پر سوار کر کے فراش بن امیہ کو قریش کے پاس بھیجا تھا۔

۶) عَسکَر (۷) عَضبَاء (شمائل کبری ص ۱۸۱ ج ۲)

(ب) جن اونٹنیوں کا آپ ﷺ نے دودھ پیا

(۱) مُھرَہ (۲) شَقرَاء (۳) اَلرَّیَاء (۴) بُردَہ (۵) سَمرَاء (۶) عَرِیس (۷) حَنَاء (شمائل کبری ص ۱۸۱ ج ۲)

آپ ﷺ کی بکریوں کے نام (جو کہ دس تھیں)

(۱) عَجوَہ (۲) زَمزَم (۳) سُقیَا (۴) بَرَکَہ (۵) وَرسَہ (۶) اِطلَال (۷) اِطرَاف (۸) فَجرَہ (۹) غَوثَہ (۱۰) یُمن (شمائل کبری ص ۱۸۷ ج ۲)

آپ ﷺ کی ڈھالوں کے نام

(۱) زَلُوق (۲) فَتَق (اصح السیر ص ۵۵۳)

آپ ﷺ کی زرہوں کے نام

(۱) ذَاتُ الفُضُول (۲) ذَاتُ الحَوَاشِی (۳) ذَاتُ الوَشَاح (۴) اَلفِضَّۃ (۵) سُعدِیَہ/سُغدِیہ (۶) تبراء/اَبتَر (۷) خِرنَق۔ (اصح السیر ص ۵۵۲)

آپ ﷺ کی خودوں کے نام

(۱) الموشح (۲) ذوالمسبوغ۔ (اصح السیر وسیرت طیبہ)

آپ ﷺ کے **عمامہ کا نام** سحاب تھا۔ (شمائل کبری ص ۱۸۲ ج ۲)

خچروں کے نام

(۱) دُلدُل: شاہ مقوقس نے آپ علیہ السلام کو دیا تھا (۲) فضۃ: شاہ ایلہ نے آپ علیہ السلام کو

دیا تھا (۳) ایک خچر شاہ حبش (نجاشی) نے دیا تھا۔ (اصح السیر ص ۱۵۵)

گدھوں کا بیان:

کل چار گدھے تھے (۱) عفیر: فروہ جزامی نے آپ کو ہدیۃً دیا تھا عشق نبی سے سرشار گدھا آپ ﷺ کی وفات کے دن جدائی برداشت نہ کرسکا اور اپنے آپ کو کنوئیں میں ڈال دیا اور مر گیا۔ (شمائل کبریٰ ص ۱۸۲ ج ۲)

آپ ﷺ کی تلواروں کے نام

(۱) ماثور (۲) ذوالفقار (۳) قلعی (۴) بتار (۵) حتف (۶) مخذم (۷) رسوب (۸) غضب (۹) قضیب (اصح السیر ص ۵۵۲)

لباس

حضور علیہ السلام زیادہ تر روئی کا لباس پہنتے تھے صوف اور کتان کا لباس کبھی کبھی آپ نے پہنا ہے۔ جبہ[1] قبا[2] قمیص۔ ازار[3] عمامہ۔ ٹوپی۔ چادر[4] حُلّہ (جبہ، چوغہ) موزہ...... یہ سب آپ نے پہنا ہے کبھی کبھی سیاہ عمامہ آپ نے باندھا ہے۔

مؤذنینِ رسول اللہ ﷺ

یہ کل چار تھے ۲ مدینہ میں تھے (۱) بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ (۲) عبداللہ بن ام مکتوم (۳) قبا میں تھے سعد القرظ رضی اللہ عنہ (۴) مکہ میں تھے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ (اوس بن مغیرہ) (اصح السیر)

۱۔ جبہ: ایک قسم کا ڈھیلا کوٹ جس کی آستین کلائی سے اوپر رہتی ہے۔ (فیروز اللغات)

۲۔ قبا: ایک قسم کا آگے سے کھلا ہوا کوٹ (فیروز اللغات) (اصح السیر ص ۵۵۰)

۳۔ نیچے پہنے جانے والی چادر کو ازار اور

۴۔ اوپر لی جانے والی چادر کو چادر کہتے ہیں (فیروز اللغات)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض عاداتِ مبارکہ ☆

(۱) چلنا، دیکھنا وغیرہ:

اِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا یَخْطُوْ تَکَفُّوًا یَمْشِیْ هَوْنًا ذَرِیْعُ الْمِشْیَةِ اِذَا مَشٰی کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ اِلْتَفَتَ جَمِیْعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظْرُهٗ اِلَی الْاَرْضِ اَطْوَلُ مِنْ نَظْرِهٖ اِلَی السَّمَاءِ جُلُّ نَظْرِهِ الْمُلَاحَظَةُ یَسُوْقُ اَصْحَابَهٗ وَیَبْدَأُ مَنْ لَقِیَهٗ بِالسَّلَامِ

جب چلتے قوت سے قدم اٹھاتے آگے جھک کر چلتے قدم زمین پر آہستہ پڑتا تھا نہ کہ زور سے تیز رفتار تھے چلنے میں ایسے معلوم ہوتا کہ پستی سے اتر رہے ہیں جب کسی کی طرف دیکھنا چاہتے تو پورا پھر کر دیکھتے نگاہ نیچے رہتی آپ جتنا آسمان کی طرف دیکھتے اس سے زیادہ زمین کی طرف نگاہ ہوتی زیادہ آپ کا دیکھنا گوشہ چشم سے ہوتا چلنے میں اپنے صحابہ کو آگے کر دیتے جو آپ سے ملتا سلام میں آپ خود ابتداء فرماتے۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ دَائِمَ الْفِکْرَةِ لَیْسَتْ لَهٗ رَاحَةٌ طَوِیْلَ السُّکُوْتِ لَا یَتَکَلَّمُ فِیْ غَیْرِ حَاجَةٍ یَفْتَتِحُ الْکَلَامَ وَیَخْتِمُهٗ بِاَشْدَاقِهٖ یَتَکَلَّمُ بِجَوَامِعِ

☆...... ماخوذ از حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم

الْكَلِمِ (كَلَامُهُ) فَصْلٌ لَا فُضُولَ وَلَا تَقْصِيرَ دَمِثٌ لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَاالْمُهِيْنِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَاِنْ دَقَّتْ لَايَذُمُّ مِنْهَاشَيْأً وَلَايَمْدَحُهُ وَلَايَقُوْمُ لِغَضَبِهٖ اِذَاتَعَرَّضَ لِلْحَقِّ شَيْئٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَ لَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَاتُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَمَا كَانَ لَهَافَاِذَاتُعُرِّضَ لِلْحَقِّ لَمْ يَعْرِفْهُ اَحَدٌ وَلَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهٖ شَيْئٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَ لَهُ لَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهٖ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهُ۔

حضور ﷺ آخرت کی فکر میں اور مسلسل غمزدہ رہتے کسی وقت آپ کو چین نہیں آتا تھا آپ بغیر ضرورت بات نہیں فرماتے تھے اکثر خاموش رہتے شروع سے آخر تک منہ بھر کر بات کرتے تھے جامع کلام فرماتے تھے آپ کا کلام حق و باطل میں فرق کرنے والا ہوتا تھا جو نہ زائد ہوتا نہ تنگ ہوتا نرم مزاج تھے سخت مزاج نہیں تھے نہ مخاطب کی اہانت فرماتے ، نعمت کی تعظیم کرتے اگرچہ تھوڑی ہو کسی نعمت کی مذمت نہیں بیان کرتے تھے نہ اس کی تعریف کرتے تھے (کیوں کہ اس سے حرص کا شبہ ہوتا ہے) آپ کے غصے کی کوئی تاب نہ لاسکتا جب کوئی امر حق کی مخالفت کرتا جب تک اس امر حق کو غالب نہ کر لیتے اور ایک روایت میں ہے کہ دنیا اور اس کی کوئی چیز آپ کو غصہ نہیں دلاتی اور جب کوئی امر حق کی مخالفت کرتا تو آپ کسی کو پہچانتے نہیں تھے اور غصے کی وجہ سے کھڑے نہیں ہوتے تھے یہاں تک کہ امر حق کو غالب کر لیں اپنے لئے نہ غصہ ہوتے نہ بدلہ لیتے تھے۔

(۳) اشارے اور خوشی و غصہ

اِذَا اَشَارَ اَشَارَ بِكَفِّهٖ كُلِّهَا وَاِذَاتَعَجَّبَ قَلَبَهَا وَاِذَا تَحَدَّثَ يَصِلُ بِهَايَضْرِبُ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنٰى بَاطِنَ اِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى وَاِذَاغَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ وَاِذَافَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ جُلُّ ضِحْكِهِ التَّبَسُّمُ وَيَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔

جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے جب کسی امر پر تعجب فرماتے تو ہاتھ کو پلٹتے تھے جب بات کرتے تو ہاتھوں کو حرکت دیتے اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر والے حصے کو دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارتے تھے جب غصے ہوتے تو ادھر سے منہ پھیر لیتے بے توجہی فرماتے اور جب خوش ہوتے تو اپنی نظر کو جھکا لیتے آپ کی اکثر ہنسی مسکرانا تھا بغیر آواز کے آپ کے دانت اولے کی طرح چمکدار اور سفید ظاہر ہوتے تھے۔

(۴) گھر میں تشریف آوری اور مشغولیات

كَانَ دُخُولُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِنَفْسِهٖ مَأْذُونًا لَهُ فِي ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا آوٰى إِلٰى مَنْزِلِهٖ جَزَءَ دُخُولَهُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْأً لِلّٰهِ وَجُزْأً لِأَهْلِهٖ وَجُزْأً لِنَفْسِهٖ ثُمَّ جَزَّأَ جُزْأَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَرَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْعَامَةِ وَالْخَاصَةِ لَايَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْأً يَقُولُ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ رُوَّادًا فِي رِوَايَةٍ زُوَّارًا وَلَا يَتَفَرَّقُونَ إِلَّا عَنْ ذَوْقٍ وَيَخْرُجُونَ أَدِلَّةً يَعْنِي فُقَهَاءَ۔

آپ ﷺ کو گھر جانے کی اللہ کی طرف سے اجازت تھی اور جب گھر آتے تو گھر میں رہنے کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک حصہ گھر والوں کے لئے اور ایک حصہ اپنے لئے پھر اپنے حصے کو اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم کرتے پھر اس کو عام اور خاص دونوں پر تقسیم کرتے تھے ان میں سے کسی چیز کا اخفاء نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حاضر غائب کو پہنچا دے اور طالبین للعلم آپ کے پاس آتے اور کچھ نہ کچھ کھا کر ہی جدا ہوتے تھے نیز فقہاء بن کر ہی نکلتے تھے۔

(۵) گھر سے باہر کی مشغولیات

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْزُنُ لِسَانَهُ إِلَّا بِمَا يَعْنِيهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ وَيُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيهِ عَلَيْهِمْ

وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِاَنْ يَطْوِيَ عَنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ بِشْرَهُ وَلَاخُلُقَهُ يَتَفَقَّدُ اَصْحَابَهُ وَيَسْئَلُ النَّاسَ عَمَّافِي النَّاسِ وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيْهِ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيُوَهِّيْهِ مُعْتَدِلُ الْاَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ۔

حضور ﷺ اپنی زبان کو لایعنی باتوں سے بچاتے تھے اور صحابہ کی حوصلہ افزائی کرتے تھے اور ان کی تفریق نہیں کرتے تھے اور ہر قوم کے عزت والے کی عزت کرتے تھے اور ان پر امیر (عزت والے) کو مقرر کرتے اور لوگوں کو عذاب سے ڈراتے تھے اور لوگوں کو تکلیف پہچانے سے اپنے کو محفوظ رکھتے کسی سے خندہ پیشانی اور خوش خلقی نہ ہٹاتے تھے اپنے صحابہ کی خبر گیری کرتے تھے اور لوگوں کے واقعات پوچھتے رہتے اچھی بات کی تحسین کرتے تھے اور اس کو تقویت دیتے تھے بری چیز کی برائی بیان کرتے تھے اور برائی کو روکتے تھے آپ کا ہر معمول نہایت معتدل تھا یہ نہیں کہ کبھی کچھ کبھی کچھ۔

(۶) نشست و برخاست

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَجْلِسُ وَلَايَقُوْمُ اِلَّا عَلٰى ذِكْرٍ وَلَايُوْطِنُ الْاَمَاكِنَ وَيَنْهَاعَنْ اِيْطَانِهَا وَاِذَاانْتَهٰى اِلٰى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِيْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَاْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِيْ كُلَّ جُلَسَائِهِ نَصِيْبَهُ لَايَحْسَبُ جَلِيْسُهُ اَنَّ اَحَدًا اَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ اَوْقَاوَمَهُ فِيْ حَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ عَنْهُ وَمَنْ سَاَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ اِلَّابِهَا اَوْبِمَيْسُوْرٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْوَسِعَ النَّاسَ مِنْهُ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَارَلَهُمْ اَبًا وَصَارُوْا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءٌ مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَاَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَصْوَاتُ وَلَاتُؤْمَنُ فِيْهَا الْحُرَمُ وَلَا تُنْثٰى فَلَتَاتُهُ

مُتَعَادِلِیْنَ یَتَفَاضَلُوْنَ فِیْهِ بِالتَّقْوٰی مُتَوَاضِعِیْنَ یُوَقِّرُوْنَ فِیْهِ الْکَبِیْرَ وَیَرْحَمُوْنَ (فیه) اَلصَّغِیْرَ یُؤْثِرُوْنَ ذَاالْحَاجَةِ وَیَحْفَظُوْنَ الْغَرِیْبَ۔

حضور ﷺ اٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر فرماتے تھے اپنے لئے کوئی جگہ مخصوص نہیں فرماتے تھے اور جگہ مقرر کرنے سے روکتے تھے اور کسی مجمع میں تشریف لے آتے تو جہاں جگہ ملتی وہاں بیٹھ جاتے اور اسی کا حکم فرماتے تھے اور اپنے ہم مجلس کو (خطاب وتوجہ) کا حق دیتے تھے آپ کے سامنے بیٹھنے والا یہی خیال کرتا تھا کہ آپ کے سامنے اس سے زیادہ عزت والا کوئی نہیں ہے جو کسی ضرورت کے لئے آپ کے پاس آکر بیٹھتا یا کسی ضرورت میں آپ کو لے کر چلتا تو آپ اس کے ساتھ مقید رہتے جب تک وہ شخص جدا نہ ہوتا آپ جدا نہ ہوتے تھے جو آپ سے کسی ضرورت کا سوال کرتا تو اس کی حاجت پوری فرماتے تھے یا نرمی سے جواب دیتے تھے تمام لوگوں کو آپ کی خندہ پیشانی اور آپ کے اخلاق عام تھے آپ ان کے لئے باپ کی طرح تھے اور سارے آپ کے نزدیک برابر تھے آپ کی مجلس علم، حیاء، صبر، امانت، کی مجلس تھی اس میں آوازوں کو بلند نہیں کیا جاتا تھا اور اس میں نہ آبروریزی کی جاتی تھی غلطیوں کا تذکرہ نہ ہوتا سب برابر شمار ہوتے تھے تقویٰ کے ذریعے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے۔ تواضع کرنے والے تھے اس مجلس میں بڑوں کی عزت کی جاتی اور چھوٹوں پر شفقت کرتے۔ ضرورت مند کی مدد کرتے اور اجنبی مسافر کی خبر گیری کرتے تھے۔

(۷) ہم مجلسوں کے ساتھ طرز و رویّہ

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَیِّنَ الْجَانِبِ لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَاغَلِیْظٍ وَلَاسَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَیَّابٍ وَلَامَزَّاحٍ یَتَغَافَلُ عَمَّا لَا یَشْتَهِیْ وَلَا یُؤْیِسُ مِنْهُ رَاجِیَهٗ

وَلَا يُخَيِّبُ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ اَلْمِرَاءِ وَالْاِكْثَارِ وَمَا لَا يَعْنِيهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلٰثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ اَحَدًا وَلَا يُعَيِّرُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا فِيمَا يَرْجُوا ثَوَابَهُ اِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاءُهُ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ فَاِذَا تَكَلَّمَ سَكَتُوا فَاِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا وَلَا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْئَلَتِهِ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَصْحَابُهُ يَسْتَجْلِبُونَهُمْ فِي الْمَنْطِقِ وَيَقُولُ اِذَا رَاَيْتُمْ ذَا حَاجَةٍ فَاَرْفِدُوهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ اِلَّا مِنْ مُكَافِيءٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلٰى اَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتّٰى يَجُوزَ فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيٍ اَوْ قِيَامٍ۔

حضور ﷺ ہمیشہ خندہ پیشانی والے تھے، خوش اخلاق تھے نرم مزاج نہ سخت گو نہ سخت دل نہ چلا کر بولنے والے تھے نہ فحش گو تھے نہ عیب جو تھے نہ زیادہ مزاق کرنے والے تھے ناپسند باتوں سے اعراض کرتے تھے امید والے کو ناامید نہیں کرتے تھے اور نہ محروم کرتے تھے آپ نے اپنی ذات کو تین چیزوں کے لئے چھوڑ دیا۔ جھگڑا، زیادہ باتیں کرنا، بے سود بات، اور لوگوں کو تین باتوں سے چھوڑ دیا، کسی کی مذمت نہیں کرتے تھے، اور کسی کے عیوب تلاش نہیں کرتے تھے اور وہی بات کرتے جس میں ثواب کی امید کرتے جب بات فرماتے تو آپ کے ہم مجلس سر جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے آ کر بیٹھ گئے ہیں جب آپ بات فرماتے صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش ہو جاتے جب آپ خاموش ہو جاتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم بات کرتے تھے اور آپ کے پاس جھگڑا نہیں کرتے تھے جس بات سے سب ہنستے آپ بھی ہنستے تھے اور جس بات سے تعجب کرتے آپ بھی تعجب کرتے اور پردیسی کی سختی اور بدتمیزی پر صبر کرتے اس کی گفتگو اور اس کے سوال کرنے میں یہاں تک کہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجنبیوں کو لے کر آتے تھے اور آپ فرماتے جب تم ضرورت والے کو دیکھو تو اس کی مدد کرو اور کسی

تعریف کو قبول نہیں کرتے تھے مگر احسان پر شکریہ ادا کرنے والے پر اور کسی کی بات کاٹتے نہیں تھے یہاں تک کہ وہ حد سے تجاوز کر جائے پھر اس کی بات کو روکنے کے ذریعے یا کھڑے ہو کر ختم کر دیتے تھے۔

(۸) خاموشی

كَانَ سَكُوْتُهٗ عَلٰى اَرْبَعٍ اَلْحِلْمِ وَالْحَذَرِ وَالتَّقْدِيْرِ وَالتَّفَكُّرِ:
(۱) فَاَمَّا تَقْدِيْرُهٗ فَفِيْ تَسْوِيَتِهِ النَّظَرَ وَالْاِسْتِمَاعَ بَيْنَ النَّاسِ (۲) وَاَمَّا تَفَكُّرُهٗ فَفِيْمَا يَبْقٰى وَيَفْنٰى (۳) وَجُمِعَ لَهُ الْحِلْمُ وَالصَّبْرُ فَكَانَ لَا يُغْضِبُهٗ شَيْءٌ وَلَا يَسْتَفِزُّهٗ (۴) وَجُمِعَ لَهُ الْحَذَرُ فِيْ اَرْبَعٍ اَخْذِهٖ بِالْحُسْنٰى وَالْقِيَامِ لَهُمْ فِيْمَا جَمَعَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَجُمِعَ لَهُ الْحَذَرُ فِيْ اَرْبَعٍ اَخْذِهٖ بِالْحُسْنٰى لِيُقْتَدٰى بِهٖ وَتَرْكِ الْقَبِيْحِ لِيُتَنَاهٰى عَنْهُ وَاجْتِهَادِهِ الرَّاْیَ فِيْمَا اَصْلَحَ اُمَّتَهٗ وَفِيْمَا جَمَعَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ۔

آپ ﷺ کا خاموش رہنا چار موقعوں پر تھا برداشت کرنا، بیدار مغز ہونا، اندازہ لگانا، غور و فکر کرنا۔

(۱) بہر حال اندازہ لگانا اس میں تمام لوگوں کے ساتھ دیکھنے میں اور بات سننے میں برابری کرتے تھے۔

(۲) بہر حال آپ کا غور و فکر کرنا عقبی کی بقاء اور دنیا کی فناء کے بارے میں سوچتے تھے۔

(۳) آپ کے لئے حلم اور صبر کو جمع کیا گیا کہ کوئی چیز آپ کو غصہ نہیں دلاتی تھی اور آپے سے باہر نہیں کرتی تھی۔

(۴) آپ کے لئے بیدار مغزی کو چار باتوں میں جمع کیا گیا۔ بھلی بات کو اختیار کرنا، جس میں امت کا دنیا و آخرت کا فائدہ ہو اور ایک روایت میں ہے آپ کیلئے بیدار

مغزی کو چار باتوں میں جمع کیا گیا نیکی کو لینا تاکہ لوگ اس کی اقتداء کریں اور بری بات کو چھوڑنا تاکہ لوگ اس سے بچیں اور ایسی سوچ و بیچار کرنا جس میں امت کی بھلائی ہو اور ان امور کا اہتمام کرنا جس سے ان کا دنیا و آخرت کا فائدہ ہو۔

بھوک کی وجہ سے آپ کا بیٹھ کر نماز پڑھنا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّیْ جَالِسًا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاكَ تُصَلِّیْ جَالِسًا فَمَا اَصَابَكَ؟ قَالَ الْجُوْعُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لَا تَبْكِ اَبَا هُرَيْرَةَ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحِسَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تُصِيْبُ الْجَائِعَ اِذَا احْتَسَبَ فِیْ دَارِ الدُّنْيَا[1]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہوں آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا بھوک ہے اے ابوھریرہ تو میں رویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو مت رو اے ابوھریرۃ اس لئے کہ حساب کی سختی قیامت کے دن بھوکے کو نہیں پہنچ سکتی جب کہ وہ دنیا میں ثواب کی امید رکھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر بھوک اور چولہا نہ جلنا

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ اُخْتِیْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَی الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِیْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَ فِیْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ نَارٌ قُلْتُ

1۔ شعب الایمان للبیہقی (۷/ ۳۱۴)، رقم (۱۰۴۲۵) وفی حلیۃ الاولیاء للاصبہانی (۷/ ۱۰۹) وقال غریب وفی کنز العمال لمتقی الہندی (۷/ ۱۹۹)، رقم (۱۸۶۲۶)، واللفظ لہ

يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتْ الْاَسْوَدَانِ. التَّمْرُ. وَالْمَاءُ[1]

حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کی قسم اے میرے بھانجے ہم ایک چاند پھر دوسرا چاند پھر تیسرا چاند دیکھ لیتے تھے دومہینوں میں اور حال یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلی میں نے عرض کیا اے خالہ جان کون سی چیز آپ کو زندہ رکھتی تھی فرمایا دو کالی چیزیں، کھجور، اور پانی۔

حوضِ کوثر

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاءُ هُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبِدًا۔[2]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض ایک ماہ کی مسافت پر ہے اور اس کے کنارے برابر ہیں اس کا پانی سفید ہے چاندی سے زیادہ اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہے اور اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں (بے شمار) جس شخص نے اس سے پانی پیا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

(۲) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ وَمَا الْحَوْضُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ شَرَابَهُ اَبْيَضُ مِنَ

۱۔ صحیح البخاری (۲/۹۰۷)، رقم (۲۴۲۸)

۲۔ صحیح مسلم (۷/۶۶)، رقم (۶۱۱۱)

اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْیَبُ رِیْحًا مِنَ الْمِسْكِ وَاٰنِیَتُهُ اَكْثَرُ عَدَدًا مِنَ النُّجُوْمِ۔[1]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔ حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے انہوں نے فرمایا عرض کیا گیا کہ حوض کیا ہے اے اللہ کے رسول؟ تو فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور مشک سے اچھی خوشبو ہے اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔

اس کے مستحقین

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: مَنْ اَشْبَعَ فِیْهِ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَةً لَا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔[2]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ماہِ رمضان میں روزہ دار کو پیٹ بھر کے کھلایا پلایا اللہ تعالی اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا وہ پیاسا نہیں ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔

۱۔ اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۸/۱۶۸) وعزاہ الی أبی یعلی الموصلی، وکذا فی کتاب السنۃ لابن أبی عاصم (۲/۲۴۱) واللفظ للاول

۲۔ صحیح ابن خزیمۃ (۳/۱۹۱)، رقم (۱۸۸۷)

شجرۂ نسب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) باعتبار "اب" کے

حضرت محمد ﷺ
بن عبداللہ
بن عبدالمطلب
بن ہاشم
بن عبدمناف
بن قصی
بن کلاب
بن مرہ
بن کعب
بن لوی
بن غالب
بن فہر
بن مالک
بن نضر
بن کنانہ
بن خزیمہ
بن مدرکہ

بن الیاس
بن مضر
بن نزار
بن معد
بن عدنان
بن اُدو
بن ہمیسع
بن سلامان
بن عوص
بن بوز
بن قموال
بن اُبی
بن عوام
بن ناشد
بن حزا
بن بلداس
بن یدلاف

بن طابخ
بن جاحم
بن ناحش
بن ماخی
بن عیفی
بن عبقر
بن عبید
بن دعا
بن حمدان
بن سنبر
بن یثربی
بن یحزن
بن یلحن
بن ارعوی
بن عیضی
بن ذیشان
بن عیصر

بن اقناد
بن ایہام
بن مقصر
بن ناحث
بن زارح
بن سمی
بن مزی
بن عوض
بن عرام
بن قیدار
بن اسماعیل علیہ السلام
بن ابراہیم علیہ السلام
بن تارخ / آذر
بن ناحور
بن ساروغ
بن ارغوا
بن فالغ

بن عابر
بن ارفخشاذ
بن سام
بن نوح علیہ السلام
بن لامک
بن متشالخ
بن اخنوخ (ادریس علیہ السلام)
بن یارد
بن مہلائیل
بن قینان
بن آنوش
بن شیث علیہ السلام
بن آدم علیہ السلام [1]

۱۔ اس کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

(۲) باعتبار ''اُم'' کے ☆

۱۔ آمنہ	۸۔ بنت مخشیہ	۱۵۔ بنت عوانہ
۲۔ بنت فاطمہ	۹۔ // ماویہ	۱۶۔ // سلمی
۳۔ بنت سلمٰی	۱۰۔ // عاتکہ	۱۷۔ // (خِندِف)/لیلیٰ
۴۔ بنت عاتکہ	۱۱۔ // لیلیٰ	۱۸۔ // رباب
۵ بنت حبّی	۱۲۔ // جندلہ [۱]	۱۹ // سورہ
۶۔ بنت فاطمہ	۱۳۔ // عِکرِشہ [۲]	۲۰۔ // مُعانہ
۷۔ بنت ھند	۱۴۔ // برّہ	۲۱۔ // مہدد

حاشیہ شجرۂ نسب باعتبار ''اَب''

۱۔ واضح رہے کہ حضور اکرم ﷺ کے مذکورہ آباء میں سے آپ کے والدمکرم ''عبداللہ'' سے لے کر ''عدنان'' تک کا شجرۂ نسب محدثین، مؤرخین واہل السیر میں متفق علیہ ہے، چنانچہ:

۱۔ امام ابن عبدالبر اپنی معروف کتاب ''الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب'' ص:۹، ج۱ میں رقمطراز ہیں: لم یختلف اھل العلم، والأنساب والأخبار وسائر العلماء بالأمصار أنہ صلی اللہ علیہ وسلم "محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ... الی أن وصل ... بن عدنان" ثم قال: ھٰذا مالم یختلف فیہ احد من الناس...

نیز اس فن کی دیگر مستند و معتبر کتب میں بھی مذکورہ بالا مضمون موجود ہے کہ ''عدنان'' تک شجرۂ نسب متفق علیہ اور مجمع علیہ ہے اس کے بعد مختلف فیہ ہے۔ کمافی

۱۔ دلائل النبوۃ للبیھقی (۱/۱۰۳)
۲۔ اسد الغابہ لابن الاثیر (۱/۷)
۳۔ سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد للصالحی الشامی (۱/۲۳۹)
۴۔ الوافی بالوفیات للصفدی (۱/۲۵)
۵۔ تاریخ الرسل والملوک للطبری (۱/۳۷۹)
۶۔ المعارف لابن قتیبہ (۱/۲۵)
۷۔ عیون الاثر لابن سید الناس (۱/۳۳)

حضور علیہ السلام کی سیرت نہ اپنانے پر اظہار افسوس

کسی غم گسار کی محنتوں کا میں نے یہ خوب صلہ دیا
کہ جو میرے غم میں گھلا گیا اسے میں نے دل سے بھلا دیا
جو جمال روح حیات تھا جو دلیل راہ نجات تھا
ایسے رہبر کے نقوش پا کو مسافروں نے مٹا دیا
تیرے حسن خلق کی اک رمق میری زندگی میں نہ مل سکی
میں نے اسی میں خوش ہو کے شہر کے در و بام کو سجا دیا
تیرے احد و بدر کے باب کے میں ورق اُلٹ کے گذر گیا
مجھے صرف تیری حکایتوں کی روایتوں نے مزہ دیا

۸۔الرحیق المختوم للمبارکفوری (۱/۳۱)

۹۔السیرة النبویة للصلابی (۱/۵۹)

۱۰۔الطبقات السنیة فی تراجم الحنفیة للغزی (۱/۱۴)

۱۱۔تہذیب الاسماء واللغات للنووی (۱/۳۶)

اور ''عدنان'' سے لے کر ''آدم علیہ السلام'' تک مختلف فیہ ہے، چنانچہ بعض ائمہ واہلِ السیر اس کے بیان کرنے کو بھی ناپسند کرتے ہیں تاہم بعض دیگر ائمہ ومحدثین جن میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ جیسی شخصیات ہیں، وہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ جائز ہے۔ چنانچہ ''سبائک الذہب للسویدی'' میں ہے: قد اختلف فی کراھة رفع النسب من عدنان الی أدم فذھب ابن اسحاق وابن جریر وغیرہ الی جوازہ وعلیه البخاری وغیرہ من العلماء (ص:۱۹) نیز اس کے بیان کے جواز میں کسی قدر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بہت سارے معتبر ائمہ تاریخ ومحدثین نے اس مکمل شجرۂ نسب کو اپنی کتب میں ذکر کیا ہے اور اس کو بالکل بے اصل نہیں کہا بلکہ شجرۂ نسب کے آخر میں عموماً صرف اتنا ہی منقول ہے کہ ''من عدنان الیٰ دم'' مختلف فیہ ہے اس لئے ذیل میں سیرت وتاریخ کی ان معروف کتب کا حوالہ درج کیا جاتا ہے، جن میں یہ مکمل شجرۂ نسب منقول ہے (لیکن واضح رہے کہ شجرہ نسب کے اس حصہ کے اسماء میں اختلاف بھی ان کتب میں منقول ہے میں نے متداول ومعروف اسماء والا شجرۂ نسب ذکر کیا ہے جسے رحمۃ اللعالمین ۲/ ۲۵ میں بھی نقل کیا گیا ہے۔ اگرچہ ان کتب کی روشنی میں میں نے چند اسماء میں ''رحمۃ اللعالمین'' سے اختلاف بھی کیا ہے): جاری ہے

میں تیرے مزار کی جالیوں کی مدحتوں میں مگن رہا
تیرے دشمنوں نے تیرے چمن میں خزاں کا جال بچھا دیا
یہ میری عقیدت بے بصر یہ میری ارادت بے ثمر
مجھے میرے دعوائے عشق نے نہ صنم دیا نہ خدا دیا
تیرا نقش پا تھا جو راہنما تو غبار راہ بھی کہکشاں
اسے کھو دیا تو زمانے بھر نے ہمیں نظر سے گرا دیا
میرے راہنما تیرا شکریہ میں کس زبان سے کروں ادا
میری زندگی کی اندھیری شب میں چراغ فکر جلا دیا

بقیہ حاشیہ متعلقہ گذشتہ صفحہ

۱۔ طبقات ابن سعد (۱/ ۵۵۔۵۹)
۲۔ تاریخ الاسلام للذہبی (۱/ ۱۹،۲۰)
۳۔ الانساب للسمعانی (۱/ ۲۵)
۴۔ التعریف بالانساب لابی الحسن القرطبی (۱/ ۲)
۵۔ الوافی بالوفیات للصفدی (۱/ ۲۵)
۶۔ غایۃ السؤل فی سیرۃ الرسول (۱/ ۲۵)
۷۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/ ۱۰۳)
۸۔ تاریخ الرسل والملوک للطبری (۱/ ۳۷۹۔۳۸۱)

حاشیہ باعتبار "اُم"

☆......واضح رہے کہ یہ شجرۂ نسب اس طرح مرتب طور پر کسی کتاب میں مرقوم نہیں ہے مختلف انساب کے دوران ان امہات کے اسامی کا تذکرہ ملتا ہے (وکذا فی رحمۃ للعالمین) فہذہ کلہا مستفادۃ مما یلیک: الروض الانف، وتاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، والکامل فی التاریخ لابن الاثیر، وتاریخ الرسل والملوک للطبری، وسبل الہدی والرشاد للصالحی الشامی، والطبقات الکبری لابن سعد

۱۔ اس میں صاحبِ رحمۃ اللعالمین سے تسامح ہوا ہے کہ انہوں نے اس کو تائے مثناۃ فوقانیہ (ت) کے ساتھ جتدلہ لکھا ہے حالانکہ یہ نون کے ساتھ جندلہ ہے: انظر: سبل الہدیٰ ۱/ ۲۸۰۔ الروض الانف ۱/ ۱۹۰، الکامل لابن الاثیر ۱/ ۷/ ۲۴

۲۔ ان کا نام عاتکہ ہے اور عکرشہ لقب ہے۔ انظر: سبل الہدی ۱/ ۲۸۴ والکامل فی التاریخ لابن الاثیر ۱/ ۷/ ۲۴ و تاریخ الطبری ۱/ ۵۱۱

کبھی اے عنایت کم نظر تیرے دل میں بھی کسک ہوئی
جو تبسم رخ زیست تھا اسے تیرے غم نے رلا دیا

سلام

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس کے گھر نہ چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر کہ جس کا نام لے کر اس کے شیدائی
الٹ دیتے تھے تخت قیصریت اور دارائی
سلام اس ذات پر جس کے پریشان حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے

آمد

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحاء
وہ آئے جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پر اجالا تھا

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روئے خلق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخش نگاہ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا



یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نقش ہستی میں یہ غنچے بھی پریشاں ہوتے
رخت بردوش پہ سب دست و گریباں ہوتے
خیمہ افلاک میں پھر سے تشتت ہوتا
بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دشت و جبل توحید کے حدی خواں ہوتے
نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے
حصول وحی میں موسیٰ طور پر پہنچے
پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور پر پہنچے



(۱) سب سے پہلے مشیت کے انوار سے — نقشِ روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی — بزم کون و مکاں کو سجایا گیا
(۲) وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی — حسن مطلق کا شاھد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی — ظاہراً اُمیوں میں اٹھایا گیا

(۳) اس کی شفقت ہے بے حدو بے انتہاء   اس کی رحمت تخیل سے بھی ماوراء
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا   اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا
(۴) حشر کا غم مجھے کس لئے ہو اے قاسم   میرا آقا ہے وہ، میرا مولا ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی   جس کے ہاتھوں میں کوثر لٹایا گیا



دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطاء ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطاء ہو وہ جذبہ بلالی



دیارِ یثرب میں گھومتا ہوں
نبیؐ کی دہلیز چومتا ہوں
شرابِ عشق پی کر جھومتا ہوں
رہے سلامت پلانے والا

اشعارِ سیرت

۱) بِهٖ أُخْمِدَتْ مِنْ قَبْلُ نِيْرَانُ فَارِس   وَحُقِّقَ مِنْ ظَبْيِ الْفَلَاةِ خِطَابُ
اس کی برکت سے فارس کے آتش کدے پہلے پہل بجھ گئے...... اور جنگل کی ہرنی کی طرف سے خطاب کا ثبوت پایا گیا
وَكَمْ قَدْ سُقِيَ مِنْ كَفِّهِ الْجَيْشُ فَارْتَوَوْا   وَكَمْ قَدْ شُفِيَ مِنْهُ الْعُيُوْنُ رُضَابُ
اور کتنے ہی لشکروں نے اس کی ہتھیلی سے پانی پیا اور سیراب ہوئے...... اور کتنے ہی میٹھے چشموں نے اس سے شفا پائی

فَلَمْ تُلْهِهٖ دُنْيَاهُ عَنْ خَوْفِ رَبِّهٖ وَلَاشَغَلَتْهُ عَنْ رِضَاهُ كِعَابُ

ان کی دنیا نے ان کو اپنے رب سے غافل نہیں کیا......اور باکرہ عورتیں ان کو اپنے رب کو راضی کرنے سے نہیں ہٹا سکیں

مُحَمَّدُ نِ الْمُخْتَارُ اَعْلَى الْوَرٰى نَدًى وَاَكْرَمُ مَبْعُوْثٍ اَتَاهُ كِتَابُ

محمد ﷺ مخلوق میں چنے ہوئے ہیں سخاوت کے اعتبار سے بلند ہیں...... رسولوں میں سب سے باعزت ہیں جن کے پاس کتاب آئی

فَلَيْتَكَ تَحْلُوْ وَالْحَيٰوةُ مَرِيْرَةٌ وَلَيْتَكَ تَرْضٰى وَالْاَنَامُ غِضَابُ

کاش کہ آپ کی حلاوت ہمیں محسوس ہوتی اگرچہ یہ زندگی کڑوی ہوتی......اور کاش کہ آپ راضی ہو جاتے اور مخلوق بھلے ناراض ہو جاتی

فَاَنْتَ اَجَلُّ الْعَالَمِيْنَ مَكَانَةً وَاَكْرَمُ مَدْفُوْنٍ حَوَاهُ تُرَابُ

پس آپ ٹھکانوں کے اعتبار سے تمام جہانوں سے زیادہ بزرگ ہیں، آپ تمام دفن شدہ لوگوں سے جن کو مٹی نے گھیرا ہوا ہے ان سب سے مکرم ہیں

۲) اَمُرُّ عَلَى الدِّيَارِ دِيَارِ لَيْلٰى اُقَبِّلُ ذَاالْجِدَارَ وَذَاالْجِدَارَ

میں لیلیٰ کے شہر سے گذرتا ہوں......تو کبھی اس دیوار کو اور کبھی اس دیوار کو بوسہ دیتا ہوں

وَمَا حُبُّ الدِّيَارِ شَغَفْنَ قَلْبِيْ وَلٰكِنْ حُبُّ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارَ

اور مجھے دیواروں کی محبت نے فریفتہ نہیں کیا......لیکن ان لوگوں کی محبت کی کارفرمائی ہے جو اس شہر کے رہنے والے ہیں

۳) اَغَرُّ عَلَيْهِ بِالنُّبُوَّةِ خَاتَمُ وَضَمَّ الْاِلٰهُ اِسْمَ النَّبِيِّ بِاِسْمِهٖ

نبوت کی مہر اس پر چمکتی ہے......اللہ تعالیٰ نے نبی کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملالیا

۴) مِنَ اللهِ مَشْهُوْدٌ يَلُوْحُ وَيَشْهَدُ اِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ

اللہ کی طرف سے گواہی ہے جو چمکتی ہے اور گواہی دیتی ہے......جب مؤذن

پانچ وقت اشہد کہتا ہے

۵) رُوحِی الْفِدَاءُ لِمَنْ اَخْلَاقُهُ شَهِدَتْ بِاَنَّهُ خَيْرُ مَوْلُوْدٍ مِنَ الْبَشَرِ

میری روح قربان ہو اس ذات پر جس کے اخلاق اس بات کی گواہی دیتے ہیں...... کہ وہ بشر میں سے بہترین پیدا کیے ہوئے ہیں

عَمَّتْ فَضَائِلُهُ كُلَّ الْعِبَادِ كَمَا عَمَّ الْبَرِيَّةَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

ان کے فضائل تمام مخلوق کو عام ہیں...... جیسا کہ سورج اور چاند کی روشنی تمام مخلوق کو عام ہے۔

(درسی تفسیر ص ۲۹۳)

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهُ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَذَاكَ مُحَمَّدٌ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے اس کا نام نکالا تا کہ اس کی عزت افزائی کرے...... عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ہیں۔ (حسان رضی اللہ عنہ)

حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبے شخص کے سحر انگیز اشعار (جو آج بھی حجرۂ مبارکہ کے باہر نقش ہیں)

محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو قبرِ اطہر پر زیارت کے لئے حاضر ہوا اور حاضری کے بعد وہیں ایک جانب کو بیٹھ گیا اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار بدوانہ صورت میں حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا کہ یا خیر الرسل (اے رسولوں کی بہترین ذات) اللہ جل شانہ نے آپ پر قرآن شریف نازل فرمایا

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ (نساء ۶۴)

"اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کر لیا تھا آپ کے پاس

آجاتے اور آکر اللہ تعالیٰ شانہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے لئے معافی مانگتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا پاتے۔"

اے اللہ کے رسول میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اللہ جل شانہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور اس میں آپ ﷺ کی شفاعت کا طالب ہوں اس کے بعد وہ بدّ ورونے لگے اور یہ شعر پڑھے۔

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

ترجمہ:۔اے بہترین ذات ان سب لوگوں میں جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں کہ ان کی وجہ سے زمین اور ٹیلوں میں بھی عمدگی پھیل گئی"

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ:۔میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ مقیم ہیں کہ اس میں عفت ہے کہ اس میں جود ہے اس میں کرم ہے"

اس کے بعد انہوں نے استغفار کی اور چلے گئے۔عتبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میری ذرا آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔حضور ﷺ نے فرمایا جاؤ اس بدو سے کہ دو کہ میری سفارش سے اللہ جل شانہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

(ذکرابن عساکر فی تاریخہ وابن الجوزی فی مثیر العزم وغیرھما باسانیدھم کذا فی شفاء الاسقام المواھب وذکرہ الموفق مختصراً)

اکثر حضرات نے یہی شعر نقل کئے ہیں مگر امام نوویؒ نے اپنی مناسک میں اس کے بعد دو شعر نقل کئے ہیں۔

اَنْتَ الشَّفِيْعُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ عَلَى الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

ترجمہ:۔آپ ایسے سفارشی ہیں جن کی سفارش کے ہم امیدوار ہیں جس وقت کہ پل صراط پر لوگوں کے قدم پھسل رہے ہونگے۔

وَصَاحِبَاكَ لَا اَنْسَاهُمَا اَبَدًا مِنِّي السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا جَرَى الْقَلَمُ

ترجمہ:۔اور آپ کے دوساتھیوں کو تو میں کبھی بھی نہیں بھول سکتا میری طرف سے تم سب پر سلام ہوتا رہے جب کے دنیا میں لکھنے کے لئے قلم چلتا رہے یعنی قیامت تک!"[1]

حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جنت کا وعدہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ کے رسول قیامت کب آئے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے تو اس نے عرض کیا کہ میں نے قیامت کی تیاری کے لئے نہ ہی زیادہ نمازیں پڑھی ہیں نہ ہی زیادہ روزے رکھے ہیں اور نہ ہی زیادہ صدقہ دیا ہے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔

۱۔ فضائل حج (۱۲۲)

۲۔ صحیح البخاری (۵ / ۲۲۸۳)، رقم (۵۸۱۹)

مؤلف کی دیگر کتب

القول الصواب فی مسائل الکتاب

یعنی مختصر القدوری میں مفتیٰ بہا اقوال کی تعیین

اس کتاب میں مختصر القدوری کے تمام (اختلافی اور غیر اختلافی) مسائل میں مفتیٰ بہ قول کی تعیین اور مستدلات سمیت تخریج کی گئی ہے یہ سب کام بفضلہ تعالیٰ حضرات اکابر کی رہنمائی اور سرپرستی میں انجام پایا ہے۔ (مطبوعہ: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی)

عام فہم میراث

نہایت آسان طریقوں سے مسائل میراث کا حل سکھانے والی ایک منفرد کتاب، جس کے اندر ہر باب کے آخر میں مشقی سوالات مع حل کا مفید ذخیرہ بھی موجود ہے۔

نبوی اخلاق و آدابِ زندگی (اُردو ترجمہ و شرح الأدب المفرد)

امام بخاریؒ کی کتاب حدیث "الادب المفرد" کا آسان اُردو ترجمہ و شرح: جس میں انفرادی اور عائلی (خاندانی) زندگی کو کامیاب بنانے کے نبوی مبارک طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ جو طلباء و مدرسین کے علاوہ ہر گھر و فرد کی ضرورت ہے۔

آپ نورانی قاعدہ کیسے پڑھیں اور پڑھائیں

اس کتابچہ میں نورانی قاعدہ کی تختیوں کو پڑھانے کا ایسا آسان اور مشقی انداز بیان کیا گیا ہے جس سے طلباء میں پختہ استعداد جلد پیدا ہو جاتی ہے۔

(مکتبہ صدیقیہ بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ)

کتب حدیث و علومِ حدیث سے استفادہ و تحقیق کا طریقہ

متخصصین فی الحدیث الشریف اور محققانہ طرز پر کام کرنے والوں کیلئے مفید و معاون کتاب: جس میں متونِ حدیث، اسماء الرجال اور اصولِ حدیث کی تقریباً ۵۰۰ کتب کا تعارف، منہج اور ان سے استفادہ کا طریقہ درج کیا گیا ہے۔ (مخطوط ...... زیر مراجعت)